MEHDI'S ARMY &
HARMAGEDON

لشکرِ مہدی علیہ الرضوان اور آخری جنگِ عظیم

2012

امریکہ کی تباہی کا سال ہوگا؟

حافظ طاہر منصور

Marfat.com

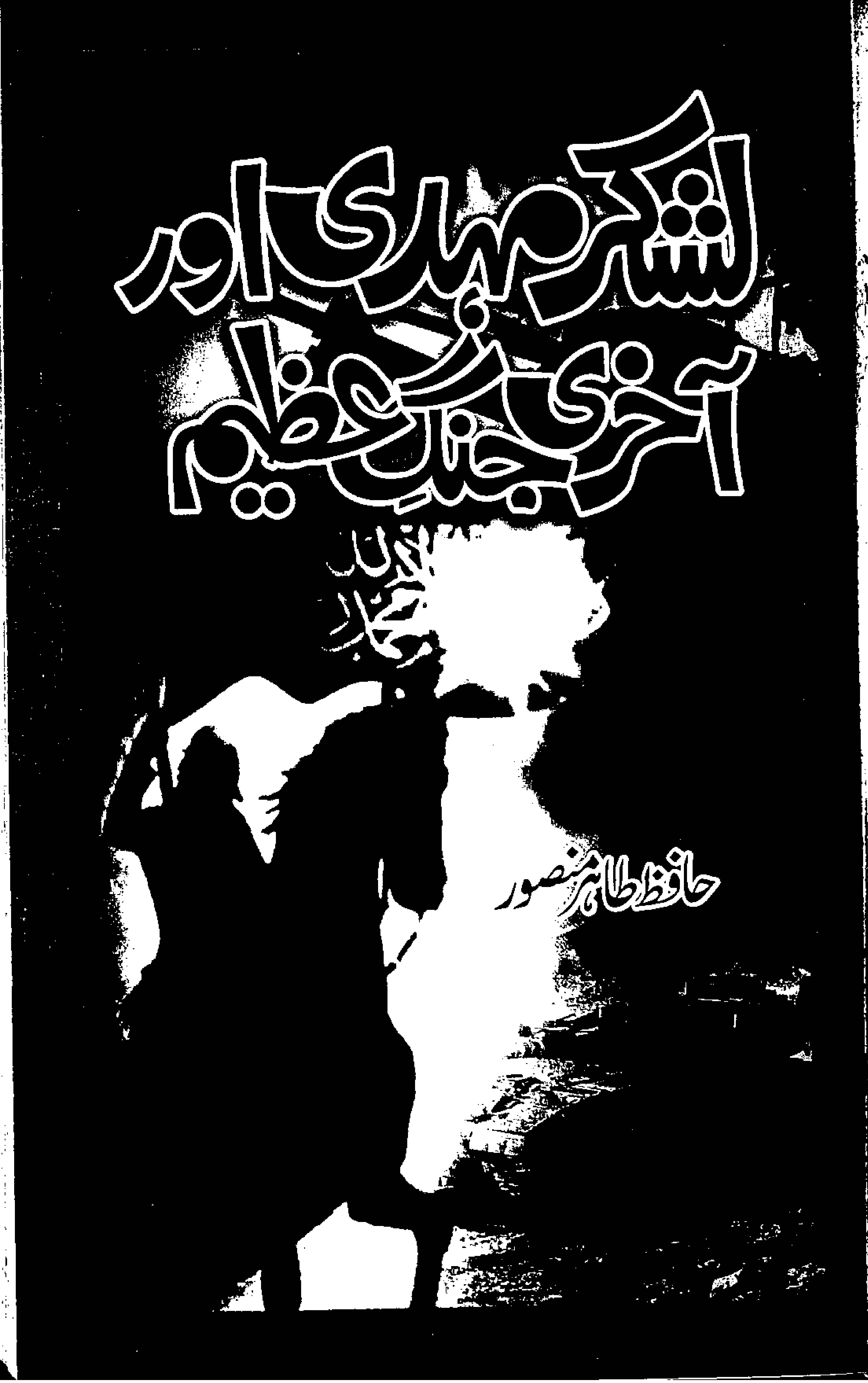

Marfat.com

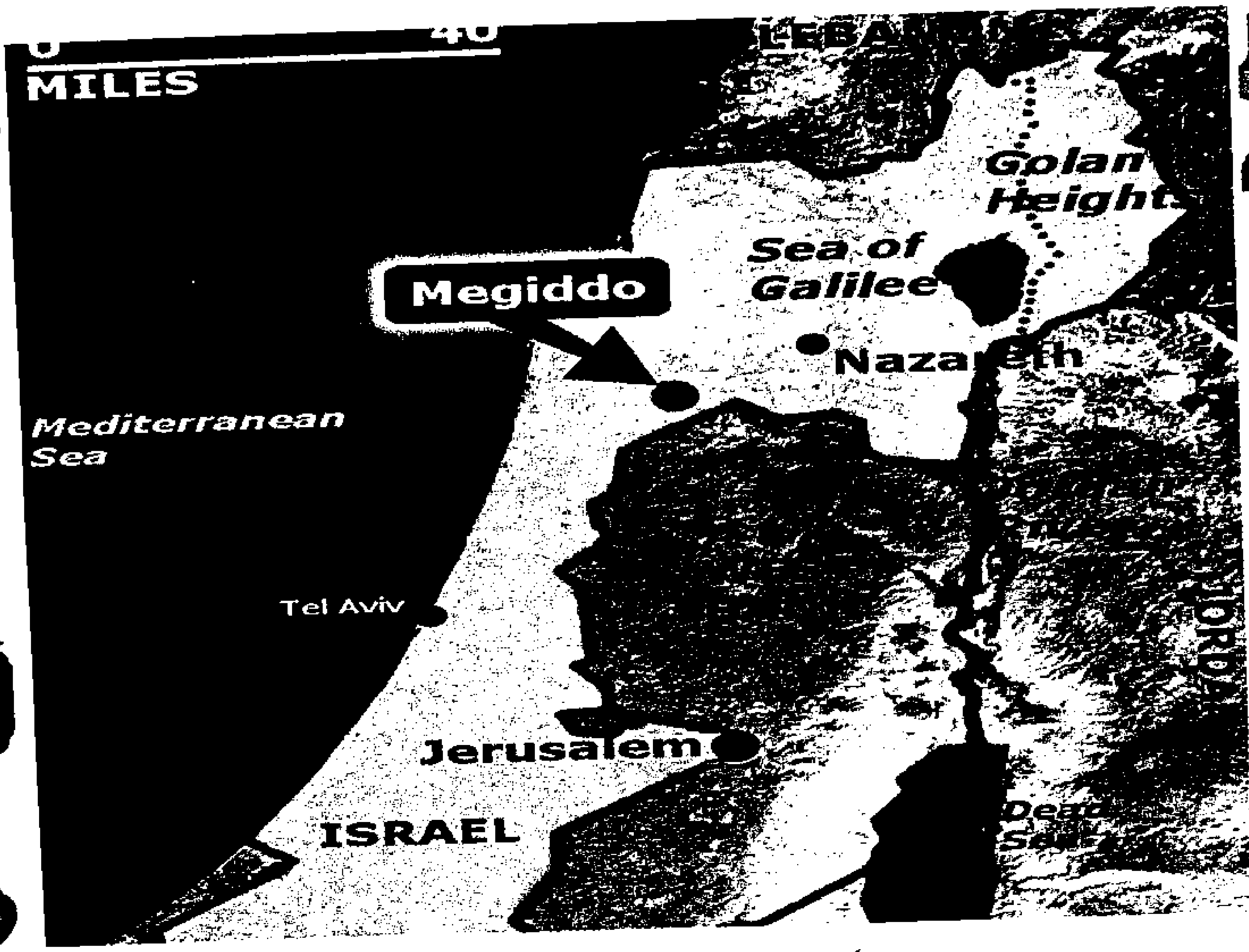

وادی مجیدو، گولان کی پہاڑیاں اور بحر طبریہ کا نقشہ

آخری جنگ عظیم میں یہ علاقہ امام مہدی کا مرکز ہوگا سیٹلائٹ تصویر

Marfat.com

وادی مجیدو کا منظر

بحیرطبریہ

Marfat.com

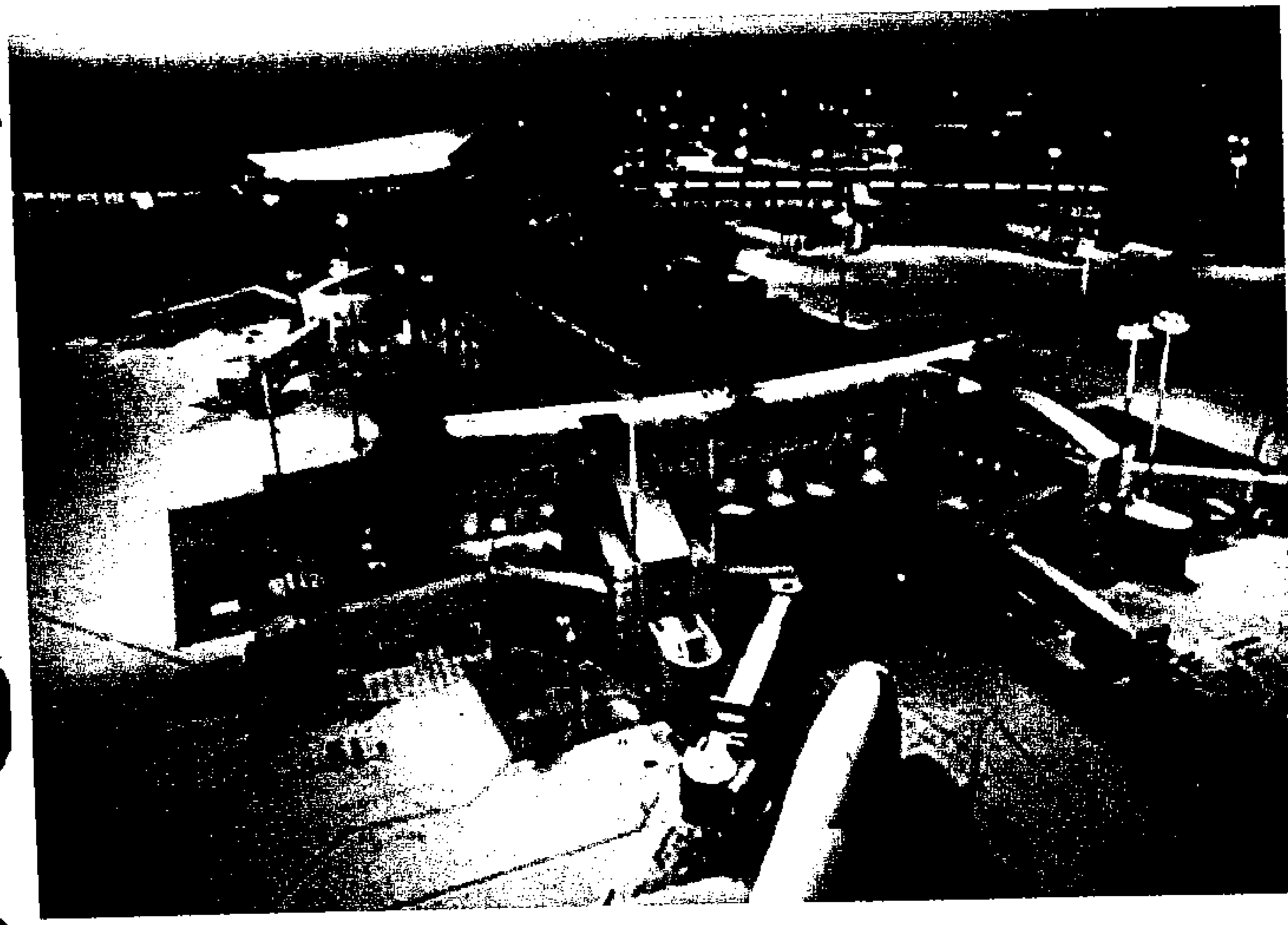

لُد اسرائیل میں بن گوریان ائیر پورٹ

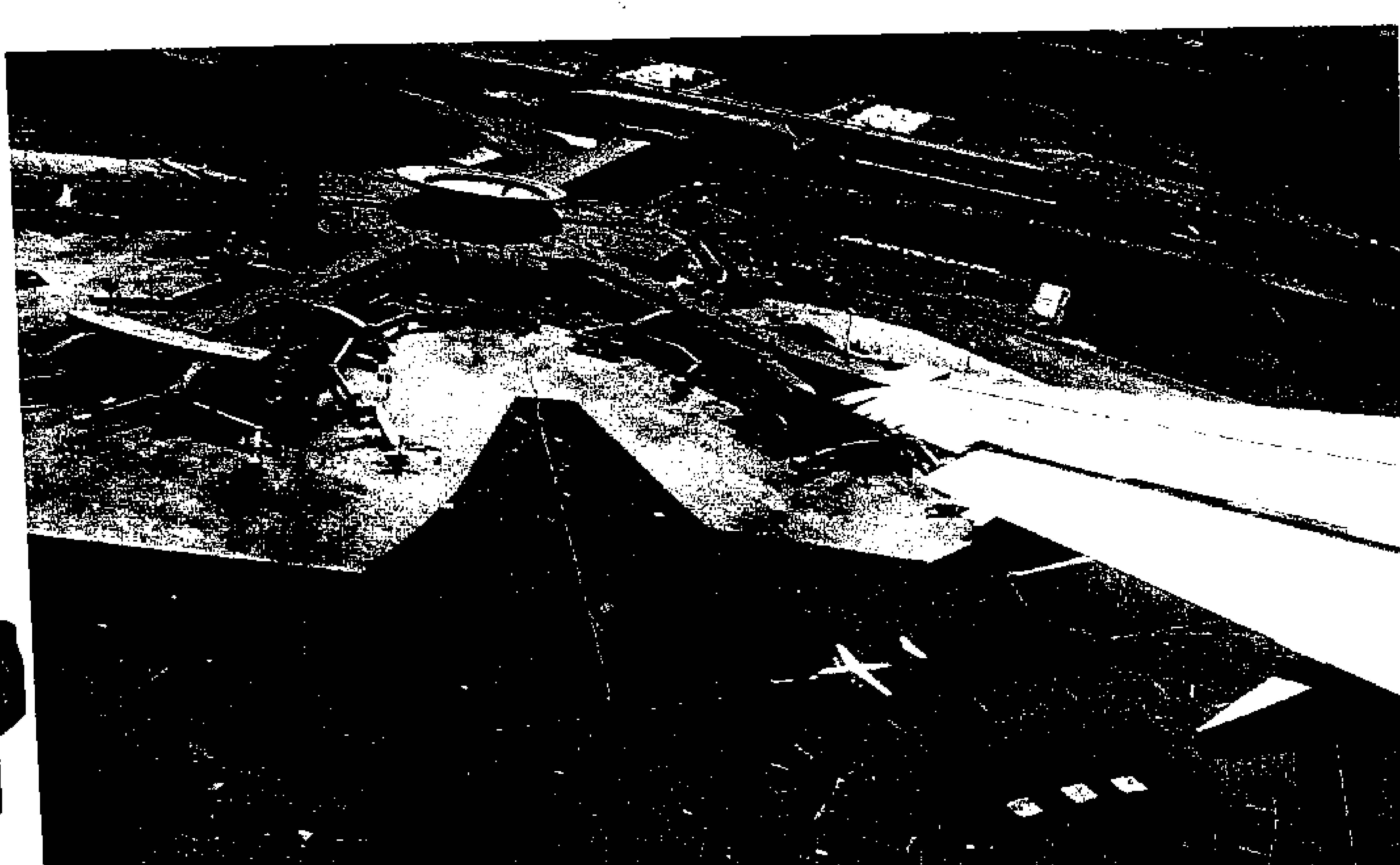

لُد ائیر پورٹ کا فضائی منظر

Marfat.com

عمران بن حصینؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری امت کا ایک گروہ وہ ہمیشہ حق پر لڑتا رہے گا اپنے دشمن سے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا حکم آجائے گا اور عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام نازل ہونگے۔ مسند احمد بن حنبل (۵۶۲/۱۹۳۵/۵)

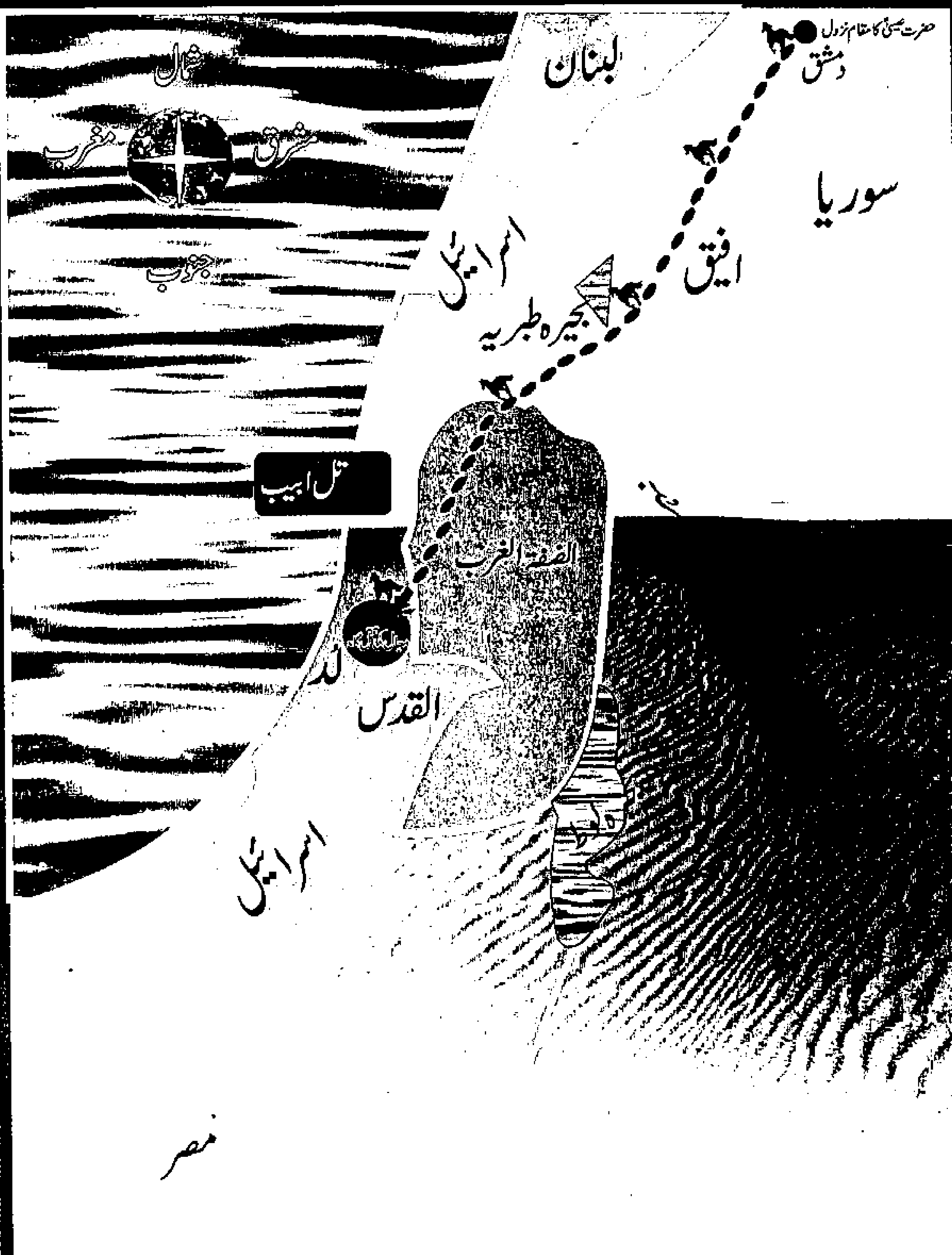

مجمع بن جاریہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام دجال کو باب لُد کے پاس قتل کریں گے۔ سنن الترمذی (۶۷/۱۲۵/۲) یہ حدیث صحیح ہے

Marfat.com

مکہ مکرمہ نور وہدایت کا مرکز

کعبہ شریف کا اندرونی نورانی منظر

Marfat.com

مدینہ منورہ کا سیٹلائٹ سے نورانی نظارہ

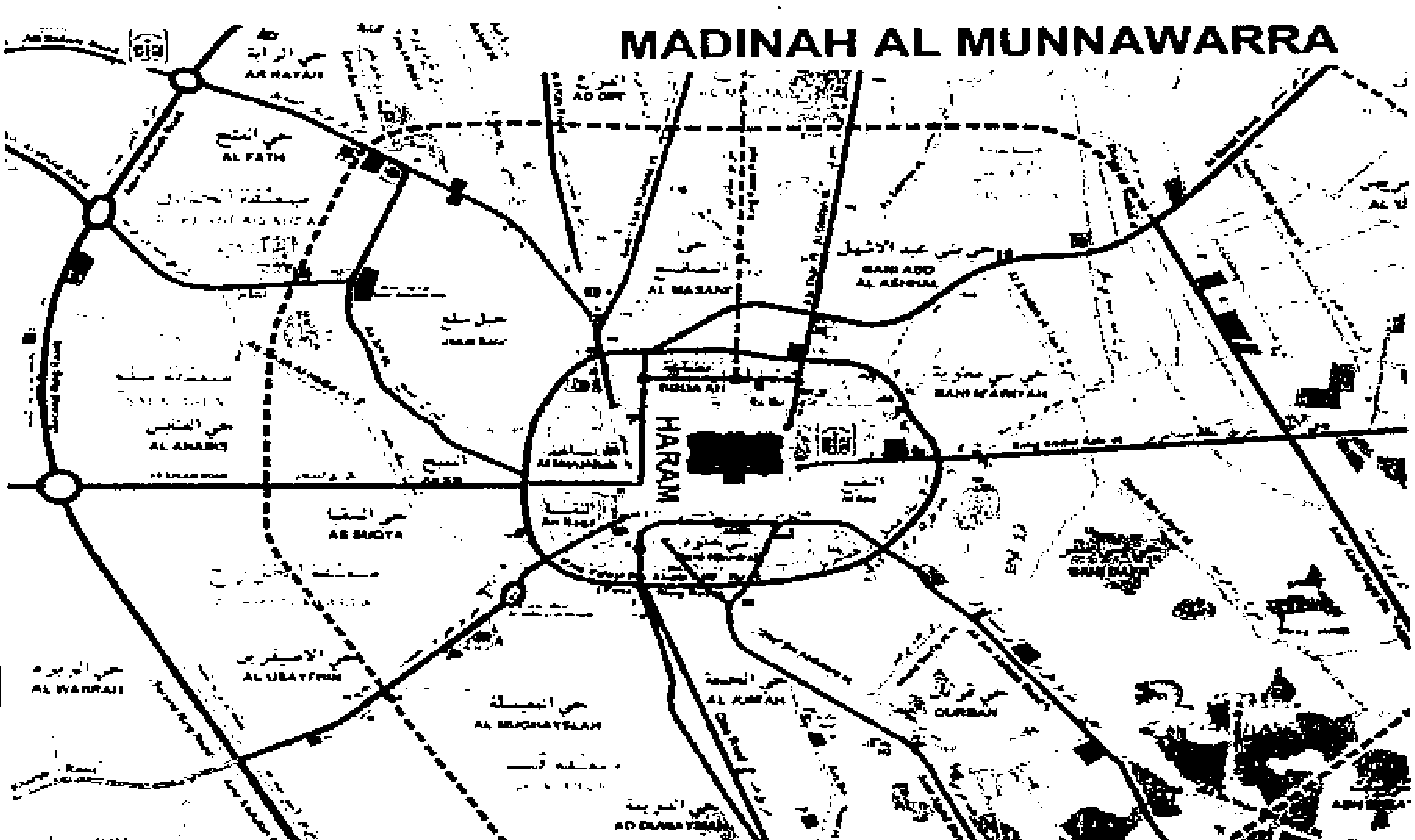

مدینہ منورہ کا نقشہ دجال کے آنے پر مدینے کے راستوں پر
فرشتے مقرر رہوں گے جو دجال کو داخل نہ ہونے دینگے۔

Marfat.com

مواجہہ شریف

سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پائنتی کی جانب حضرت عیسیٰؑ کا مرقد مبارک ہوگا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت ابوبکرؓ کی قبر ہے ان کا سر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے شانے سے شروع ہوتا ہے ان سے متصل حضرت عمرؓ کی قبر ہے اور ان کا سر ابوبکرؓ کے شانے سے شروع ہوتا ہے

Marfat.com

غرقد کا جھاڑی دار درخت جس کے پیچھے یہودی پناہ حاصل کریں گے اسرائیل ہی میں بڑے پیمانے پر اس کی کاشت کی جاتی ہے۔

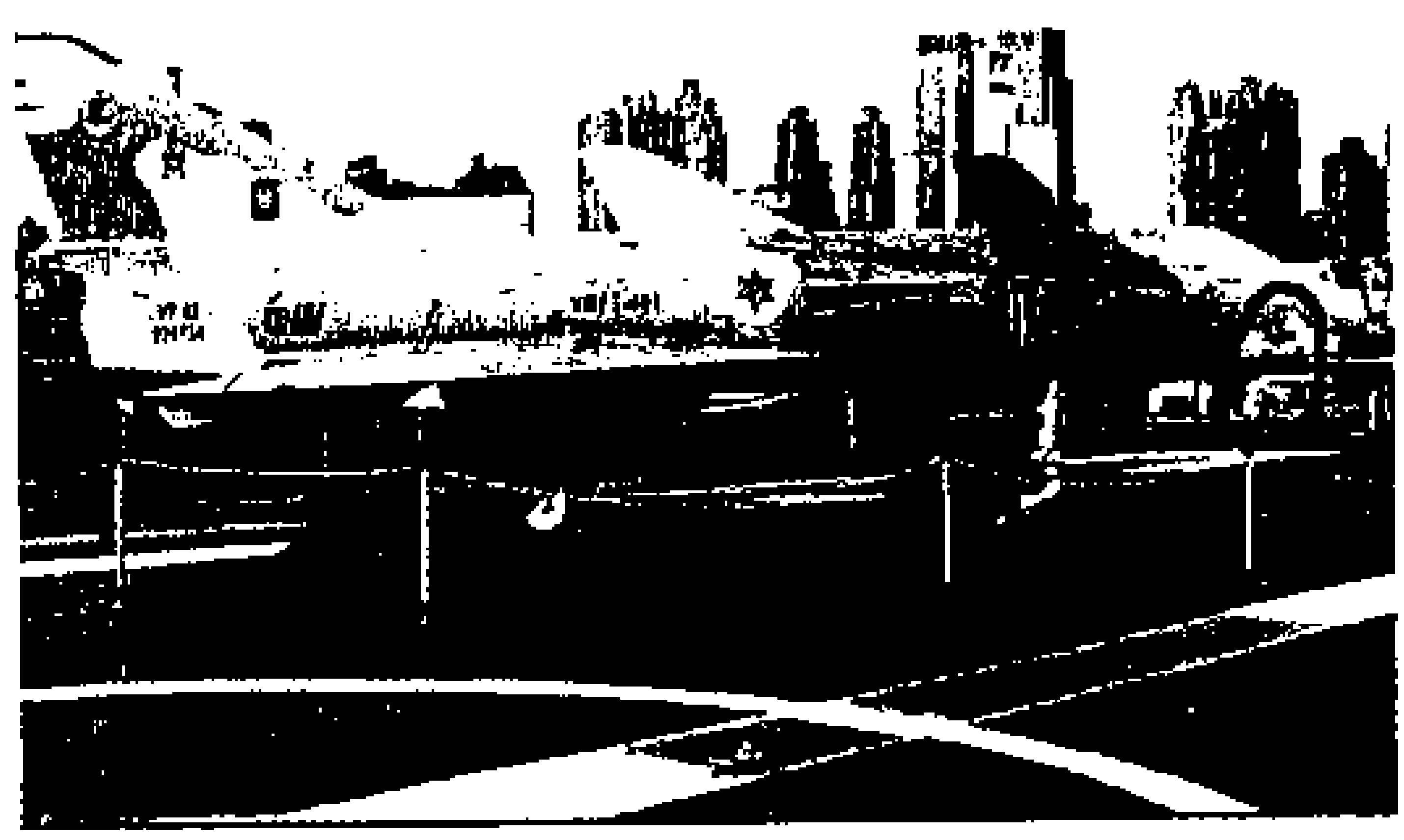

دجال ہیئر سٹائل دجال کے بال گھنگھریالے ہوں گے عورتوں اور مردوں میں یہ ہیئر سٹائل کرلنگ کے نام سے مشہور ہے

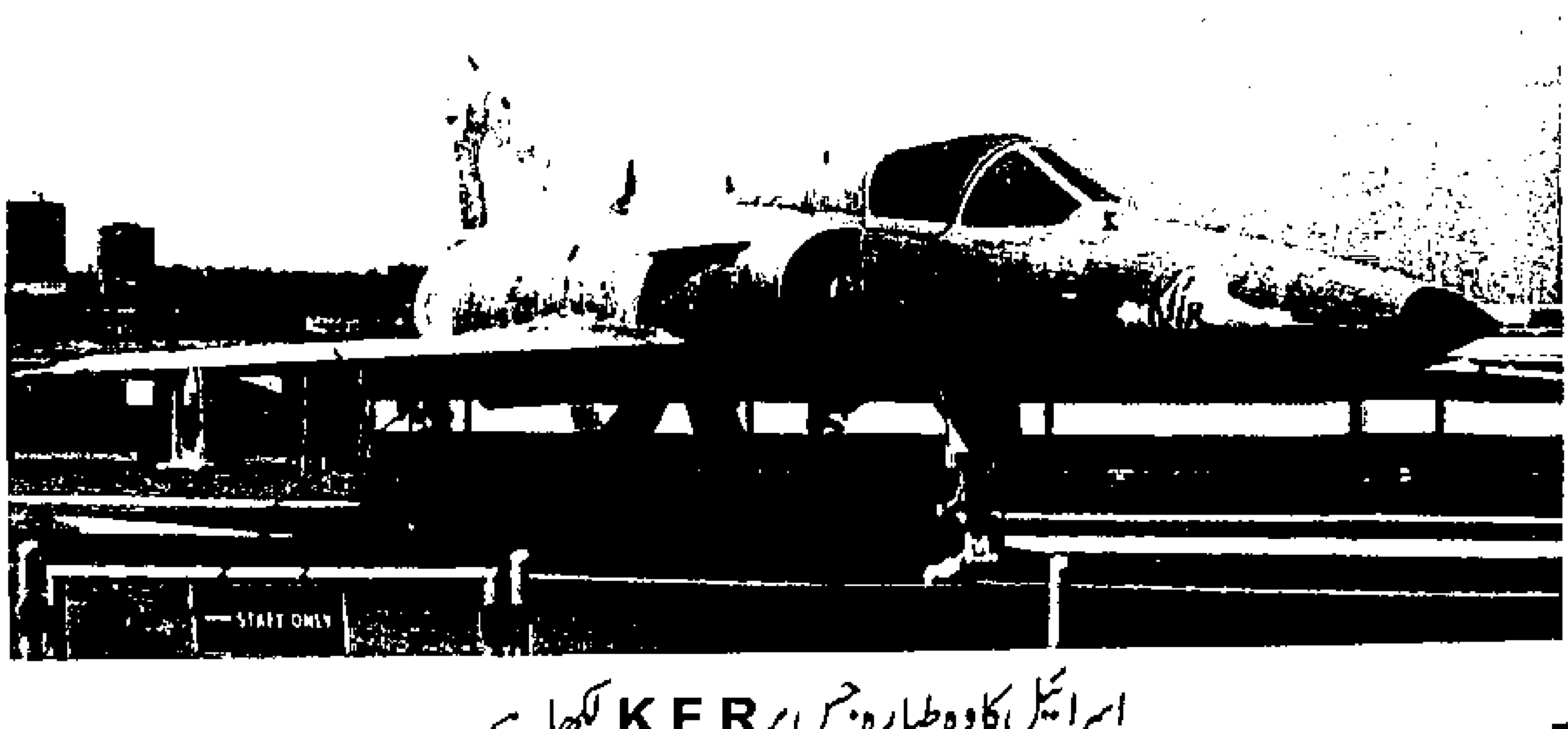

اسرائیل کا وہ طیارہ جس پر K F R لکھا ہے۔

Marfat.com

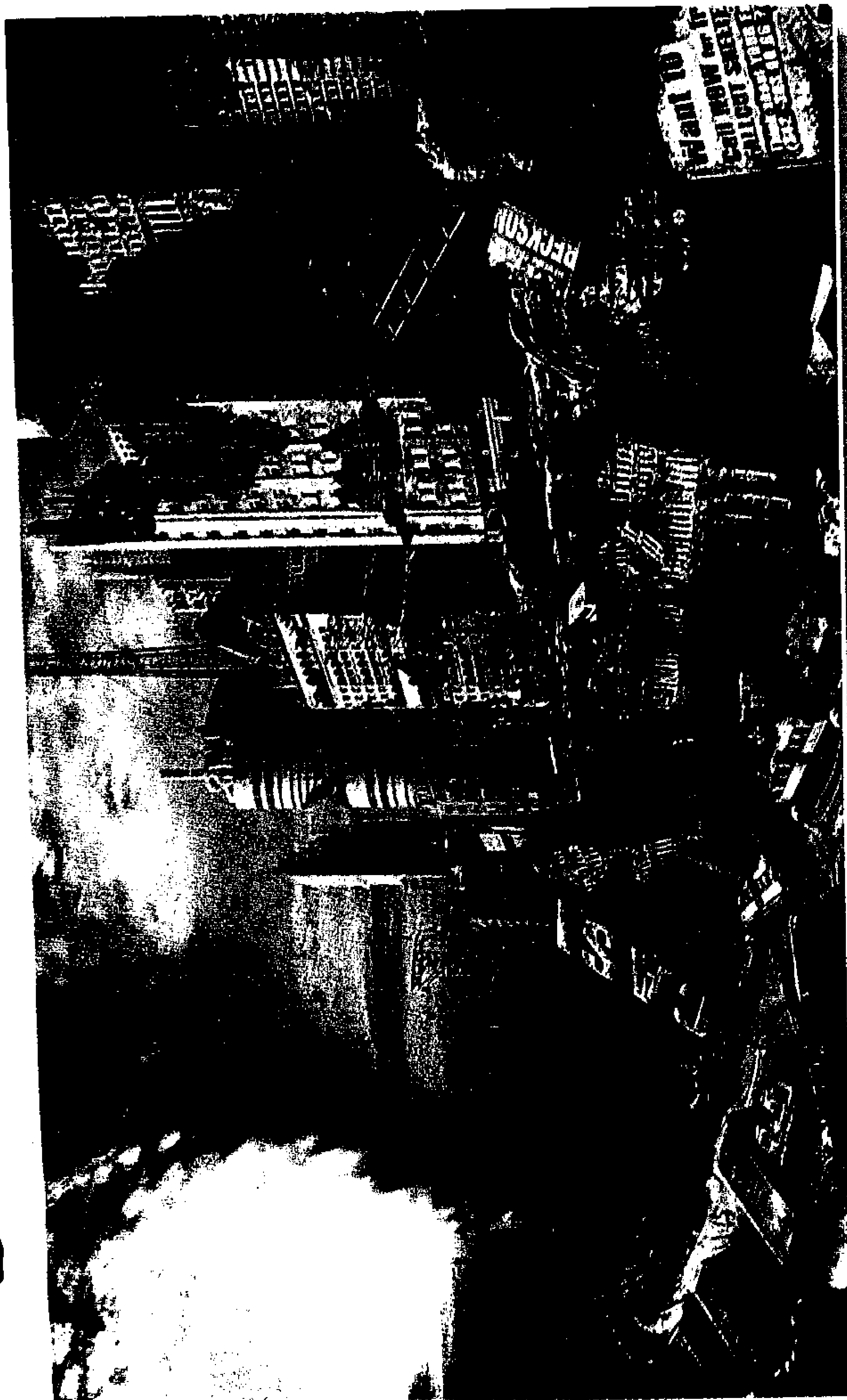

آخری جنگ عظیم میں تباہی کی ایک مثال تصویر میں نمایاں ہے۔

Marfat.com

مسجد اقصیٰ پر غاصب یہودیوں کا قبضہ ہے۔ جو آج پھر کسی ایوبیؒ کی منتظر ہے۔

امریکی صدر اوبامہ دیوارِ گریہ میں یہودیوں کے ساتھ عبادت کرتے ہوئے۔

Marfat.com

گریٹر اسرائیل کا نقشہ

اسرائیل مسلمانوں کے مقامات مقدسہ پر قبضے کا خواہاں ہے

Marfat.com

لشکرِ مہدی

اور

آخری جنگ عظیم

مؤلف

حافظ طاہر منصور

انقلاب پبلشرز اُردو بازار لاہور

0306-4511560

Marfat.com

297-472
110100

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب	لشکرِ مہدی اور آخری جنگ عظیم
مؤلف	حافظ طاہر منصور
ناشر	انقلاب پبلشرز اردو بازار لاہور
قیمت	300

ملنے کے پتے

مکتبہ سید احمد شہیدؒ اردو بازار لاہور — مکتبہ ابن مبارک اردو بازار لاہور

مکتبہ نقوش اسلامی اردو بازار لاہور — ممتاز کتب خانہ پشاور

مکتبہ فاروقیہ مینگورہ سوات — مکتبہ عمر فاروق کراچی

مکتبہ شہید اسلام لال مسجد اسلام آباد — کشمیر بکڈپو چکوال

مکتبہ محمودیہ ژوب

اپنے شہر کے ہر بڑے کتب خانے سے طلب فرمائیں

انقلاب پبلشرز اُردو بازار لاہور

0306-4511560

Marfat.com

پیش لفظ

تاریخ کا جب بھی مطالعہ کیا جائے تو ایک بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ ہر دور میں حق و باطل کا معرکہ جاری رہا۔ دجالی قوتیں اسلام کے خلاف برسرِ پیکار رہیں۔ لیکن پھر وقت نے دیکھا بھی کہ یہ معرکے اپنے اختتام میں ہمیشہ اسلام کی فتح کی نوید سناتے ہیں۔ تاریخ کے اوراق کو پلٹتے جائیں تو آپ کو بدر و حنین' موتہ و تبوک' قادسیہ و یرموک' ایران و روم' افغانستان و ہندوستان' شام و عراق' فلسطین اور بیت المقدس کے حق و باطل کے معرکے ملیں گے اور یہ معرکے آج ہمارے لیے باعث نمونہ ہیں۔

آج کی دنیا میں ہمیں عراق و فلسطین' افغانستان و ہندوستان میں یہ معرکے نظر آتے ہیں۔ کیونکہ ازل سے ابد تک حق و باطل کا یہ معرکہ جاری رہے گا۔ دجالی لشکر آج بھی اپنے لاؤلشکر کے ساتھ حق والوں کا محاصرہ کیے رکھے ہے۔ ہمارے سامنے دو لشکر آپس میں لڑ رہے ہیں ایک رحمٰن کے لیے اور دوسرا شیطان کے لیے۔ ایک مہدی و عیسیٰ علیہ السلام کا لشکر اور دوسرا دجال کا لشکر۔

اب ہمیں بحیثیت مسلمان سوچنا ہے کہ ہم کس لشکر کا حصہ بن رہے ہیں ایک طرف تو اہل حق اور دوسری طرف اہل باطل ہیں۔ ایک طرف دنیا کا کفر دجال کی آمد کی تیاریاں اور اس کی راہیں ہموار کرنے میں مصروف ہے اور دوسری طرف مہدی کے سپاہی' دجالی لشکر کے سامنے سیسہ پلائی ہوئی دیوار بنے ہوئے ہیں۔ مہدی کے یہ سپاہی افغانستان و عراق میں اپنے جہادی عمل کے ذریعے دنیائے کفر کو للکار رہے ہیں۔

Marfat.com

محترم قارئین! میں نے انتہائی محنت اور جانفشانی سے یہ کتاب مکمل کی ہے اس کتاب کی تیاری میں، میں اپنے تمام دوستوں کا شکر گزار ہوں جو میری کتاب کے بارے میں راہنمائی اور حوصلہ افزائی کرتے رہے۔

میری خواہش ہے کہ یہ کتاب ہر پڑھنے والے کے لیے فائدہ مند ثابت ہو اور جہاد کے لیے نافع بن جائے۔ میری قارئین سے التماس ہے جہاں کتاب میں خامی پائیں مجھے ضرور مطلع کریں۔

اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو حق و باطل کی سمجھ عطا فرمائے۔ حق والوں کی مدد اور اور لشکرِ مہدی میں شامل ہونے کے لیے تیاری کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

حافظ طاہر منصور

Marfat.com

فہرست

باب 1

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور افغانستان

قرون اولیٰ اور خراسان 11

صحابہؓ لشکرِ مہدی کے منتظر 13

عرب مجاہدین کا بیٹا 18

طالبان ایک حقیقت 19

کالے جھنڈے اور صلیبی فوج 28

خراسان اور کالے جھنڈے 30

طالبان یا پٹھان 33

ملا عمر اور خرقہ مبارک صلی اللہ علیہ وسلم 35

طالبان اور غزوہ احزاب 37

قندھار میں شہداء کا قبرستان 38

کالے اور سفید پرچموں کی آمد 41

باب 2

لشکر امام مہدی کے ہراول دستے کا سالار

شہید اسامہؒ 55

حسن البناءؒ سے شہید اسامہؒ تک 57

Marfat.com

اسامہ شہیدؒ کی والدہ کا خواب	59
کالے جھنڈے اور خراسان	62
ورلڈ ٹریڈ سینٹر کی تباہی	64
حقائق کیا ہیں؟	69
معمارِ حرم و مدینہ شیخ اسامہؒ کی شہادت	73
امریکی صدر اوبامہ یہودی ایجنٹ	77
دجالی ٹیکنالوجی بمقابلہ مجاہدین ٹیکنالوجی	81
مجاہدین اور جدید ٹیکنالوجی	86
افغانستان امریکیوں کے لیے نیا ویت نام	97

باب3

حضرت مہدی علیہ الرضوان اور مسیح الہدی

حضرت مہدی علیہ الرضوان کون؟	100
ظہور مہدی کی علامات	101
حضرت مہدی کی بیعت	103
حضرت مہدی کا خطبہ	106
حضرت مہدی اور جنگ عظیم	106
حارث و منصور کون؟	107
حضرت مہدی کی جد و جہد	109
حضرت مہدی اور غزوہ ہند	110

Marfat.com

حضرت مہدی سے پہلے دنیا کا منظر نامہ	112
عدل و انصاف کا خاتمہ	113
فتنوں کی یلغار	114
فتنوں سے بچنے کے طریقے	115
حضرت مسیح الہدی کون؟	118
حضرت مسیح الہدی کی پہچان	120
حضرت مسیح الہدی کا مشن	120
مسیح الہدی کے بعد لیڈر کون؟	122

باب 4

دجال

دجال کون؟	125
حضرت تمیم داریؓ دجال کے جزیرے میں	126
تمیم داریؓ سے تین سوال	129
دجال کا حلیہ	129
دجال کا جائے مقام	130
دجال کا فریب	132
یاجوج ماجوج کا خروج	134
دابۃ الارض	137
دجال کا خروج اور موجودہ صورت حال	138
سبز رنگ کی چادریں	140

Marfat.com

دریائے فرات کا خشک ہو جانا 140
موسمی تبدیلی 141
دجال کا حلیہ اور موجودہ فیشن 141
بارش اور پیداوار کا کم ہونا 142
یہودیوں کی پناہ گاہ 142
دجال اور ایران 143
ایران کا جھنڈا 144
افغانستان وعراق کی حکومت اور ایران 145

باب5

دجالی لشکر

حزب اللہ، ایران اور اسرائیل 147
حزب اللہ کا جہاد 148
حزب اللہ اور اسرائیل ایک خفیہ معاہدہ 149
امریکی ڈالر...... انکشافات 151
بلیک واٹر دجال کا لشکر 156

باب6

2012 دنیا کی تباہی نہیں امریکی تباہی کا سال ہوگا

لشکرِ مہدی کے پروانے 161
دجالی تہذیب اور ہم 164
جلد بازی سے پروان چڑھا بچہ 164

Marfat.com

بچے کی ذہنی نشوونما کے مختلف مراحل	165
پیدائش سے سات سال تک	166
سات سال سے 14 سال کی عمر تک	167
پندرہ سال سے اکیس سال کی عمر تک	167
دماغ کے دائیں اور بائیں حصوں کا ارتقاء	168
بچپن میں رٹا لگانے کی اہمیت	169
بچوں کو جلد جوان کرنے میں ٹی وی اور کمپیوٹر کا کردار	171
ماں کے دودھ سے محرومی	172
بے اولاد دجال کا انسانیت کے لیے مکروہ تحفہ	172
قرآن میں ماں کے دودھ پلانے کا ذکر	173
حضورؐ پر اپنی رضاعی ماں حلیمہ سعدیہؓ کی ذہانت کا اثر	174
ماں کے دودھ کا بچے کی شخصیت بنانے میں دخل	174
ماں کے دودھ کے دیگر سائنسی فوائد	175
ماؤں کے لیے فوائد	175
زود پشیماں انسانیت	176
پاؤڈر کے دودھ کی محتاجی	177
بے اولاد دجال...... ماں کی محبت کا دشمن	178
مخلوط تعلیم کا زہر	179
اسلام مخلوط تعلیم کے خلاف ہے	180
مخلوط تعلیم کے نفسیاتی نقصانات	181

Marfat.com

لڑکوں اور لڑکیوں کے دماغ کی ساخت میں فرق	183
لڑکوں اور لڑکیوں کے علم سیکھنے کے انداز میں فرق	183
لڑکوں اور لڑکیوں کی قوتِ سماعت میں فرق	184
مخلوط تعلیم کے دوررس زہریلے نتائج	185
غیر مخلوط تعلیم کی کامیابی کا عملی ثبوت	186
شیطانی روشنی بمقابلہ رحمانی روشنی	188
انسان میں روشنی کی فطری طلب	190
شیطانی روشنی مستعار ہوتی ہے	192
تصویر کا اصل رُخ	192
والٹ ڈزنی کے کارٹونوں کا اصل پیغام	194
ویلنٹائن ڈے	196
بت پرست رُومیوں کا تہوار	196
ویلنٹائن ڈے کی تاریخ	197
اسلام میں شادی سے پہلے کے تعلقات کی اجازت نہیں	198
جدید ٹیکنالوجی سے بے حیائی میں اضافہ	199
مسلمانوں کے دو ہی تہوار ہیں	200
مغرب کا جنسی انقلاب اور اسلام	201
کثرت حق کا معیار نہیں ہوتی	204
ہم لشکر مہدی کے سپاہی کیسے بنے گے؟	205
کتابیات	207

Marfat.com

باب 1

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور افغانستان

قرونِ اولیٰ اور خراسان:

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور میں صحابہ کرامؓ نے یہاں اپنے قدم مبارک رکھے۔ حضرت احنف بن قیس رضی اللہ عنہ نے ایرانی بادشاہ یزدگر کو شکست دے کر افغانستان میں اس کا تعاقب کیا اور خراسان کو فتح کر لیا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں حضرت عبداللہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے کابل کو فتح کیا۔ اسی طرح مختلف وقتوں میں صحابہ کرامؓ آتے رہے اور اسلام کی تبلیغ کرتے رہے آج بھی بالاحصار کے مرکزی دروازے پر ایک قلعہ میں ۲۷ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی قبریں موجود ہیں۔ قبرستان میں ایک کتبہ نصب ہے جس میں مندرجہ ذیل اسماء مکتوب ہیں۔

جانک رضی اللہ عنہ' مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ' عبداللہ بن احنف بن قیس بن عباس رضی اللہ عنہ' قاسم عبداللہ بن ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ' عبداللہ بن عقیل ثقفی رضی اللہ عنہ' عبدالرحمان بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ' زبیر خدری رضی اللہ عنہ' جعفر بن سعید رضی اللہ عنہ' ۔عد بن عمر رضی اللہ عنہ' حارثہ ابن سباع رضی اللہ عنہ' ابوبکر بن موذ رضی اللہ عنہ' انصار بن مالک رضی اللہ عنہ' فضیل' قیس ہنبیرہ' وحید بن عقبہ' خالد بن عبادہ' مسلم بن غزال' ہاشم' سعید' خالد بن خدری' سعد انصاری' زید ابی امین' بلال' اسد سباع' قیس انصار' ضری' اشعث بن عبداللہ' ابراہیم لاری' ابن سینہ' ابوسعید'

Marfat.com

ابن معاذ' عبداللہ' حامی' عبدالرحمٰن بن عقیل' احمد بن حامد' ہاشم بن کرز' مالک انصاری' محمد نبی خدری' عبداللہ بن ضرار' حلم ' عبدالرحمان' عمر انصاری اور عبداللہ بن ہشیم۔

یہ سارے نام اسی ترتیب سے نصب شدہ کتبہ میں مکتوب ہیں۔ اب یہ معلوم کرنا مشکل ہے کہ ان میں صحابہؓ کتنے ہیں اور تابعینؒ کتنے ہیں؟ اور کن کی شہادت (یاوفات) کب ہوئی؟ اس قبرستان میں کچی اینٹوں سے بنی ہوئی ایک کافی لمبی (تقریباً بارہ فٹ) قبر ہے۔ جس کے سرہانہ پر موجود کتبہ پر یوں مکتوب ہے۔

''عبداللہ ابن احنف بن قیس ابن عباس عم رسول ﷺ''

ان صحابیوںؓ نے نہ صرف اسلام کی تبلیغ کی بلکہ کئی عرب خاندانوں کو لا کر یہاں آباد کیا۔

44 ھ میں حضرت امیر معاویہؓ نے زیاد بن ابیہ کو بصرہ' خراسان اور سیستان کا حاکم مقرر کیا اور اسی سال زیاد کے حکم سے عبدالرحمان بن ربیعہؓ نے کابل کو فتح کر کے اہل کابل کو حلقہ بگوش اسلام کیا۔ بعض مورخین عبدالرحمان بن سمرؓ کو فاتح کابل قرار دیتے ہیں۔ 63 ھ میں یزید بن معاویہؓ نے مسلم بن زیاد کو سیستان اور خراسان کا حاکم متعین کیا۔ مسلم نے اپنے چھوٹے بھائی یزید بن زیاد کو سیستان کی حکومت سپرد کر دی۔

اسی سال یزید بن زیاد کو اطلاع ملی کہ کابل کے بادشاہ نے سرکشی کرتے ہوئے مسلمانوں کے حاکم ابوعبداللہ بن زیاد کو قید کر لیا۔ اطلاع پاتے ہی یزید بن زیاد نے ایک زبردست لشکر کے ساتھ کابل پر فوج کشی کی' لیکن شکست مقدر ٹھہری اور بہت سے مجاہدین شہید ہو گئے۔ جب مسلم بن زیاد کو اس قید بامشقت اور شکست کی خبر ملی تو طلحہ بن عبداللہ بن حنیف (جو طلحہ الطلحات کے نام سے مشہور ہے) کو کابل روانہ کیا' طلحہنے پانچ لاکھ درہم ادا کر کے ابوعبداللہ کو شاہ کابل کی قید سے آزاد کرا لیا۔ اس کے کچھ عرصہ کے بعد طلحہ نے کابل پر لشکر کشی کر کے کابل کو فتح کر لیا اور خالد بن عبداللہ کو کابل کا حاکم مقرر کیا۔

Marfat.com

169ھ بمطابق 785ء میں تمیم بن سعید نے سیستان کا حاکم مقرر ہو کر کابل کے خلاف جنگ لڑی۔ 193ھ بمطابق 808ء میں ہارون الرشید اپنے لشکر کے ہمراہ خراسان آیا اس وقت زد طہاسب کی نسل سے حمزہ بن عبداللہ سیستان پر قابض تھا۔ دین اسلام نے یہاں کے تمام باطل مذاہب کی جڑ کاٹ دی۔ عربی زبان اور رسم الخط پورے ملک میں پھیل گیا تھا۔ یہاں بڑے بڑے شہروں میں اسلامی مرکز اور مکاتب کھل گئے۔

افغانستان کی سرزمین نے بڑے بڑے علماء کرام اور جید عالم' مفسر' مفکر پیدا کئے۔ ان میں محمد بن اکرم رحمتہ اللہ علیہ' ابو اسحاق جوز جانی رحمتہ اللہ علیہ' ابراہیم ادھم رحمتہ اللہ علیہ' شفیق بلخیؒ' ابو سلیمان موسیٰ امام رحمتہ اللہ علیہ وغیرہ شامل ہیں۔ یہ آئمہ حضرات اور اولیاء اللہ سب طالبان ہی تو تھے جو امارت اسلامیہ کی بحالی اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا جوش اور ولولہ رکھتے تھے ان میں تزکیہ باطن اور اصلاح نفس کی فکر' اعمال صالحہ کی پابندی' کثرت ذکر' سادہ زندگی' عیش وعشرت سے کنارہ' حکمرانوں اور امراء کے درباروں سے لاتعلقی' گھڑ سواری' پہلوانی اور دیگر فنون حرب کی مسلسل مشق و ریاضت ان کے نمایاں اوصاف تھے ان کا لباس درویشانہ و سپاہیانہ علامات کا امتزاج ہوا کرتا تھا جس کے باعث وہ دور سے پہچانے جاتے تھے۔ یہ ان لوگوں ہی کی تحریک تھی جس نے جہاد روس کی بدولت انہی صفات کی حامل ایک تازہ دم نوجوان نسل تیار کردی جو طالبان کی شکل میں آج بھی سرگرم عمل ہے اور کفر کی آنکھوں میں کھٹکتی ہے۔

صحابہؓ لشکرِ مہدی کے منتظر:

حضرت ابو الطفیل رضی اللہ عنہ محمد بن الحنفیہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ محمد بن الحنفیہ نے کہا کہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مجلس میں بیٹھے تھے کہ ایک شخص نے ان سے مہدی کے بارے میں پوچھا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بر بنائے لطف فرمایا! دور ہو' پھر ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ مہدی کا ظہور آخرِ زمانہ میں ہوگا (اور بے دینی کا اس قدر غلبہ ہوگا کہ) اللہ کے نام لینے والے کو قتل کر دیا جائے گا (ظہور مہدی کے

Marfat.com

وقت) اللہ تعالیٰ ایک جماعت کو ان کے پاس اکٹھا کر دے گا۔ جس طرح بادل کے متفرق ٹکڑوں کو مجتمع کر دیتا ہے اور ان میں یگانگت و الفت پیدا کر دے گا۔ یہ نہ تو کسی سے متوحش ہوں گے اور نہ کسی کو دیکھ کر خوش ہوں گے (مطلب یہ کہ ان کا باہمی ربط و ضبط سب کے ساتھ یکساں ہوگا) خلیفہ مہدی کے پاس اکٹھا ہونے والوں کی تعداد اصحاب بدر کی تعداد کے برابر (یعنی 313) ہوگی۔

اس جماعت کو ایسی (خاص جزوی) فضیلت حاصل ہوگی جو ان سے پہلے والوں کو حاصل ہوئی ہے' نہ بعد والوں کو حاصل ہوگی۔ نیز اس جماعت کی تعداد اصحاب طالوت کی تعداد کے برابر ہوگی۔ جنہوں نے طالوت کے ہمراہ نہر (اردن) کو عبور کیا تھا۔ حضرت ابوالطفیل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ محمد بن الحنفیہ رحمۃ اللہ علیہ نے مجمع سے پوچھا! کیا تم اس جماعت میں شریک ہونے کا ارادہ اور خواہش رکھتے ہو؟ میں نے کہا کہ ہاں!!! تو انہوں نے (کعبہ شریف کے) دو ستونوں کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ خلیفہ مہدی کا ظہور انہی کے درمیان ہوگا۔ اس پر میں نے کہا کہ بخدا میں ان سے تاحیات جدا نہ ہوں گا۔ (راوی حدیث کہتے ہیں) چنانچہ حضرت ابوالطفیل رضی اللہ عنہ کی وفات مکہ معظّمہ ہی میں ہوئی۔

اس حدیث شریف کو شیخ الاسلام حضرت سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ایک رسالہ "الخلیفۃ المہدی فی احادیث الصحیحہ" میں نقل فرمایا ہے۔

(ص 37 بحوالہ مستدرک' ج 4' ص 554)

832ء سے عباسیوں کے مقرر کردہ امیر طاہر بن حسین نے اپنی خودمختاری کا اعلان کر دیا۔ 834ء میں خوارج کے ایک رکن یعقوب نے آل طاہر کی حکومت کا خاتمہ کر دیا اور کابل' پشاور' ملتان کے تمام بادشاہوں کو اپنا مطیع بنالیا۔ 888ء میں ماورا لنہر کے امیر نوح بن احمد بن سامان کے بھائی اسماعیل نے ماوراء النہر اور خراسان پر قبضہ کرلیا تھا۔

Marfat.com

976ء میں جب ساسانی حکمرانوں کا دور آیا اور غزنی پر لودھی حکمران کی حکومت قائم ہوگئی۔ محمود غزنوی نے افغانستان کو بھی فتح کر کے غزنی کو اپنا پایہ تخت بنا دیا۔ 1157ء تک موجودہ ملک افغانستان کا پورا علاقہ غزنویوں کی سلطنت میں شامل رہا۔ غزنی دور میں اسلام پوری طرح رائج ہوگیا۔ اس دور میں البیرونی' ابن سینا اور ابوالفضل جیسے فاضلین نے جنم لیا۔ 1220ء میں تاتاریوں نے اپنے دور کا آغاز کیا۔ چنگیز خان نے ہر چیز کو اپنے گھوڑوں کے قدموں تلے روند ڈالا۔ 1385ء میں تاتاری حکمران امیر تیمور نے خاندان کرت کا خاتمہ کیا۔

1545ء ہمایوں نے قندھار کو فتح کر لیا اور چند ماہ کے بعد کابل کو بھی حاصل کر لیا اورنگزیب عالمگیر کے عہد میں افغان حکمرانوں نے اپنی سلطنت کو مضبوط کرلیا۔ 1737ء میں ایران کے بادشاہ نادر شاہ افشار نے افغانستان میں تیموری سلطنت کا خاتمہ کردیا۔ 1747ء میں احمد خان نے قندہار سے آ کر ہرات پر حکومت قائم کر لی۔ یہی احمد خان بعد میں شاہ احمد درانی کے نام سے مشہور ہوا۔ 1832ء میں انگریز فوج نے درہ بولان کے راستے قندھار پر چڑھائی کی۔ 1842ء میں انگریزوں نے کابل پر قبضہ کر لیا۔ 1878ء سے 1880ء تک انگریزوں اور افغانوں کے درمیان شدید جنگ رہی۔

1919 امان اللہ تخت نشین ہوا اور اس نے انگریزوں سے اپنے علاقے واپس لینے کیلئے جنگ شروع کردی۔ 1919ء میں روس نے حکومت افغانستان کو اپنے تعاون کا یقین دلایا۔ جس کے نتیجے میں 8 اگست 1919ء برطانیہ نے افغانستان کی آزاد حکومت کو تسلیم کر لیا۔ 1929ء میں ایک تاجک سردار حبیب اللہ بچہ سقہ نے کابل پر قبضہ کرلیا۔ 1934ء میں افغانستان جمعیت قوام کا رکن بنا۔ 1973ء میں ظاہر شاہ کی حکومت کا تختہ اس کے برادر نسبتی لفٹیننٹ جنرل سردار داؤد خان نے الٹ دیا۔ 1978ء میں روس کی شہ پر کمیونسٹ "خلق پارٹی" کے لیڈر نور محمد ترکئی نے صدر داؤد

Marfat.com

خان کو قتل کر کے "سرخ کمیونسٹ انقلاب" برپا کر دیا اور افغانستان پر کمیونسٹ حکومت قائم کر دی۔ اسے "انقلاب ثور" کا نام دیا گیا۔ اس کے کرتا دھرتا کمیونسٹ تھے جن کا لیڈر نور محمد ترکئی تھا۔ ترکئی ہی کی پارٹی میں ایک اور شخصیت ابھر کر سامنے آئی۔ اس کا نام حفیظ اللہ امین تھا۔ جس نے 1979 میں ترکئی کو قتل کر کے اقتدار پر قبضہ کر لیا۔

مارچ 1979ء میں ببرک کارمل صدر مملکت مقرر کیا گیا۔ 25 دسمبر 1979ء کو جب مغربی دنیا کرسمس کی تقریبات میں مصروف تھی۔ روسی سرخ فوج کے میکانائزڈ ڈویژن اور اس کی فضائیہ دریائے آمو عبور کر کے افغانستان میں داخل ہو گئی۔ ایک لاکھ سے زیادہ مسلح روسی فوج نے کابل پر قبضہ کر لیا۔ 1980ء کا عشرہ اس اعتبار سے بہت اہم عشرہ تھا اس میں نہ صرف روسی افواج کو واپس جانا پڑا بلکہ افغانستان کی نئی قیادت نے بھی ابھرنا شروع کر دیا۔ 14 فروری 1989ء تک تمام روسی سپاہ افغانستان سے نامراد ہو کر نکل چکی تھی۔ روسی فوج کا سب سے آخری سپاہی 45 سالہ Lt.Gen.Bonis Gromov تھا۔ اس نے بغیر پیچھے دیکھے سیدھا چلتے ہوئے سرحد پار کی۔ روس کے صدر گورباچوف نے اس جنگ کو روس کے "رستا ہوا ناسور" Bleeding Wound کا نام دیا تھا۔

اپریل 1992 میں کابل میں صدارت پر جناب صبغت اللہ مجددی فائز تھے اور وزارت دفاع کمانڈر احمد شاہ مسعود کے پاس تھی' مگر ابھی تک کابل کی تمام اہم تنصیبات پر اور حکومتی اداروں پر رشید دوستم کی "گلم" ملیشیا کا قبضہ تھا۔ 25 اپریل 1992 کو جنوب کی جانب سے حزب اسلامی کے مجاہد کابل شہر میں داخل ہوئے۔ حزب اسلامی نے قصر صدارت' وزارت داخلہ اور صدارتی محل کے قریب واقع دفاتر اور ٹیلی گراف آفس اور دیگر اہم مقامات پر قبضہ کر لیا۔

25 اپریل کی رات دوستم ملیشیا نے ان مجاہدین پر حملہ کر دیا۔ 28 اپریل کو "معاہدہ پشاور" کے بعد جنگ بندی ہوئی۔ 6 مئی تک جنگ بندی بار بار ٹوٹتی رہی۔

Marfat.com

لیکن اس دوران مجاہد تنظیموں کے درمیان اختلافات بھی منظر عام پر آنے لگے تھے۔ جون 1992 میں صبغت اللہ مجددی کے دور میں امریکی اور مغرب نے افغانستان میں مجاہدین کی دو بڑی جماعتوں حزب اسلامی اور جمعیت اسلامی کو باہم لڑانے اور کابل میں اقتدار سے دور کرنے کے لیے ہر ممکن کاوش کی، لیکن حکمت یار اور جمعیت اسلامی کے احمد شاہ مسعود کے درمیان ''معاہدہ ضیاء الحق'' نے صورتحال کو پلٹ دیا۔

مارچ 1993 میں میاں نواز شریف وزیر اعظم پاکستان، قاضی حسین احمد، جنرل حمید گل، اور دوسرے رفقاء کی کوششوں سے ''معاہدہ امن'' کا اعلان ہوا۔ جسے ''معاہدہ اسلام آباد'' بھی کہا جاتا ہے۔ صدر اور وزیر اعظم (حکمت یار) کی دو سالہ مدت 28 جون 1994 کو ختم ہو رہی تھی کہ اچانک قلعہ بالا حصار پر ان ان دونوں فوجی دستوں میں تصادم نے سب کچھ تلپٹ کر دیا۔ حملے کی ابتداء صدر کے دستوں کی طرف سے ہوئی تھی...... جنگ کے تیسرے روز رشید دوستم کے طیارے دور شمال سے مزار شریف کی طرف سے آئے اور جدید شہر (کابل) میں واقع صدر ربانی کے فوجی مراکز اور مورچوں پر بمباری کی۔ دارالحکومت کابل میں مجاہدین کے فاتحانہ داخلہ کو 29 ماہ گزر چکے، مگر ابھی تک افغانستان میں ملک گیر مستحکم حکومت کے آثار نظر نہیں آرہے تھے۔

افغانستان میں متفقہ مرکزی حکومت قائم نہ ہو سکنے کے نتیجے میں مجاہد تنظیمیں کم وبیش مسلح سیاسی جماعتوں کی صورت اختیار کر چکی تھی۔ ان کے درمیان تنازع حل ہونے اور نہ ہونے کی حالت پونے تین برس قائم رہی۔ یہاں تک کہ حضرت احنف بن قیسؓ کی اسلامی تحریک کے تربیت یافتہ نوجوان جو نسل در نسل اپنے ادوار میں اسلامی خلافت کی بحالی، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ سرانجام دیتے رہے اچانک 1993 میں ''طالبان'' کی صورت میں ظہور ہوئے۔ جس نے دیکھتے ہی دیکھتے پورے افغانستان پر کنٹرول حاصل کر لیا اور اسلامی خلافت کی یاد تازہ کر دی۔

Marfat.com

عرب مجاہدین کا بیٹا:

تیسری صدی ہجری کے وسط میں جنوبی افغانستان میں صالح بن نصر کنانی ایک مرد مجاہد نے خارجیوں اور مرتدوں کے خلاف بے پناہ کامیابی حاصل کی۔ جس وقت صالح بن نصر ان خارجیوں کے خلاف نبرد آزما تھا انہی دنوں میں صوبہ نیمروز کے شہر زرنج میں ایک یعقوب بن لیث صفاری نامی ایک غریب اور گم نام نوجوان تلاش روز گار کے سلسلے میں آیا۔ یہاں معمولی کام کے ذریعے وہ روزانہ آدھا درہم کمانے لگا۔ اسی دوران یعقوب کو مجاہدین اور خارجیوں کے درمیان معرکوں کا علم ہوا۔ دینی حمیت نے اسے چین سے نہ بیٹھنے دیا اور وہ سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر صالح بن نصر کی خدمت میں جا پہنچا۔ صالح بن نصر کی ماتحتی میں اس نے خارجیوں کے خلاف زبردست کارنامے سرانجام دیئے۔

یعقوب کی صلاحیتوں کو دیکھتے ہوئے صالح بن نصر نے اسے پہلے بست کا ناظم اور پھر اپنا جانشین بنا دیا۔ صالح بن نصر کے بعد یعقوب بن لیث نے ان پر جوش کارکنوں کی قیادت سنبھالی جو امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا زدبرست ولولہ رکھتے تھے۔ 230ھ اور 235 ھ کے دوران یعقوب بن لیث نے ترکستان اور افغانستان کے دیگر علاقوں کو زیر کر کے وہاں اسلام کا بول بالا کیا۔ یعقوب بن لیث کی زندگی قرون اولیٰ کے مسلمانوں کی حمیت دینی' بادہ نشینان عرب کی جفا کشی اور سرفروشان اسلام کی بلند نگاہی کا مرقع تھی۔ اس کی غذا انتہائی سادہ تھی اور لباس درویشانہ' وہ زمین پر بیٹھنے اور سونے کا عادی تھا شعائر اسلامیہ کے استحکام اور حدود اللہ کے نفاذ کا زبردست جذبہ رکھتا تھا فتوحات کے دوران اس کے کہے ہوئے یہ اشعار اس کے جذبات کی عکاسی کرتے ہیں......

ترجمہ: ''خراسان اور فارس میرے قبضے میں آ چکے ہیں اور میں عراق پر قبضہ کرنے سے بھی مایوس نہیں ہوں۔ اس لیے کہ دینی شعائر اس طرح ضائع اور بے کار ہو گئے ہیں کہ اب وہ بوسیدہ نشانیاں معلوم ہوتی ہیں''۔

Marfat.com

طالبان ایک حقیقت:

حقیقت تو یہ ہے کہ طالبان کسی حادثے کا نتیجہ نہیں بلکہ اس نظریاتی جماعت کا قیام تو اس وقت عمل میں آ رہا تھا جب آج سے ساٹھ ستر سال قبل برطانوی ہند کے ماتحت ایک اور نظریاتی جماعت مسلم لیگ پاکستان بنانا چاہتی تھی۔ جس وقت متحدہ ہندوستان میں محمد علی جناح اور اس کے ساتھی ایک علیحدہ وطن حاصل کرنا چاہ رہے تھے۔ عین اسی وقت مولانا عبیداللہ سندھی افغانستان میں ایک اور نظریاتی ریاست کی بنیاد رکھ رہے تھے۔ مولانا شیخ الہند محمود حسنؒ اسی زمانہ میں جمعیت انصار کے نام سے شاہ ولی اللہ کی فکر سے متعلق افراد کو اکٹھا کر چکے تھے۔

تحریک فرنگی استبداد سے آزادی حاصل کرنے کے لیے روز بروز برصغیر میں مقبول ہوتی گئی۔ یہ جنگ عظیم اول کا زمانہ تھا اور اس غیر معمولی اہمیت کی حامل تحریک کا آغاز اور کامیابی کی جدو جہد کے لیے مولانا محمود حسنؒ نے موزوں ترین جگہ کابل کو قرار دیا۔ یاغستان میں شیخ الہند کی انقلابی تحریک زوروں پر تھی۔ مولانا سندھی 15 اکتوبر 1915 کو کابل پہنچے اور سات سال کے مختصر عرصے میں کابل کو تحریک آزادی ہند کا اہم مرکز بنادیا۔ بلاشبہ طالبان اسلاف کی مساعی جمیلہ کی برکت اور قافلہ ولی اللہ کے سینکڑوں برس قبل بوئے ہوئے بیج کا ثمر ہیں۔ اگر تحریک آزادی ہند کو اور پھر علماء دیوبند کی کاوشوں کو سامنے رکھا جائے تو افغانستان کی موجودہ نفاذ شریعت کی نوعیت سمجھ میں آسکتی ہے۔

13 جنوری 1925 مراد آباد (ہند) میں علماء کا ایک اجلاس منعقد ہوا جس کے صدر ابوالمحاسن محمد سجاد نقشبندی نے اپنے خطبہ صدارت میں فرمایا۔

"مسلمانوں کے لیے سب سے بڑھ کر ام المسائل مسئلہ خلافت کا ہے۔ جو ہنوز لاینحل ہے اور آج دنیا اس وقت بلا خلیفہ کے زندگی بسر کر رہی ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اسی طرح 14 مارچ 1926 کے اجلاس میں سید سلیمان ندوی نے خطبہ صدارت میں فرمایا:

Marfat.com

''اسلام کا اصول اس بات کا بھی متقاضی ہے کہ تمام دنیائے اسلام میں مسلمانوں کا ایک مذہبی پیشواء اور امام ہو۔ اس کا اتحاد جو تمام دنیا کے مسلمانوں کے لیے رشتہ اسلامی اور رابطہ وحدت کا کام دے اور مذہبی شعائر کا اجراء کرائے۔ اس کا نام چاہے تم ''حکم'' رکھو' امام رکھو یا امیر المومنین''۔

یہ بیسویں صدی کی ابتداء کی باتیں ہیں اور پھر جب یہ صدی اپنی آخری سانسیں لے رہی تھی یعنی دو چار سال باقی تھے کہ سرزمین افغانستان سے اسلامی خلافت کے قیام کا مژدہ سنائی دیا اور طالبان کے امیر نے امیر المومنین کا لقب اختیار کر کے ملت اسلامیہ کو ایک مرتبہ پھر ایک مرکز پر جمع ہونے کی دعوت دے دی۔ مولانا عبید اللہ سندھیؒ نے اپنے ایک مضمون ''اسلام کے عالمگیر'' پروگرام کی تاریخ میں لکھا ہے۔

''قرآنی انقلاب کا پہلا مرکز فاران کی چوٹی ہے۔ یہ ابتدائے اسلام اور آغاز وحی کا سنہرا دور ہے۔ اس وقت عرب میں مشرق کی سب سے بڑی طاقت کسریٰ اور مغرب کی سب سے بڑی طاقت قیصر شکست کھا کر ذلت اور رسوائی سے مٹ گئی اور اس کا دوسرا مرکز غزنی ہے۔ جہاں فارسی بولنے والے مسلمانوں نے بغداد سے بین الاقوامی دعوت کا سبق سیکھ کر بخارا کے راستے غزنی کو اپنا نشیمن بنا لیا۔ ہمارا خیال ہے کہ ''و آخرین منھم لما یلحقوا بھم'' کی آیت میں جس قوم کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ وہ یہی ''افغان قوم'' ہے۔

دنیا کے عظیم مورخین میر لڈم' ہیر ڈوٹس اور ابن خلدون نے دنیا کی آخری جنگ کا نقشہ کسی حد تک اسی قسم کا کھینچا ہے۔ مشہور نصرانی پیشین گو ''ناسٹراڈیمس'' نے بھی تیسری جنگ عظیم سے متعلق پیشن گوئی کرتے ہوئے یہ کہا تھا کہ:

''اونچی عمارتیں تباہ ہو جائیں گی۔ کالی اور سفید پگڑیوں والے عظیم طاقتوں کو شکست دیں گے۔ دنیا سے انسانوں کے مٹنے کا وقت قریب آجائے گا۔

طالبان کی تحریک سیاہ جھنڈوں یعنی سیاہ و سفید پگڑیوں' اور ایسے ڈھیلے ڈھالے اور سادہ لباس کے ساتھ شروع ہوئی جس کی ہیئت نے لوگوں کو حیرت زدہ کر

Marfat.com

دیا۔ افغانستان میں سیاہ پگڑیوں اور قابل التفات لباس طالبان کی تحریک کا ظہور اس بات کا سب سے بڑا ثبوت ہے کہ کشت وخون اور جنگ و جدال کا آغاز ہونے والا ہے۔ تحریک طالبان ہی روس کا شکست بنی۔ اسے سنت اور آثار میں چھوٹے سیاہ جھنڈوں کا نام دیا گیا ہے یہ جھنڈے ان بڑے سیاہ جھنڈوں سے الگ ہیں جو بنو عباس (شیعہ ایران) کے تھے اور وہ افغانستان میں طالبان کے سیاہ جھنڈوں سے ایک عرصہ پہلے نکل چکے ہیں طالبان سیاہ جھنڈوں والے سنی ہیں نہ کہ شیعہ۔ آثار نبوی میں یہی جھنڈے مراد ہیں۔

فلفی، صوفی یا دانشور تو رہے ایک طرف، تاریخ کے ایک بہت بڑے سائنس دان ''آئن سٹائن'' سے جب ایک مرتبہ پوچھا گیا۔ ''کہ تیسری جنگ عظیم کے بارے میں بتائیں'' تو انہوں نے جواب دیا۔ ''تیسری جنگ عظیم کے بارے میں تو میں کچھ نہیں بتا سکتا البتہ چوتھی جنگ عظیم نہیں ہوگی کیونکہ اس وقت انسان کے پاس کھونے کے لیے مزید کچھ نہیں بچے گا۔''

یہ نظریہ اضافت کے دریافت کرنے والے دنیا کے عظیم سائنس دان آئن سٹائن کے الفاظ ہیں۔ آئن سٹائن جانتے تھے کہ ولاسٹی کے مربع کی مقدار کو مادہ کے ساتھ ضرب دی جائے تو مادہ فنا ہو جاتا ہے اور انرجی پیدا ہوتی ہے۔ لہٰذا نسان کی فطرت کو دیکھتے ہوئے انہیں یقین تھا کہ انسان مادہ فنا کر کے رہے گا۔

ان شخصیات کی پیشن گوئیاں اپنی جگہ پر ہمیں تو نبی کریم ﷺ کی بعض حدیثوں میں اور علماء کرام بھی کہہ رہے ہیں کہ ان احادیث میں موجودہ زمانے کی عظیم اسلامی جنگ کے اشارے موجود ہیں۔ مولانا اکرم اعوان (امیر تنظیم الاخوان) اور کئی دوسرے علماء کرام نے تو باقاعدہ موجودہ تمام معرکے کو ''غزوہ ہند'' کا نام دے رکھا ہے۔

آپ ﷺ نے افغانستان اور وسط ایشیا کی ریاستوں کے جغرافیائی رخ کی جانب اشارہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

Marfat.com

''مجھے اس طرف سے اسلام کی خوشبو آئی ہے۔ ایک اور حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے اسی طرح اشارہ کر کے فرمایا ''مجھے اس طرف سے ٹھنڈی ہوا آتی ہے۔''

امام زہریؒ کہتے ہیں کہ مجھے یہ روایت پہنچی ہے۔

''کالے جھنڈے خراسان سے نکلیں گے تو جب وہ خراسان کی گھاٹی سے اتریں گے تو اسلام کی طلب میں اتریں گے کوئی چیز ان کے آڑے نہیں آئے گی سوائے اہل عجم کے جھنڈوں کے جو مغرب سے آئیں گے''۔ (کنزالعمال 11/162)

عن ابی ھریرہ مرفوعاً اذا اقبلت الرایات السود من قبل المشرق فلا یردھاشی ء حتی تنصب بایلیاء.

(ترمذی۔ مسند احمد)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے مرفوعاً روایت ہے کہ جب کالے جھنڈے مشرق سے نکلیں گے تو ان کو کوئی چیز نہیں روک سکے گی حتیٰ کہ وہ ایلیا (بیت المقدس) میں نصب کردئے جائیں گے۔

آپ ﷺ کے زمانہ مبارک میں خراسان کی حدود عراق سے ہندوستان تک اور شمال میں دریائے آمو تک پھیلی ہوئیں تھیں۔ اس وقت طالبان کے افغانستان میں وہ لشکر منظم ہو رہا ہے۔ باوجود تمام کوششوں کے دجالی قوتیں اس کو ختم نہیں کر سکی ہیں بلکہ مجاہدین ان پر تابڑ توڑ حملے کر رہے ہیں۔ عرب مجاہدین (القاعدہ) کا پرچم بھی کالے رنگ کا ہے اور انشاء اللہ تمام طوفانوں کا سینہ چیرتا ہوا یہ لشکر بیت المقدس فتح کرے گا۔ (واللہ اعلم)

اس حدیث میں جو یہ ذکر ہے کہ اس لشکر کو کوئی روک نہیں سکے گا تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ ان کے راستے میں رکاوٹیں نہیں آئیں گی' بلکہ رکاوٹیں تو بہت ہوں گی لیکن یہ ساری رکاوٹوں کو عبور کرتے ہوئے بیت المقدس تک پہنچیں گے۔ مبارک باد کے مستحق ہیں وہ نوجوان جوان حدیثوں کو سمجھ کر اس وقت افغانستان کے پہاڑوں کو اپنا مرکز بنا رہے ہیں۔ اس حدیث میں ان مجاہدین کے لئے خوشخبری ہے کہ دجالی

||٥|٥٥

Marfat.com

تو تیں اس خطہ پر آگ برسا کر آگ کے سمندر میں کیوں نہ کر دیں لیکن محمد عربی ﷺ کا رب اس لشکر کو ضرور منظم فرمائے گا۔ جو تاریخ کے دھاروں کو اور دنیا کے نقشے کو تبدیل کر کے رکھ دے گا۔ (انشاء اللہ)

عن الزهری قال تقبل الرایات السود من المشرق یقود هم رجال کالبخت المجللة اصحاب شعور انسابهم القرای و اسمائهم الکنیٰ یفتحون مدینة دمشق ترفع عنهم الرحمة ثلاث ساعات.

(کتاب الفتن نعیم بن حماد ج ا ص ۲۰۲)

ترجمہ: امام زہری سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کالے جھنڈے مشرق سے آئیں گے جن کی قیادت ایسے لوگوں کے ہاتھ میں ہوگی جو جھول پہنی خراسانی اونٹنیوں کے مانند ہونگے' بالوں والے ہونگے' انکے نسب دیہاتی ہونگے اور ان کے نام کنیت (سے مشہور) ہونگے' وہ دمشق شہر کو فتح کریں گے۔ تین گھنٹے رحمت ان سے دور رہے گی۔

اس روایت میں مشرق سے آنے والے مجاہدین کی چند نشانیاں بتائی گئی ہیں۔

(۱) ان کے لباس ڈھیلے ڈھالے ہونگے۔

(۲) بالوں والے ہونگے۔

(۳) انکے نسب دیہاتی ہونگے۔

(۴) وہ اپنے اصل ناموں کے بجائے کنیت (Surname) سے مشہور ہونگے۔

اہل علم حضرات کو چاہئے کہ وہ نور نبوت کی روشنی میں ان تمام نشانیوں کے حامل افراد کو تلاش کرتے رہیں۔

عن هلال بن عمرو قال سمعت علیاً یقول قال النبی ﷺ یخرج رجل من وراء النهر یقال له الحارث حراث علی مقدمته رجل یقال له منصور یوطی او یمکن لال محمد کما مکنت قریش لرسول الله ﷺ و جب علی کل مومن نصره او قال اجابته (ابوداؤد 3739)

Marfat.com

ترجمہ: ہلال ابن عمرو نے فرمایا میں نے حضرت علیؓ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ آپ ﷺ نے فرمایا ایک شخص ماوراء النہر سے چلے گا اسے حارث حراث (کسان) کہا جاتا ہوگا۔ اس کے لشکر کے اگلے حصہ (مقدمۃ الجیش) پر مامور شخص کا نام منصور ہو گا۔ جو آل محمد کے لئے (خلافت کے مسئلہ میں) راہ ہموار کرے گا یا مضبوط کریگا جیسا کہ اللہ کے رسول ﷺ کو قریش نے ٹھکانہ دیا تھا' سو ہر مسلمان پر واجب ہے کہ وہ اس لشکر کی مدد و تائید کرے' یا یہ فرمایا کہ (ہر مسلمان پر واجب ہوگا کہ وہ) اس شخص کی اطاعت کرے۔

ماوراء النہر دریائے آمو کے اس وسط ایشیائی (Centeral Asia) ریاستوں کے علاقوں کو کہا جاتا ہے۔ جن میں ازبکستان' تاجکستان' ترکمانستان' آذربائیجان' قازقستان اور چیچنیا وغیرہ شامل ہیں یا تو یہ لشکر چیچنیا ازبکستان وغیرہ ہی سے حضرت مہدی کی حمایت کے لیے جائے گا یا پھر یہ حارث نامی مجاہد اس لشکر کے ساتھ ہونگے جس کا ذکر گزشتہ خراسان والی حدیث میں آیا ہے۔ (واللہ اعلم)

واضح رہے کہ اس وقت خراسان (افغانستان) میں دجالی قوتوں سے بر سر پیکار مجاہدین میں بڑی تعداد ازبک مجاہدین کی بھی ہے۔ جنہوں نے افغانستان میں اب تک امریکہ کے خلاف ہونے والی کارروائیوں میں ایسی ہمت و شجاعت کا مظاہرہ کیا ہے کہ عرب ساتھی بھی ان کی ہمت و بہادری کی داد دیئے بغیر نہ رہ سکے۔ نیز طالبان کی پسپائی کے وقت تک تمام مہمان مجاہدین کی قیادت بھی امیر المومنین (ملا عمر حفظہ اللہ) نے ازبک مجاہدین ہی کو سونپ رکھی تھی۔ یہ بھی امکان ہے کہ افغانستان ہی سے یہ مجاہدین اس لشکر کی قیادت کریں۔ اللہ نے اس قوم کو بہت نوازا ہے۔ علامہ ابوالحسن علی ندویؒ نے ان کے بارے میں لکھا ہے کہ...... سوویت یونین کی ستر سالہ بد ترین غلامی کے باوجود اپنا ایمان بچانا یہ ترک قوم کا ہی طرہ امتیاز ہے ورنہ کوئی اور قوم ہوتی تو شاید اس غلامی میں اپنا ایمان نہ بچا پاتی۔

نئی صدی کے پہلے سال میں ہی حالات نے کچھ ایسا رخ اختیار کر لیا ہے کہ اب جنگ عظیم کے بارے میں کسی بڑی پیشن گوئی کی ضرورت نہیں رہی۔ اب تو ہر

Marfat.com

دوسرا تیسرا لکھاری موجودہ حالات کو جنگ عظیم کا پیش خیمہ بتا رہا ہے۔ اگر واقعی کفر و اسلام کی بڑی جنگ چھڑ گئی تو اس دنیا کا کیا ہو گا۔ بہت سے مغربی مفکرین ان خطرات کو بہت عرصہ پہلے بھانپ چکے تھے۔ اقبالؒ نے بھی کہا تھا۔

ڈھونڈنے والا ستاروں کی گزر گاہوں کا
اپنے افکار کی دنیا میں سفر کر نہ سکا

دراصل مغرب کے بے روح فلسفے نے مادیت پرستی کی جس تحریک کو جنم دیا تھا وہ اشتراکیت کی صورت میں اپنے عروج تک پہنچ کر فنا ہو چکی ہے۔ باقی رہ گئی تھی نیشنل ازم کی تحریک جو''ہٹلر'' کی ہلاکت کے بعد بھی آج تک بہت سے ممالک کے ساتھ چمٹی ہوئی ہے۔ اپنے دن پورے کر چکی ہے۔ یہودیوں کا نظام کہنہ یعنی سرمایہ دارانہ نظام اس جدید دور میں قبول تو کسی کو بھی نہیں لیکن بزور شمشیر برداشت سب کو کرنا پڑ رہا ہے۔ باقی رہ گئی''روسو'' کی جمہوریت تو ایک مغربی مفکر کے بقول''روسو زندہ ہوتا تو'' جمہوریت کے نتائج دیکھ کر خودکشی کر لیتا۔ دنیا کا کوئی بھی نظام ہو۔ اب آ کے اپنی آخری ہچکیاں لینے لگا ہے۔ لیکن حیرت کی بات یہ پیش آئی کہ مارکس کے بقول''ایک چلا ہوا کار توس''یعنی اسلام طویل گمشدگی کے بعد ایک بار پھر صفحہ زمین پر قدم جمانے لگا ہے۔

وسط ایشیا کی ریاستیں روس کے تسلط سے چھوٹتے ہی ٹوٹے ہوئے آئینہ کی طرح الگ الگ چمکنے لگیں۔ کوہ ہندوکش کی وادی''افغانستان''میں صدیوں بعد لا الہ الا اللہ کی گونج سنائی دی ہے اور تمام بتان وہم وگمان ایک بار پھر مغرب آقرب کلیمی کی زد میں ہیں۔ نمرود کے بت پاش پاش کر دینے والے ملا عمر (حفظہ اللہ) افغانستان کے ہیبت ناک پہاڑوں کے غاروں میں نسخہ کیمیا (قرآن) لیے بالکل اسی طرح بیٹھے ہیں جس طرح کوئی مہدی منتظر جلوہ افروز ہو۔ بعض کوتاہ بین لوگوں کا خیال ہے کہ یہ جنگ جلد ختم ہو جائے گی۔ لیکن اگر یہ سمجھتے ہیں کہ جنگ طالبان کی شکست پر ختم ہو گی تو ان کا تجزیہ درست نہیں کیونکہ 19 اکتوبر (2001ء) کی شب بی بی سی پر ملا عمر کے ترجمان نے کہا''ہم طالبان کے آخری فرد کی شہادت تک لڑیں گے۔ انہوں نے یہ شعر بھی پڑھا۔

Marfat.com

کافر ہے تو شمشیر پہ کرتا ہے بھروسہ
مومن ہے تو بے تیغ بھی لڑتا ہے سپاہی

جو لوگ دل میں اسی طرح کا عہد کرلیں وہ کبھی شکست نہیں کھا سکتے۔ دوسری طرف امریکہ ہے تو وہ بھی کسی صورت پیچھے ہٹنے کے لیے تیار نہیں کیونکہ اب بغیر مقصد حاصل کیے پیچھے ہٹنا اس کے لیے "ناک" کا مسئلہ بن چکا ہے۔ امریکہ کی پسپائی سے دنیا بھر سے اس کا رعب اٹھ جائے گا۔ اس لیے امریکہ مقصد حاصل کئے بغیر واپس جانے کے لیے تیار نہیں اور طالبان امریکہ کا مقصد ناکام کرنے کے لئے خون کا آخری قطرہ بہانے تک لڑنا چاہتے ہیں۔ ظاہر ہے ایسی صورت میں جنگ طویل ہوگی اور پاکستان' بھارت کی دھمکیاں' طعنے' الزام تراشیاں اور زیادتیاں برداشت نہیں کر سکے گا۔ بھارت امریکی فوج کو کشمیر میں بلانے میں کامیاب ہو جائے گا۔ لہٰذا پاکستان کے لیے جس وقت صورت حال ایسی ہو جائے گی کہ......

نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم
نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے

تو مجبوراً پاکستان کو چین' افغانستان' عراق وغیرہ کے ساتھ مل کر ایک عالمگیر بلاک بنانا پڑے گا۔ اس بلاک میں روس کی شمولیت کے خیال کو بھی ترک نہیں کیا جا سکتا کیونکہ روس نے امریکہ سے جو زخم کھایا وہ ابھی بالکل تازہ ہے۔ دشمن افواج کی برتری دیکھتے ہی امریکہ ایشیا کے ملک جاپان سے بدظن ہونا شروع ہوا تو جنگ کا پانسہ برے طریقہ سے پلٹ جائے گا اور جنگ مشرق اور مغرب کی جنگ کا عنوان حاصل کر لے گی۔ مغرب کی قیادت امریکہ اور مشرق کی قیادت مسلمانوں کے پاس ہونے کی وجہ سے یہ ایک طرح کا کفر اور عالم اسلام کا آخری معرکہ بھی ہو گا۔ ابھی تو اسے جدید تہذیب اور قدیم تہذیب کی جنگ کا نام دیا جا رہا ہے۔ مہذب دنیا اور دہشت گردوں کے درمیان جنگ۔

Marfat.com

حالانکہ یہ نام سراسر غلط ہیں کیونکہ یورپ کا مہذب ہونے کا دعویٰ ہی غلط ہے۔ امریکہ کا صدر اوباما' ملا عمر حفظہ اللہ کے مقابلے میں قطعاً مہذب شخص نہیں ہوسکتا کیونکہ ملا عمر حفظہ اللہ جس نظام حیات کا قائل ہے وہ محض اس دنیا کی عارضی زندگی کی تشکیل نہیں کرتا بلکہ ایک ایسے لازوال جہان کی تخلیق بھی کرتا ہے۔ جو کبھی نہ ختم ہونے والا اور نہ صرف نیکی کے عوض ملنے والا ہے۔ جبکہ اوباما کے لیے دنیا کی مادی زندگی سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں۔ ایک مادہ پرست جتنا بھی مہذب ہو ایک آخرت کو ماننے والے سے بڑھ کر نہیں ہوسکتا۔

یہ جنگ عظیم آخری اس لیے بھی ہے کہ تباہی بہت ہوگی اور تمام سپر پاوروں کی طاقت ہی فنا ہو جائے گی۔ لیکن اس کے آخری ہونے کی اصل وجہ یہ ہے کہ اسلام کا آخر کار مکمل نفاذ ہوگا اور اسلام کے نفاذ کا مطلب ہے ایک پر امن حسین جنت نظیر اور دلکش معاشرے کا قیام جس میں کوئی بھی شخص اپنے پاس اپنی ضرورت سے زیادہ مال رکھنے کے لیے تیار نہیں ہوگا۔ مرکز خلافت سے ایسی یگانگت کا نظارہ ملائکہ کی آنکھیں دیکھیں گی کہ ملائکہ بے اختیار پکار اٹھیں گے۔''**قالوا لا علم لنا الا ماعلمتنا انک انت العلیم الحکیم**۔''

ظلم کا خاتمہ ہوگا اور ایک ایسے سماج کا آغاز ہوگا جس میں دولت کسی ایک جانب ارتکاز نہیں کرے گی بلکہ ہر شخص جو چاہے گا جب چاہے گا جتنا چاہے گا حاصل کرلے گا۔

چنانچہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ طالبان اور امریکہ کے درمیان شروع ہونے والی یہ جنگ' آخری جنگ عظیم ہو۔ یہاں ایک بات کی وضاحت ضروری ہے کہ حدیث شریف میں ہے کہ''**الجهاد ماض الی یوم القیامه**''۔

ترجمہ: ''کہ جہاد قیامت تک جاری رہے گا۔''اور یہ سوال اٹھ سکتا ہے کہ تیسری جنگ عظیم اگر آخری جنگ عظیم ہے تو پھر اس حدیث کے مطابق جہاد کیسے جاری رہ سکتا ہے لیکن اس سوال کا جواب صرف''جہاد'' کے لفظ سے ہی معلوم ہوتا ہے۔ جہاد کا مطلب ہے۔''جدو جہد''اور جدو جہد تو تا قیامت باقی رہے گی۔

Marfat.com

اسے خوش قسمتی کہیے کہ افغانستان میں اسلام کے کچھ متوالے اٹھے' اور اس سرزمین کو سلام عقیدت پیش کرتے ہوئے گلے سے لگا لیا اور اس کی آغوش میں اسلام کا گلدستہ رکھ دیا۔ دین کے یہ متوالے جیالے "طالبان" کے نام سے دنیا میں جانے پہچانے جاتے ہیں۔ افغانستان کو چھوڑ کر جانے والے بہت سے لوگ تو لوٹ آئے۔ لیکن جو ابھی تک نہیں لوٹے ان کو غالب کا یہ شعر دیکھنا چاہیے۔

اگ رہا ہے در و دیوار سے سبزہ غالب
ہم بیاباں میں ہیں اور گھر میں بہار آئی ہے

کالے جھنڈے اور صلیبی فوج:

حقیقی فتنہ اور مغرب کی کھلم کھلا جارحیت صرف کالے جھنڈے والوں (طالبان) کے ظہور کے بعد وقوع پذیر ہوئی جنہوں نے آتے ہی خلافت اسلامیہ کی بنیاد رکھی۔ ایسی خلافت جس سے کفر خوف کھاتا ہے۔ مغرب نے افغانستان میں باہمی اختلاف کو وسیلہ بنایا اور موقع غنیمت جانتے ہوئے اس پر چڑھ دوڑا۔ جب سرخ اور جابر روسی لشکر نے چڑھائی کی تو افغان مجاہدین نے اسے شکست سے دوچار کیا ان کی ناک کو خاک آلود کیا اور دنیا میں ذلیل و رسوا کر ڈالا۔ لیکن جونہی مجاہدین کے مختلف گروہوں کے درمیان اختلاف نے سرایت کیا تو دشمن ان کو للچائی ہوئی نظروں سے دیکھنے لگا۔

مغرب کی فوجیں اور صلیبی و دجالی لشکر اپنے سازو سامان' تباہ کن جنگی جہازوں' انتہائی جدید ہوائی بمبار طیاروں' دیوہیکل طیارہ بردار جہازوں' بموں' میزائلوں اور ہمہ گیر تباہی کے ہتھیاروں کے ساتھ اتراتے ہوئے آئے۔ ان کا ہدف دہشت گردی کا خاتمہ نہیں بلکہ وہ طالبان اور اسلامی نظام ہے جس کو ختم کرنے کے درپے ہو چکے ہیں۔ بلکہ یہ تمام دنیا پر قبضہ جمانے کے لیے ایک طویل صلیبی جنگ ہے۔ ذیل میں مغرب کی آمد کے متعلق احادیث پر روشنی ڈالتے ہیں۔

Marfat.com

نعیم بن حماد نے رجاء بن ابی سلمہ سے اور اس نے قبہ بن ابی زینب نے روایت کی کہ وہ بیت المقدس میں ضمانت طلب کرنے آیا تو میں نے اسے پوچھا' شاید کہ تم مغرب سے ڈرتے ہو؟ اس نے کہا نہیں تو' ان کا فتنہ اس وقت تک نہیں پھیلے گا جب تک کالے جھنڈے نہ نکلیں گے جب وہ نکل آئیں تو پھر مغرب کے شر سے ڈرنا۔
(کتاب الفتن والملاحم ص 115)

کالے جھنڈے والوں کے ظہور کے ساتھ ہی مغرب کے فتنہ یعنی مغرب کی جنگوں کا واقعی آغاز ہو چکا ہے۔ نعیم بن حماد نے روایت کی ہے کہ امام زہری نے کہا' جب کالے جھنڈوں میں باہمی اختلاف ہو گا تو ان کی طرف زرد رنگ کے جھنڈے آئیں گے۔ (الفتن ص ١٦٠)۔ واقعی ان میں اختلاف پیدا ہو گیا اور دونوں لڑنے والے فریق ایک دوسرے کو قتل کرنے لگے یعنی طالبان اور شمالی اتحاد۔ پھر ان کی طرف صلیبی مغرب کے زرد جھنڈے آ گئے۔ لیکن موجودہ حالات و واقعات سے لگتا ہے کہ مغربی فوج ان کالے جھنڈوں والوں کو زیر نہیں کر سکے گی۔ صلیبی فوج نے اپنے لنگڑے کمانڈر کے حکم سے مصر کا پل عبور کیا۔ اسی لنگڑے کمانڈر کے بارے میں میں نعیم بن حماد نے روایت کی ہے کہ کعب نے کہا' ظہور مہدی کی علامت مغرب سے آنے والے جھنڈے ہیں جن کی قیادت کندۃ (کینیڈا) کا ایک لنگڑا آدمی کرے گا۔
(الفتن ص 205)

کالے جھنڈے والوں پر اتحادی لشکر کی ضرب کاری کا حکم ایک ایسا شخص (لنگڑا کمانڈر انچیف رچرڈ مائرز) دے گا جو لنگڑا ہے۔ یہ گمان تک نہ تھا کہ امریکی ایک لنگڑے کا انتخاب کر کے اسے کمانڈر انچیف کے منصب پر فائز کریں گے۔ اتحادی فوج کے صلیبی جھنڈوں کا کینیڈا کے لنگڑے کی زیر قیادت خروج کشت وخون کے آغاز کی علامت ہے اور یہی ظہور مہدی کی علامت ہے۔

''خراسان (افغانستان) سے سیاہ جھنڈے نکلیں گے اور ان کو کوئی چیز نہیں روک سکے گی یہاں تک کہ وہ ایلیا (بیت المقدس) میں پہنچ جائیں گے'' (احمد' ترمذی

Marfat.com

اور نعیم بن حماد نے ابو ہریرہؓ سے اسے روایت کیا ہے) علامہ ابن کثیر کا قول ہے کہ یہ سیاہ جھنڈے مہدی کے ہمراہ آئیں گے۔

خراسان اور کالے جھنڈے:

خراسان کونسا ملک ہے؟ کس جگہ واقع ہے؟ اس کی سمت اور حدود اربعہ کیا ہے؟ نبی کریم ﷺ کے زمانے میں خراسان کی حدود عراق سے ہندوستان تک اور شمال میں دریائے آمو تک پھیلی ہوئیں تھیں۔ اس سلسلے میں علامہ شبلی نعمانیؒ لکھتے ہیں کہ خراسان کی حدود ہر زمانے میں مختلف رہی ہیں اس کے مشہور شہر نیشاپور' مرو' ہرات' بلخ' طوس فساد اور ابی ورد وغیرہ تھے (حاشیہ الفاروق) لیکن فی الحال محقق حضرات کا کہنا ہے کہ خراسان ہرات اور بلخ ہیں جو افغانستان کے مشہور شہر ہیں۔

خراسان کی فتح کے لیے احنف بن قیسؓ کو مقرر کیا گیا چنانچہ احنفؓ نے 22ھ میں خراسان کا رخ کیا اور کچھ ہی عرصے بعد اس کو فتح کر لیا جب اس کی اطلاع حضرت عمرؓ کو دی گئی تو وہ بہت خوش ہوئے۔

حضرت امام زہریؒ کہتے ہیں کہ مجھے یہ روایت پہنچی ہے کہ کالے جھنڈے خراسان سے نکلیں گے تو جب وہ خراسان کی گھاٹی سے اتریں گے تو اسلام کی طلب میں اتریں گے کوئی چیز ان کے آڑے نہیں آئے گی سوائے اہل عجم کے جھنڈوں کے جو مغرب سے آئیں گے۔

(کنز العمال ج 11 ص 162)۔

امام زہری سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ کالے جھنڈے مشرق سے آئیں گے جن کی قیادت ایسے لوگوں کے ہاتھ میں ہو گی جو جھول پہنی خراسانی اونٹنیوں کے مانند ہوں گے' بالوں والے ہوں گے' ان کے نسب دیہاتی ہوں گے اور ان کے نام کنیت (جس نام سے مشہور ہوں گے) ہوں گے وہ دمشق شہر کو فتح کریں گے تین گھنٹے رحمت ان سے دور رہے گی۔

(کتاب الفتن ج ا ص 206)

Marfat.com

اس حدیث میں مشرق سے آنے والے مجاہدین کی چند نشانیاں بتائی گئی ہیں کہ ان کے لباس ڈھیلے ڈھالے ہوں گے' بالوں والے ہوں گے' ان کے نسب دیہاتی ہوں گے اور وہ اپنے اصل ناموں کی بجائے کنیت سے پہچانے جائیں گے۔ اب یہ ساری باتیں تو روزِ روشن کی طرح واضح ہیں کہ ڈھیلے ڈھالے لباس' لمبے بال' دیہاتی نسب اور کنیت والے کون لوگ ہیں؟ اگر اب بھی ہماری آنکھوں پر سے دجالی پٹی نہ اترے تو کیا اپنے نصیب و قسمت پر کون روئے؟ ہاں ...... یہ لوگ خراسان (افغانستان) کے مجاہدین ہیں جو طالبان اور القاعدہ کے نام سے جانے جاتے ہیں۔ حدیث میں نشانیاں بتائی گئی ہیں موازنہ خود کیجئے۔

اس وقت افغانستان میں طالبان' القاعدہ نام کا ایک لشکر منظم ہو رہا ہے باوجود ہر کوشش کے دجالی قوتیں اس کو ختم نہیں کر سکی ہیں بلکہ صورت حال یہاں تک پہنچ چکی ہے طالبان اور القاعدہ کے مجاہدین جب جس وقت چاہتے ہیں صلیبی فوجیوں کا شکار کرتے پھرتے ہیں۔ کسی دور میں امریکی فوجی طالبان کو تلاش کرتے تھے اور اب طالبان صلیبی کتوں کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر ذبح کر رہے ہیں۔ عرب مجاہدین یعنی القاعدہ کا جھنڈا کالے رنگ کا ہے تمام دجالی و صلیبی طوفانوں کا سینہ چیرتا ہوا یہ لشکر بیت المقدس کو انشاء اللہ ضرور فتح کرے گا۔

افغانستان میں دجالی قوتیں اپنی تمام تر قوت مجاہدین کے خلاف استعمال کر چکی ہیں اور اب ان کے اس سے زیادہ استعمال کرنے کو کچھ اور نہیں بچا۔ طالبان امریکی فوجیوں پر ایک سے ایک کاری ضرب لگاتے ہیں ان کے کیمپوں پر دھاوا بول کر زندہ امریکیوں کو گرفتار کر لیتے ہیں ان کا مال غنیمت اٹھا لیتے ہیں اور اس تمام کارروائی کے دوران امریکہ کی نا قابل تسخیر سمجھی جانے والی فضائی قوت اپنی قوت پر صرف آنسو ہی بہا سکتی ہے۔

حضرت ثوبانؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا...... جب تم دیکھو کالے جھنڈے خراسان کی طرف سے آئے ہیں تو ان میں شامل ہو جانا کیونکہ ان میں اللہ کے خلیفہ مہدی ہوں گے۔ (مسند احمد ج 5 ص 277)

Marfat.com

اللہ کے رسول ﷺ امت کو پہلے ہی حکم فرما رہے ہیں کہ اس لشکر میں شامل ہو جانا۔ آخرت کے بڑے سودے کی خاطر دنیا کے چھوٹے سودے کو قربان کر کے کامیاب تاجر ہونے کا ثبوت دینا' دیکھنا ماں کی ممتا' رفیق حیات کے آنسو یا پھر...... جگر کے ٹکڑوں کے چہرے...... کہیں میرے اور میرے پیارے جانثار صحابہ کی محبت کے راستے میں رکاوٹ بن کر نہ کھڑے ہو جائیں' شہروں کے اجالوں کی چکا چوند کہیں تمہیں پہاڑوں کے اندھیروں میں جانے سے نہ روک دے' گارے اور مٹی کے گھر کو مسمار ہونے سے بچانے کے لیے اپنے آخرت کے محلوں کو تباہ نہ کر لینا' جیل کی کال کوٹھڑیوں سے ڈر کر دجالی قوتوں کے سامنے سر نہ جھکا دینا' کیونکہ قبر سے بڑی اور خطرناک کال کوٹھڑی کوئی نہیں۔

حضرت حسنؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل بیت کو (مستقبل میں) پیش آنے والی مصیبتوں کا ذکر کیا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ مشرق سے کالے جھنڈے بھیج دیں جس نے ان کالے جھنڈوں (والوں) کی مدد کی اللہ اس کی مدد کرے گا اور جس نے ان کو چھوڑ دیا (ان کی مدد نہ کی) اللہ اس کو چھوڑ دے گا۔ (پھر) وہ کالے جھنڈے والے اس شخص کے پاس آئیں گے جو میرا ہمنام ہوگا اور اپنی امارت اس (میرے ہم نام) کو سونپ دیں گے چنانچہ اللہ تعالیٰ ان کی مدد و نصرت فرمائیں گے۔

(الفتن نعیم بن حماد ص 860)

روس کو شکست دینے کے بعد طالبان نے دجالی منصوبوں کو خاک میں ملاتے ہوئے اسلامی نظام نافذ کر کے عالم اسلام کے لیے ایک نمونہ پیش کر دیا کہ آج چودہ سو سال بعد بھی اس اسلام کی وہی آن اور شان ہے بشرطیکہ کہ جذبے سچے اور حوصلے جوان ہوں۔ اس حدیث کو سامنے رکھتے ہوئے ہر شخص کو سوچنا چاہیے کہ وہ آج کالے جھنڈوں والوں کی مدد کر رہا ہے کہ نہیں۔ کیا وہ طالبان کی جانی' مالی' روحانی اور نظریاتی مدد میں شامل ہے یا پھر دجال کے لشکر میں شامل ہو کر ان کی مخالفت میں سر بستہ ہے۔

Marfat.com

طالبان یا پٹھان:

''شاہ نعمت اللہ ولیؒ' نے پانچ سو سنتالیس ہجری میں اپنے مکاشفات کے ذریعہ سے آنے والے ایک ہزار سال کے متعلق پیشنگو ئیاں کی تھیں۔ انہوں نے جاپان اور روس کی جنگ ۱۹۰۴ء جاپان کی فتح' ہندوستان میں طاعون وغیرہ جیسی پیشنگو ئیاں کر نے کے بعد آگے چل کر موجودہ زمانے کے بارے میں یوں لکھا تھا۔

''پٹھانوں پر اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہو گا اور وہ پوری دنیا میں شہرت حاصل کریں گے۔ سرحد کے غازی اس بڑی تعداد میں آ جائیں گے کہ زمین کانپنے لگے گی اور وہ مقصد کے حصول کے لیے والہانہ انداز سے پیش قدمی کریں گے۔ وہ ٹڈی دل اور چیونٹیوں کی طرح بڑی تعداد میں ہوں گے اور راتوں رات حملہ کریں گے''۔ حق تو یہ ہے کہ افغان (طالبان) قوم برابر فتح یاب ہو گی۔ عرب لوگ بھی برابر پہاڑوں' جنگلوں اور بیابانوں سے آ جائیں گے اور عام مسلمان بھی اسلام کی حمایت کے لیے اٹھ کھڑے ہو جائیں گے۔ تمام ہندوستان کفر سے پاک ہو جائے گا۔''

کوئی یہ کہے کہ یہ پیشن گوئی غیر سائنسی چیز ہے ہم نہیں مانتے۔ اندازہ ہے لگ بھی سکتا ہے اور نہیں بھی لگ سکتا۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ پیشن گوئیاں وہ عاقبت اندیش لوگ جن کی آنکھیں مستقبل میں دیکھنے کی صلاحیت رکھتی ہیں کیا کرتے ہیں۔ جیسا کہ اقبالؒ نے کہا تھا۔

وہ جو پوشیدہ ابھی پردۂ افلاک میں ہے
عکس اس کا مرے آئینہ ادراک میں ہے

اس قبیل کے عقاب نظر لوگ آنے والے حالات کو بھانپ لیتے ہیں اور صورت حال کا کسی حد تک تجزیہ کر لیتے ہیں۔ اقبالؒ نے بھی اپنے بعض اشعار میں آنے والے زمانے کے بارے میں پیشن گوئیاں کی ہیں۔ مثلاً انہوں نے اسلام کی سخت علالت اور اشتراکیت کے عروج کے زمانہ میں کہہ دیا تھا۔

Marfat.com

مزدکیت فتنہ فردانہیں' اسلام ہے

اور آج اشتراکیت جس سے کل تک یورپ خوفزدہ تھا ایک سہمی ہوئی دوشیزہ کی طرح کونے میں سمٹ چکی ہے۔ جبکہ پوری دنیا کے مسلمان عوام ''سبیلنا سبیلنا...... الجہاد الجہاد'' کا نعرہ لگا کر دنیا کے میدان عمل میں اتر آئے ہیں۔ آج حالات اسی طرف جا رہے ہیں۔ افغانستان (طالبان) کے پرچم تلے بالآخر تمام مسلم ممالک کو پناہ لینی پڑے گی۔ کیونکہ حکومتیں دیر تک اپنی عوام کے جذبات پر پہرے نہیں بٹھا سکیں گی۔ کیونکہ......

''جذبے کبھی پابند سلاسل نہیں ہوتے''

خلافت عثمانیہ کے ختم ہونے کے بعد آدھی صدی سے زائد عرصہ تک اللہ رب العزت کی رحمت خلافت قائم کرنے کے لیے مختلف شخصیات اور قوموں کی طرف متوجہ ہوئی مگر کسی نے اسے قبول نہیں کیا یہ خلافت مصر' ہندوستان' حجاز وغیرہ میں در بدر ٹھوکریں کھاتی رہی مگر کہیں سے بھی قبولیت کا نام نہ آیا بالآخر یہ خلافت سنگلاخ پہاڑوں' ویرانوں اور صحراؤں کے باسی ایک عام سادی طبیعت کے مالک افغانی کے پاس آئی۔ اس افغانی نادار نے خلافت کو دونوں ہاتھوں لیا اور دیکھتے دیکھتے پورے عالم اسلام کے سامنے روز روشن کی طرح واضح کر دکھایا کہ خلافت ایسی ہوتی ہے۔ جس میں عورت زیور پہنے تن تنہا سفر کرتی ہے مگر کوئی آنکھ اٹھا کر دیکھنے والا نہیں ہوتا' جہاں عدل و انصاف کا بول بالا ہوتا ہے۔

قوم افغان (طالبان) آج بھی امت مسلمہ کے لیے سورج اور چاند ہے اور کل بھی تھی اور آئندہ بھی رہے گی۔ قندھار کے افق سے نمودار ہونے والے اس چاند نے اندھیری رات کے مسافروں کو راستوں سے روشناس کرایا۔ اس قوم (طالبان) کے اندر وہ تمام چیزیں اور خوبیاں پائی گئیں جو اللہ تعالیٰ کے انتخاب کے لیے کافی ہوتی ہیں۔ جن میں غیرت دینی' حمیت ایمانی' اہل قباء کی طرح طہارت' مہمان نوازی' اسلامی شعائر سے بے انتہاء محبت' مضبوط معاشرتی نظام' جدید جاہلی تہذیب کے اثرات

Marfat.com

سے پاک رہنا وغیرہ شامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آخری فیصلہ کن معرکے میں اس قوم (طالبان) کا بڑا حصہ رکھا ہے اور وقت جہاد کی میزبانی اس خطے کے پٹھانوں کے حصہ میں آئی ہے۔ انسانی نفسیات کا مطالعہ کرنے والے یہودی دماغ یہ بات اچھی طرح جانتے ہیں کہ پاکستان میں صوبہ خیبر پختونخواہ کے مسلمان یہود و ہنود کے عزائم کے راستے میں سب سے بڑی دیوار ہیں۔ اسی منصوبے کو سامنے رکھتے ہوئے افغانستان کی سرحدی پٹی وزیرستان اور سوات کے آپریشن اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ آج کے موجودہ حالات کے پیش نظر اقبال نے کہا تھا کہ......

افغان کی غیرت دیں کا ہے یہ علاج
ملا کو اس کے کوہ و دمن سے نکال دو

ملا عمر اور خرقہ مبارک ﷺ:

قندھار میں احمد شاہ ابدالی کے مزار اور اس کے ملحقہ علاقہ کو زیارت کہا جاتا ہے زیارت اس خوبصورت عمارت کو کہتے ہیں جس کے اندر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا جبہ مبارک رکھا ہوا ہے۔ جبہ مبارک ایک خوبصورت شوکیس میں بند ہے۔ غزوہ احد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دندان مبارک شہید ہونے کی خبر یمن کے حضرت اویس قرنیؒ تک پہنچی تو فرط اضطراب نے ان پر جذب کی کیفیت طاری کر دی۔ آنکھوں سے آنسوؤں کا سیل پھوٹ پڑا اور انہوں نے اپنے دندان بھی توڑ ڈالے۔ روایت میں آتا ہے کہ...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا یہ خرقہ مبارک حضرت اویس قرنیؒ کو مرحمت کیا تھا۔

حضرت عمرؓ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا...... یمن سے ایک آدمی تمہارے پاس آئے گا جس کا نام اویس ہوگا وہ تابعین میں سے بہترین شخص ہوگا تم میں سے جو شخص بھی اس سے ملے' امت کے لیے مغفرت کی دعا کرائے۔

حضرت اویس قرنیؒ کی وفات کے بعد یہ خرقہ مبارک کئی سلسلوں سے ہوتا ہوا

Marfat.com

بغداد، وہاں سے بلخ اور بلخ سے افغانستان کے صوبہ بدخشاں کے مقام جوزگان منتقل ہوا۔ احمد شاہ ابدالی اس خرقہ مبارک کو 1184ھ میں قندھار لے آئے۔ اس خرقہ مبارک کے بارے میں کتاب ''شخصیات افغانستان کی روح پرور یادیں'' کے صفحہ 498 پر ایک عجیب واقعہ درج ہے..... خرقہ مبارک ایک ایسے بکس میں ہے جسکے تالے کی کوئی چابی نہیں' منصف اور عادل بادشاہ اگر اسے ہاتھ لگائے تو کھل جاتا ہے امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد حفظہ اللہ نے 1996ء کو یہ صندوق بغیر چابی کے کھولا۔

یہ ایک غیبی شہادت تھی جس کا چرچا آناً فاناً دور دور تک ہو گیا ملا محمد عمر جب یہ مبارک جبہ پہن کر مجمع عام میں نمودار ہوئے تو ہزاروں علماء اور قبائل کے عمائدین نے نعرہ بلند کیا'' امیر المومنین' امیر المومنین''۔ یہ ایک تاریخی جلسہ تھا جس کی صدارت ملک کے بزرگ ترین عالم دین مولانا عبدالغفور سیناتی کر رہے تھے ڈیڑھ ہزار علماء سینکڑوں قبائلی عمائدین اور ہزاروں عوام ہمہ تن گوش تھے۔

ملا عمر مضبوط الاعصاب' سرخ وسفید رنگت اور چھ فٹ کے مالک ہیں۔ نمود و نمائش سے ہمیشہ دور رہتے ہیں یہی وجہ ہے کہ دنیا بھر کے صحافی اور فوٹو گرافی ان کی تصویر نہیں بنا سکے جو ایک آدھ تصویر منظر عام پر آئی ہے وہ بھی چوری چھپے دور سے ہی بنائی گئی ہے۔ یہ وہ ملا ہے جسے افغانستان کے کوہ و دمن سے نکالنے کے لیے ابلیس اور اس کے دجالی لشکر کے سیاسی فرزند ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں لیکن شاید انہیں یہ حقیقت معلوم نہیں کہ عمر جس راستے سے گزرتا تھا ابلیس بھی وہ راستہ چھوڑ دیا کرتا تھا۔ دجال کا لشکر امریکہ' برطانیہ' فرانس سمیت اس کے تمام اتحادی ملا عمر کو افغانستان کے پہاڑوں سے نہیں نکال سکتے۔ ملا عمر کو نہ اقتدار کی ہوس ہے نہ زیادہ زندہ رہنے کا لالچ' یہ چیزیں صرف ان لوگوں کو متاثر کر سکتی ہیں جن کے دماغ میں دہریت سمائی ہوئی ہوتی ہے جو آخرت پر یقین نہیں رکھتے کامل مومن کا کیا ہے مرتا ہے تو بھی کامیاب اور زندہ رہتا ہے تو بھی کامیاب۔

Marfat.com

طالبان اور غزوہ احزاب:

ہم کھلی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں کہ آج دنیا کے تمام گروہ کفار اسلام اور اہل اسلام کے خلاف متحد ہو کر حملہ آور ہیں اور مسلمانوں کے سروں پہ مسلط خائن و مرتد حکمران اور فوجیں بھی ان گروہوں سے بغل گیر ہو کر امت پر گھیرا تنگ کیے ہوئے ہیں تو ایسے ناگہاں ہماری توجہ غزوہ احزاب کی جانب پلٹ جاتی ہے یقیناً تاریخ اپنے آپ کو دہراتی ہے اور تاریخ کا آئینہ حالات کا نمایاں اور واضح عکس پیش کر کے ہمیں اسباق فراہم کرتا ہے تاکہ ہم اس کی روشنی میں اپنے کردار کا جائزہ لے سکیں۔ بالخصوص دور نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے لیے ہر حال میں دلیل و حجت کا درجہ رکھتی ہے۔

آج طالبان کی کیفیت بالکل غزوہ احزاب (غزوہ خندق) جیسی ہے جس میں منافقین نے اپنا بھرپور کردار ادا کیا۔ امریکہ نے بہت سے ضمیر فروش خرید کر افغانستان کو چاروں طرف سے گھیر لیا ہے یہی صورت حال غزوہ احزاب میں تھی۔ جب قریش مکہ نے اڑوس پڑوس کے منافقین کو خرید کر مدینہ منورہ کو چاروں طرف سے گھیر لیا تھا۔ مدینہ منورہ میں محصور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ ڈیڑھ ماہ تک بھوکے پیاسے رہے لیکن اسلامی ریاست کے دفاع کی ذمہ داری سے دستبردار نہ ہوئے یہاں تک کہ بھوک برداشت کرتے ہوئے سلطان دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ کو پیٹ پر پتھر باندھنا پڑے۔

آج مشرق و مغرب کی تمام دجالی قوتیں جمع ہو کر ایک بار پھر غزوہ احزاب کی یاد دہرا رہی ہیں اب دیکھنا یہ ہے کہ اس مرتبہ تاریخ ایک بار پھر اپنے آپ کو دہراتی ہے یا نہیں۔ غزوہ احزاب میں خیبر کے یہودیوں نے مسلمانوں کے خلاف جنگ میں مکے والوں کا ساتھ دیا تھا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ احزاب سے فارغ ہوتے ہی یہودیوں کا محاسبہ ضروری سمجھا۔ آج کے زمانہ میں خیبر کے یہودیوں کا کردار

Marfat.com

بدقسمتی سے پاکستانی حکومت ادا کر رہی ہے غزوہ احزاب میں مسلمانوں کا حوصلہ، صبر اور استقامت قابل دید اور قابل داد تھی آج بھی بالکل وہی کیفیت ملا عمر اور طالبان کی ہے جو تمام ابلیسی قوتوں کے مقابلے میں تنہا چاروں طرف سے گھرے ہوئے ہیں اور حوصلہ، صبر واستقامت کے ساتھ ڈٹے ہوئے ہیں۔

قندھار میں شہداء کا قبرستان:

قندھار کے شمالی علاقہ میں واقع قبرستان میں القاعدہ اور طالبان مجاہدین کی قبروں سے نکلنے والی مافوق الفطرت روشنیوں نے امریکی فوجیوں، افغان پولیس اور انتظامیہ کے لیے پریشانی پیدا کر رکھی ہے۔ اس قبرستان میں 80 سے زائد عرب، پاکستانی چیچن اور افریقی مجاہدین دفن ہیں ملا عمر اور اسامہ شہیدؒ کے ان جانبازوں اور سر فروشوں کی قبریں سادہ اور کچی ہیں۔ ان قبروں میں ایک قبر کا تعویذ بھی مرمریں نہیں ہے یہ قبریں کم اور مٹی کی ڈھیریاں زیادہ ہیں لیکن ان میں ہر قبر زیارت گاہ اہل عزم و ہمت ہے دجالی استعمار کے خلاف لڑتے لڑتے اپنی جانیں جاں آفریں کے سپرد کر دینے والے ان شہداء میں سے ہر ایک نے بے مثل قربانی دے کر یہ ثابت کیا ہے......

کر گیا کام کٹ کے سر میرا..................خون بولا نگر نگر میرا

شہداء کی ان زندہ جاوید قبروں کی زیارت کے لیے ہر روز سینکڑوں عقیدت مند نیاز مندانہ حاضر ہوتے ہیں۔ دجالی لشکر برطانیہ، جرمنی، آسٹریلیا، امریکہ اور فرانس کی وہ افواج جو افغانستان میں متعین ہیں حیران ہیں کہ القاعدہ اور طالبان کے یہ مجاہدین مٹی میں مل کر مٹی ہو چکنے کے باوجود آج بھی افغانیوں کی ارادت وعقیدت کا مرکز کیوں بنے ہوئے ہیں یہ زندہ قبریں، یہ جیتی جاگتی تربتیں، یہ زندگی بانٹتے مرقد اور ارادت وعقیدت کے یہ مرکز ان کے لیے خوف و دہشت کی ایک علامت ہیں امریکی و برطانوی سمندر پار انتظامیہ کی واضح ہدایات ہیں کہ ''افغانستان کے ان تمام قبرستانوں میں جہاں القاعدہ اور طالبان کے شہداء دفن ہیں عام افغان شہریوں کو جانے سے روکا

Marfat.com

جائے ایسا کرتے ہوئے اگر کرزئی حکومت کی انتظامیہ کو تشدد کا ہتھیار استعمال کرنا پڑے تو اس سے بھی دریغ نہ کیا جائے''۔

دنیا میں بھارت کے بعد افغانستان وہ دوسرا ملک ہے جہاں امریکہ نواز کرزئی حکومت کی ریاستی مشنری کے اہلکار قبرستانوں میں بھی لاٹھی چارج کرتے دکھائی دیتے ہیں کل تک تو یہ سمجھا جاتا تھا کہ کم از کم قبرستان پولیس اسٹیٹ کی حدود میں شامل نہیں لیکن افغانستان میں امریکیوں کی مہربانی سے یہ استثناء بھی باقی نہیں رہا۔

قندھار' قندوز' قلعہ جنگی' طالقان' پکتیا' ہرات' قندھار' کابل اور دیگر شہری و دیہی علاقوں میں طالبان اور القاعدہ کے شہداء کی قبروں پر عوام ہجوم در ہجوم جمع ہوتے ہیں۔ غیر ملکی اخبار نویسوں نے تو سفید ریش نابینا اشخاص کو بھی ان قبرستانوں کا رخ کرتے دیکھا ہے وہ لاٹھی ٹیکتے اور زیر لب کچھ پڑھتے ہوئے شہداء کے قبرستانوں کی جانب رواں دواں دکھائی دیتے ہیں۔

عالمی استعمار کی کرزئی حکومت کے عہدیداروں کا یہ خیال تھا کہ ان کے اقتدار سنبھالتے ہی القاعدہ اور طالبان کے اثر و نفوذ کا در بند ہو جائے گا۔ ستم ظریفی دیکھئے کہ القاعدہ اور طالبان سے استفادہ کا یہ باب تا حال بند نہیں ہو سکا۔ طالبان اور القاعدہ کے زندہ مجاہدین سے استفادہ کے عادی ہزاروں افغان شہری آج بھی ان کی با برکت قبروں سے فیوض و برکات حاصل کر رہے ہیں۔ عبدالرحمٰن شوقی مصر کے ایک مشہور شاعر تھے نابینا تھے لیکن دل کے اندھے نہیں تھے شوقی نے ایک انتہائی اہم بات کی تھی اس نے کہا تھا...... ''انسانوں کی دو قسمیں ہوتی ہیں ان میں سے ایک وہ ہوتے ہیں جو زندگی ہی میں مر جاتے ہیں اور دوسرے وہ ہوتے ہیں کہ انہیں زمین کی گہرائیوں میں دفن بھی کر دیا جائے تو زندگی اور حیات سے ان کا رشتہ ناطہ نہیں ٹوٹتا''

انڈی پنڈنٹ میں رابرٹ فیسک نے القاعدہ کے شہداء کے ایک قبرستان کا منظر یوں بیان کیا ہے کہ...... ''ان کی ولیوں کی طرح عزت کی جاتی ہے ڈھیروں مٹی

Marfat.com

کے نیچے القاعدہ کے شہداء آرام کر رہے ہیں۔ یہ عرب پاکستانی' چیچن' قاذک اور کشمیری ہیں اس وقت قندھار کے لوگ سینکڑوں کی تعداد میں ان مزاروں پر آتے ہیں۔ جمعہ کے دن میلوں سفر کر کے ہزاروں کی تعداد میں آتے ہیں غیر ملکی حیران ہوتے ہیں کہ انہیں کس چیز کی کشش یہاں لا رہی ہے''۔

اسی طرح نیوز ویک نے 19 اگست 2002ء میں القاعدہ پر ایک تفصیلی مضمون چھپا ہے'' ایک معرکہ میں 10 مجاہد اور 6 امریکی فوجی مارے گئے۔ مرنے والے فوجیوں کی خبر لینے والا کوئی نہیں مگر شہداء کی قبریں چشم زدن میں مرجع خاص و عام بن گئیں۔ دس شہداء کا مزار ایک مقدس جگہ بن گئی۔ یہاں بینر لگے ہوتے ہیں جن پر القاعدہ زندہ باد' طالبان زندہ باد کے نعرے درج ہیں''۔

افغان عوام کے نزدیک طالبان آج بھی ان کے حکمران ہیں وہ زمین کے سینے پر ہوں یا زمین کے پیٹ میں' اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ وہ ''زیر زمیں'' گئے تو بظاہر یہی سمجھا گیا کہ ان کے فیوض و برکات کی فرمانروائی کا دور ختم ہو گیا لیکن افغانستان کے قبرستانوں میں زائرین کے ہجوم اس امر کا اعلان کر رہے ہیں کہ دلوں پر حکومت کرنے والے اقتدار و اختیار کے محتاج نہیں ہوا کرتے۔

''بتان رنگ'' سے پاک یہ قبرستان قندھار والوں کی آماجگاہ ہے وہ ساری قبروں پر جھاڑو لگاتے' سب کو خوبصورت پتھروں کی مالائیں پہناتے' سب کو پرچموں سے سجاتے' سب کے لیے دعائیں مانگتے' سب کی پاک روحوں کی خوشنودی چاہتے ہیں لیکن عرب نوجوانوں کی قبریں انہیں بہت زیادہ عزیز ہیں ان زائرین کا کہنا ہے کہ یہ ...... ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر سے آئے ہوئے مہمان ہیں۔ آج کے شداد اور ہامان دولت اور وسائل کے بل بوتے پر زندگی ہی میں اپنا عالی شاہ مقبرہ بنا سکتے ہیں ...... لیکن دلوں تیں عقیدت کی فصل کاشت نہیں کر سکتے۔

Marfat.com

کالے اور سفید پرچموں کی آمد:

13 جنوری 1842ء کی سرد شام کو جلال آباد میں برطانوی قلعہ نما چھاؤنی کے پہرے پر مامور گشتی دستے کا لیفٹیننٹ ہیولاک بیزاری سے سوچ رہا تھا" یہ افغان سرزمین تو ہمارے لیے عذاب بنتی جارہی ہے"۔

ایک طرف شدید برفانی موسم کی ہولناکی اور اس پر مستزاد افغانوں کی ناقابل شکست مزاحمت۔ انہی خیالوں میں گم ودفعتاً اس کی نظر کابل سے آنے والی سنسان سڑک پر بڑی جہاں ایک خچر سوار نمودار ہو چکا تھا ہیولاک نے مستعد ہو کر اپنی بندوق سیدھی کر لی غور سے دیکھنے پر معلوم ہوا کہ سوار برطانوی فوجی وردی پہنے ہوئے ہے۔ خچر سوار ڈگمگاتا ہوا فصیل کے قریب پہنچا' اپنی ٹوپی اتار کر بمشکل مخصوص فوجی سلام کہا اور پھر اس کی گردن ڈھلک گئی۔

ہیولاک نے کئی سپائیوں کے ساتھ سہارا دے کر اسے اتارا' اچانک ایک فوجی چلایا یہ تو ڈاکٹر برائیڈن ہے۔ کابل چھاؤنی کا اسسٹنٹ سرجن۔ برائیڈن جواب بے ہوش ہو چکا تھا خود بھی زخموں سے چور تھا اور اس کا خچر بھی' کئی گھنٹوں کے بعد ہوش میں آتے ہی برائیڈن کے منہ سے جو پہلا جملہ ادا ہوا وہ یہ تھا......

"سب مر چکے ہیں جنرل! صرف میں ہی زندہ بچا ہوں' اوہ میرے خدا! میں نے اپنی آنکھوں سے لاشیں گرتی دیکھی ہیں ہزاروں لاشیں"

ڈاکٹر برائیڈن جسے مورخین نے Sole Surviver کا خطاب دیا۔ برطانوی سپر پاور کے کابل چھاؤنی میں متعین 16500 فوجیوں و دیگر عملے میں سے بچنے والا واحد شخص تھا جسے افغان مسلمانوں نے نشان عبرت کے طور پر واپس بھیجا تھا۔ تقریباً ڈیڑھ صدی کے بعد 14 فروری 1989ء کی شام کم و بیش دس سال تک برطانیہ سے بڑھ کر ذلتیں اور ہزیمتیں سمیٹنے کے بعد سوویت یونین کی فوجوں کا آخری دستہ بھی سوویت یونین کی لاش کو دریائے آمو کے برفیلے پانیوں میں دریا برد کر کے افغانستان سے رخصت ہوا۔

Marfat.com

روسی فوج کا سب سے آخری سپاہی 45 سالہ Lt.Gen.Bonis Gromov تھا۔ اس نے بغیر پیچھے دیکھے سیدھا چلتے ہوئے سرحد پار کی۔ روس کے صدر گورباچوف نے اس جنگ کو روس کے ''رِستا ہوا ناسور'' Bleeding Wound کا نام دیا تھا اور پھر صرف 13 سال بعد 7 اکتوبر 2001ء کی رات ایک اور سپر پاور کی شامت اعمال اسے اس سرزمین میں کھینچ لائی اور آج نو سال کے بعد اس مردود سپر پاور کے سرخیل بھی ''سپر پاورز کے قبرستان'' افغان سرزمین سے فرار کے راستے تلاش کرنے کی ناکام کوششیں کر رہے ہیں۔

کوہ ہندکش، کوہ سفید اور کوہ سلیمان کے پہاڑی سلسلوں کے دامن میں پھیلا ہوا یہ خطہ خراسان نبی برحق حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خوش خبری کے مطابق وہ سرزمین ہے جہاں سے انصار حضرت مہدی کا لشکر بیت المقدس کی جانب اپنے سیاہ پرچم بلند کیے پیش قدمی کرے گا۔ دریائے سندھ کے اس پار پاکستان کے سرحدی و قبائلی علاقے سے لے کر وسط ایشیا تک پھیلے اس خطے میں عہد حاضر کی صلیبی جنگ کا دس سال مکمل ہونے کو ہے۔

دس سال قبل اکتوبر 2001ء میں نائن الیون کا زخم خوردہ امریکہ اژدھا پھنکارتا اور چیختا چنگھاڑتا ہوا، نوخیز امارت اسلامیہ افغانستان پر پل پڑا اور اس صلیبی حملے میں امریکہ تنہا نہیں تھا بلکہ برطانیہ، جرمنی، فرانس، آسٹریلیا، کینیڈا، اٹلی اور سپین جیسے نمایاں صلیبی ممالک کے علاوہ البانیہ، آسٹریا، یونان، بلغاریہ، بلجیئم، ڈنمارک، فن لینڈ، آئرلینڈ، نیوزی لینڈ، ناروے، پولینڈ، پرتگال، رومانیہ، سنگاپور، سویڈن، یوکرائن کے ساتھ ساتھ کروشیا، چیک ری پبلک، اسٹونیا، ہنگری، آئس لینڈ، لٹویا، لکسمبرگ، نیدرلینڈ، سلواکیہ، سلووینیا اور مقدونیہ جیسے بے نام ونشان ممالک بھی اس کارابلیس میں اس کے ہمراہ تھے اور اب ترکی، اردن، آذربائیجان، متحدہ عرب امارات جیسے مسلم آبادی والے ممالک بھی دجالی لشکر کا حصہ ہیں۔

Marfat.com

جبکہ اس کے برعکس امارت اسلامیہ افغانستان کے مجاہدین اور ان کے مہمان عرب و دیگر مجاہدین کا ساتھ دینے والا' اللہ رب العزت کی ذات کے سوا کوئی بھی نہ تھا بلکہ الٹا پاکستان جیسا ہمسایہ اس نازک وقت میں پیٹھ میں چھرا گھونپ رہا تھا۔ اس قدر کسمپرسی اور بے سروسامانی کے عالم میں بھی اللہ کے ان شیروں نے دو ماہ تک تاریخ کی بدترین بمباریوں کا مقابلہ کیا اور دشمن کو اپنی سرزمین پر قدم جمانے کا موقع نہیں دیا۔ جیسا کہ......

امریکی سپاہ کے ڈپٹی ڈائریکٹر آف آپریشنز ریئر ایڈمرل سٹفل بیم نے کہا تھا کہ ''میں حیرت زدہ رہ گیا ہوں کہ طالبان کس مضبوطی کے ساتھ ڈٹے ہوئے ہیں وہ یقیناً زبردست جنگجو ہیں مجھے تو ملا عمر پر بھی حیرت ہوتی ہے کہ وہ نوشتہ دیوار سامنے دیکھ کر بھی نتائج سے بے نیاز ہے''۔

جب بمباری کے نتیجے میں نہتے مسلمانوں بالخصوص عورتوں اور بچوں کی شہادتیں حد سے تجاوز کرنے لگیں تو امارت اسلامیہ کی قیادت نے شہروں سے انخلاء کا فیصلہ کیا۔ سقوط خلافت کے 80 سال بعد قائم ہونے والی پہلی اسلامی حکومت اور عزیمت و استقامت کا ایک باب اختتام پذیر ہوا۔ اس کے ساتھ ہی جرات و شجاعت اور مزاحمت و جہاد کے ایک نئے دور کا آغاز ہوا۔

شہر خالی کر دینے کے باوجود طالبان ایک دن کے لیے بھی نہ تو خود چین سے بیٹھے اور نہ ہی دشمن کو سکون کا سانس لینے دیا۔ 2001ء کے دوران ہی شاہی کوٹ اور تورا بورا کے معرکوں میں صبر و وفا اور جرات و استقامت کے پیکروں نے صلیبیوں کو ناکوں چنے چبوائے۔ معرکہ شاہی کوٹ میں کم و بیش 180 امریکی سپیشل فورسز کے کمانڈوز مردار ہوئے اور 5 ہیلی کاپٹر تباہ ہوئے جبکہ تورا بورا کی لڑائی میں بھی 80 سے 100 تک امریکی کمانڈوز واصل جہنم کیے گئے۔

2002ء میں طالبان نے اپنی بکھری ہوئی طاقت کو جمع کیا اور ایک نئے انداز سے سامنے آئے۔ اس دوران قندھار' کابل' ننگرہار اور خوست میں امریکی واتحادی فوجیوں پر 65 کامیاب حملے کیے گئے۔

Marfat.com

2003ء میں مجاہدین نے صلیبی و مرتد فوجیوں پر 148 حملے کیے اور اسی سال مجاہدین نے فدائی کارروائیوں کا آغاز کیا جس سے کئی فوجی مردار ہوئے۔ 2004ء کے دوران طالبان نے 200 سے زائد شہیدی اور عام حملے کیے۔ جس میں صلیبی و مرتد فوجیوں کی ہلاکت کی تعداد ہزاروں تک پہنچ گئی۔ اسی سال مجاہدین نے کابل میں شہیدی حملہ کر کے جرمن اور برطانوی فوجی مردار کیے۔ اتنے بڑے پیمانے پر فوجیوں کی ہلاکتوں نے امریکہ اور اس کے حواریوں کو حواس باختہ کر دیا۔

2005ء میں وسیع پیمانے پر آپریشن شروع کیا گیا۔ اس سال 27 بڑے فدائی حملے اور بارودی سرنگوں کے 783 حملوں نے ہزاروں صلیبی فوجیوں کو اپنے منطقی انجام کو پہنچ تک پہنچا دیا۔ اس کے علاوہ 1585 عام چھوٹے ہتھیاروں سے حملے کیے گئے۔

2006ء کا سال دجالی لشکر کے چیلوں کے لیے مزید بربادیوں کا پیامبر ثابت ہوا۔ اس سال مجاہدین نے فدائی حملوں میں 400 فیصد، بارودی سرنگوں کے حملوں میں 200 فیصد اور دیگر کارروائیوں میں 300 فیصد اضافہ کرتے ہوئے اتحادی و افغان ملی فوج اور پولیس پر 139 فدائی، 1677 بارودی سرنگوں کی کارروائیاں اور 4542 دیگر عملیات کیں اگر ان تمام حملوں میں اوسطاً ایک صلیبی فوجی فی حملہ کی ہلاکت کا تخمینہ لگایا جائے تو صرف 2006ء میں مردار ہونے والے صلیبی فوجیوں کی تعداد 6358 بنتی ہے۔

صلیبی و اتحادی مجاہدین کی اس پیش قدمی پر بلبلا اٹھا اور اللہ کے شیروں کے بڑھتے ہوئے قدم روکنے کے لیے آپریشن ''ماؤنٹین تھرسٹ'' کے نام سے قندھار، ہلمند، پکتیکا، زابل اور ارزگان میں اپنی بیشتر قوت جھونک کر مئی 2006ء میں ایک بڑی کارروائی کا آغاز کر دیا۔ آپریشن میں 1100 سے زائد صلیبی فوجی اور ان کے مرتد افغان معاونین شریک تھے مجاہدین کو اللہ کی نصرت کے بل بوتے پر اپنے جوہر دکھانے کا بھرپور موقع ملا۔

Marfat.com

اللہ نے دشمن کی عقل پر ایسا پردہ ڈالا کہ وہ اپنی موت کے تعاقب میں شیروں کی کچھار میں آ پھنسا۔ اگرچہ اس آپریشن میں سینکڑوں طالبان کی شہادت کے بلند و بانگ دعوے کیے گئے لیکن ان دعووں کی حقیقت افغانستان میں اقوام متحدہ کے اعلیٰ عہدے دار ٹام کوئنگز کے ایک جرمن جریدے کو دیے گئے اس بیان سے مکمل کھل گئی جس میں اس نے کہا...... ''اس تحریک کو ہلاکتوں کے بلند و بانگ دعووں اور اعداد و شمار سے نہیں دبایا جاسکتا کیوں کہ طالبان کے پاس جنگجوؤں کا لامحدود ذخیرہ ہے''۔

صلیبی ذرائع نے اس آپریشن کے دوران اپنے اور افغان فوج کے 155 فوجیوں کی ہلاکتوں اور 106 زخمیوں جب کہ 43افغان فوجیوں کے مجاہدین کے ہاتھوں گرفتار ہونے کا اعتراف کیا۔ جبکہ درحقیقت ان کا اصل نقصان ان اعداد و شمار سے ۱۰ گنا زیادہ تھا۔ یہی وجہ تھی کہ صرف دو ماہ میں ہی آپریشن ختم کر کے امریکیوں نے حسب معمول راہ فرار اختیار کی اور ان پانچوں صوبوں میں نیٹو افواج کو مرنے کے لیے چھوڑ دیا۔ موت کی وادیوں کی اس بندر بانٹ میں ہلمند برطانوی فوجیوں جب کہ قندھار کینیڈین فوج کا قبرستان ٹھہرا۔

آپریشن ماؤنٹین تھرسٹ میں ہزیمت اٹھانے کے بعد جب امریکی صوبہ ہلمند کو برطانویوں کے حوالے کر کے بھاگے تو ہلمند کے اضلاع میں ضلعی حکومتوں کے دفاتر کی حفاظت کے لیے برطانوی فوجی تعینات کیے گئے لیکن صرف 3 ماہ میں ہی انگریزی فوجی اپنی تاریخی بزدلی کی نئی روایت رقم کرتے ہوئے ضلع موسیٰ قلعہ کو باقاعدہ ایک معاہدہ کر کے خالی کر گئے تقریباً چالیس روز تک مسلسل مجاہدین کے محاصرے میں رہنے کے بعد برطانوی فوج نے قبائلی عمائدین کے ذریعے مذاکرات کا ڈول ڈالا اور مجاہدین کی جانب سے اجازت ملنے کے بعد برطانوی فوج اپنا اڈہ خالی کر کے قبائل کی حفاظت میں اپنی جان بچا کر ضلع سے نکل گئی۔

2007ء میں مجاہدین کو سب سے بڑی کامیابی بگرام ایئر بیس پر ڈک چینی امریکی نائب صدر کی موجودگی کے عین موقع پر ایک کامیاب شہیدی حملے میں ملی اس

Marfat.com

حملے میں 60 امریکی فوجی اور بیسیوں افغان فوجی مارے گئے۔ جب کہ ڈک چینی بھی اس حملے میں زخمی ہوا۔ اس حملے نے مجاہدین کی جنگی صلاحیتوں کے ساتھ ساتھ انٹیلی جنس یعنی خفیہ معلومات کے حوالے سے فعالیت کی بھی دھاک بٹھا دی۔

ڈک چینی کا یہ دورہ غیر اعلانیہ بلکہ خفیہ تھا لیکن مجاہدین نے عین اس وقت جب وہ بیس پر موجود تھا اڈے کے اندرونی سیکورٹی گیٹ کے اندر کامیاب شہیدی حملہ کر کے ثابت کر دیا کہ وہ نہ صرف چینی کی وہاں موجودگی سے باخبر تھے بلکہ وہ دشمن کے قلب میں حملہ آور ہونے کی صلاحیت بھی رکھتے ہیں (الحمد اللہ) بعض اطلاعات کے مطابق اس حملے کی منصوبہ بندی شیخ اسامہ بن لادن حفظہ اللہ کی براہ راست راہنمائی کے تحت ہوئی۔ اسی سال طالبان کے مشہور و جری کمانڈر ملا داد اللہ شہیدؒ نے اپنے ایک بیان میں صلیبیوں کو متنبہ کرتے ہوئے کہا تھا کہ......

"تم اب جلد ہی طالبان کی قوت اور جنگی حکمت عملی کا مزہ چکھ لو گے ہم اس شدت سے حملے کریں گے کہ تمہیں سنبھلنے کا موقع ہی نہیں ملے گا (انشاء اللہ)۔ ملا داد اللہ کے یہ الفاظ دشمن پر قہر بن کر ٹوٹے اور آنے والا سال کا سورج صلیبیوں کے لیے موت کا پیغام لے کر طلوع ہوا۔ اسی سال مجاہدین نے ضلع موسیٰ قلعہ کو اپنے کنٹرول میں لے لیا طالبان نے نہ صرف کنٹرول حاصل کیا بلکہ وہاں شرعی احکامات جاری کیے بلکہ اس ضلع کو صوبہ ہلمند کے دیگر اضلاع میں پیش قدمی کے لیے بیس کیمپ کے طور پر استعمال کرنا شروع کر دیا۔

2008ء میں طالبان نے موسم سرما کے دوران بھی اپنی کارروائیوں کو جز وقتی لڑائی کی بجائے ایک مستقل اور کل وقتی لڑائی کی شکل دے دی گئی جو کہ صلیبیوں کے لیے نیا درد سر تھا۔ طالبان نے ہلمند' قندھار' ننگرہار' کابل' جلال آباد اور دیگر کئی شہروں میں 10 شہیدی حملے' 100 بارودی سرنگیں اور 200 ریموٹ کنٹرول بم دھماکے کیے۔ جن میں دو ہیلی کاپٹر اور بیسیوں صلیبی و اتحادی فوجی مردار ہوئے۔ 2008ء میں تقریباً 8753 صلیبی فوجی واصل جہنم ہوئے۔

Marfat.com

اسی سال مئی کے دوسرے ہفتے میں پکتیکا کے علاقے ارگون میں طالبان اور نیٹو افواج کے مابین ایک خونریز معرکہ ہوا۔ اس کارروائی میں نیٹو کا علاقائی انچارج کرنل مائک مارا گیا۔ قلعہ موسیٰ میں حملہ کر کے دشمن کی آٹھ چیک پوسٹیں تباہ کر دیں۔

حامد کرزئی پر حملے کے بعد اس سال (2008) طالبان کی سب سے بڑی کارروائی 20 جون کو ہوئی جس میں انہوں نے قندھار جیل کو توڑ کر اپنے سیکڑوں ساتھیوں کو آزاد کرا لیا تھا۔ یہ ایک حیرت انگیز کارروائی تھی کیونکہ قندھار میں امریکی اور نیٹو افواج کی بہت بڑی تعداد تعینات تھی۔ جیل پر سخت ترین پہرہ تھا کہ قریب ہی اتحادی فوجیوں کا اڈہ تھا۔ دشمنوں کے اتنے سخت انتظامات کے درمیان راستہ بنانے کے لیے ان کی توجہ منتشر کرنا ضروری تھی چنانچہ طالبان نے حملے سے پہلے جاسوسوں کے ذریعے قندھار کے گورنر کو یہ خبر پہنچا دی کہ طالبان آج گورنر ہاؤس پر حملہ کرنے والے ہیں۔

اس اطلاع سے حفاظتی انتظامات کا رخ گورنر ہاؤس کی طرف ہو گیا اور طالبان کے لیے کام آسان ہو گیا۔ منصوبے کے مطابق طالبان کے ایک گروپ نے قندھار شہر سے جیل کی طرف آنے والے راستے پر تعینات فوجیوں پر حملہ کیا تا کہ یہاں قبضہ کر کے جیل کے پہرے داروں کو کمک ملنے کے امکانات کم کیے جا سکیں۔

طالبان کے دوسرے گروپ نے جیل کے صدر دروازے کی طرف فائرنگ شروع کی جس سے جیل کے پہرے دار ادھر جمع ہونے لگے اور ان کی توجہ بٹ گئی۔ اس موقع سے فائدہ اٹھا کر طالبان نے بارود سے لدا ہوا ٹرک صدر دروازے کی طرف روانہ کر دیا۔ منصوبہ یہ تھا کہ فدائی حملہ آور ٹرک کو پھاٹک کے ساتھ کھڑا کر کے بارود سے اڑا دے گا جس سے پھاٹک تباہ ہو جائے گا اور طالبان کا دوسرا گروپ فائرنگ کرتا ہوا اندر چلا جائے گا۔

فدائی حملہ آور نے پھاٹک پر پہنچ کر کلمہ شہادت پڑھتے ہوئے کنٹرول بٹن دبایا تو دھماکہ نہ ہوا۔ کئی بار کوشش کے باوجود جب بارود نہ پھٹا تو وہ ٹرک سے نیچے اتر

Marfat.com

گیا تیزی سے پیچھے آ کر طالبان کو اطلاع دی سب نے فوری طور پر ٹرک کو نشانہ بنایا اور اس پر اندھا دھند فائرنگ کی۔ پھر ایک راکٹ داغا گیا جس سے بارود کا ذخیرہ ایک ہولناک دھماکے کے ساتھ پھٹ گیا اور ایک فلک بوس شعلے نے پوری جیل کو روشنی کا لباس پہنا دیا

دھماکہ اتنا شدید تھا کہ اندر موجود تمام پہرے دار جو فائرنگ کا جواب دینے کے لیے جمع ہو گئے تھے سب ہلاک ہو گئے۔

طالبان نے اس دن علی الصبح جاسوسوں کے ذریعے قیدیوں کو ایک پستول پہنچا کر منصوبے سے آگاہ کر دیا تھا اس لیئے فائرنگ کی آوازیں سنتے ہی چند قیدیوں نے پستول سے بیرک کا تالا توڑ دیا تھا اور پہرے داروں کی افراتفری سے فائدہ اٹھا کر چند منٹ میں تمام قیدی بیرکوں سے باہر آ گئے تھے حملہ آور طالبان نے اس دوران میزائل مار کر جیل کی دیواریں بھی توڑ ڈالی تھی۔ اس لیے تمام قیدی آسانی سے باہر نکل آئے۔ ان میں سے چار سو طالبان اور 750 عام شہری تھے۔

اتحادی افواج کے پہنچنے سے پہلے تمام قیدی حملہ آوروں کے ساتھ محفوظ پناہ گاہوں تک پہنچنے میں کامیاب ہو گئے۔ جلد ہی ان آزاد طالبان نے ارغنداں اور ضلع مالہ پر قبضہ کر لیا۔ انہیں پکڑنے کی تمام کوششیں ناکام رہیں۔ ان کارروائیوں میں 17 امریکی مارے گئے۔

اس صورت حال سے کرزئی حکومت کی بے بسی اور اتحادیوں کی ناکامی کھل کر سامنے آ گئی۔ یاد رہے قندھار جیل پر یہ حملہ عین اس وقت ہوا تھا جب پیرس میں دنیا بھر سے سیکڑوں مندوبین جمع ہو کر افغان مسئلہ حل کرنے پر بحث کر رہے تھے اور کرزئی عالمی برادری کی طرف سے افغانستان کے لیے 120 ارب ڈالر کا امدادی پیکج منظور ہو جانے پر مسرور ہو رہے تھے۔

2009ء امریکی و اتحادی فوجیوں کے لیے خونخوار سال ثابت ہوا۔ جولائی میں امریکہ ایک آپریشن ''خنجر'' جس میں چار ہزار امریکیوں کے علاوہ 650 افغانی

Marfat.com

فوجیوں نے بھی حصہ لیا۔ اس کے مقابلے میں مجاہدین نے ''نصرت'' نامی آپریشن کا اعلان کیا۔ اس آپریشن میں متعدد صلیبی و افغانی فوجی مردار ہوئے جن میں ایک برطانوی بریگیڈیئر بھی شامل تھا جسے 1982ء کے بعد جنگ میں مارا جانے والا سب سے بڑا فوجی افسر بتایا جاتا ہے۔2 جولائی کو شروع ہونے والے آپریشن 'خنجر' کا منہ توڑ جواب مجاہدین 4 جولائی امریکی کی یوم آزادی کے دن ایک خوبصورت تحفہ دیا۔

جب ایک حافظ عمر نامی ایک مجاہد نے بارود سے بھرا آئل ٹینکر امریکی و افغان مرکز کے صدر دروازے کے ساتھ ٹکرا دیا۔ زور دار دھماکے کے بعد بڑی تعداد میں مجاہدین فوجی مرکز میں داخل ہو گئے اور امریکی و افغان فوج پر حملہ کر دیا۔ 3 گھنٹے کی لڑائی کے بعد مجاہدین نے مرکز پر قبضہ کر لیا اس حملے میں 40 امریکی اور 49 افغان فوجی ہلاک ہوئے 6 مجاہدین نے بھی جام شہادت نوش کیا قبضہ کے بعد مجاہدین اسلحہ اور گولہ بارود غنیمت کر کے چلے گئے۔

قندھار میں طالبان نے ایک کامیاب حملہ کیا جس میں 125 صلیبی فوجی مردار ہوئے۔ اسی سال ہونے والے کامیاب شہیدی حملوں میں 273 صلیبی و نیٹو اور مرتد افغان فوج کے بیسیوں فوجی واصل جنہم ہوئے۔ ہلمند کے ضلع میں مجاہدین نے امریکی بیس پر حملہ کیا جس کے نتیجے میں عمارت منہدم ہو گئی اور کم از کم 100 امریکی ہلاک ہوئے مجاہدین کے مطابق انہوں نے عمارت کے پیچھے سرنگیں کھودیں اور پھر ان سرنگوں میں بارود بھر کر اڑا دیا جس سے عمارت مکمل طور پر تباہ ہو گئی۔ یہ تو چند مشہور کارروائیاں ہیں جن میں امریکہ اور اس کے حواریوں کو شدید نقصان اٹھانا پڑا۔

قارئین! یہ حقائق نہ صرف افغانستان میں طالبان کی طاقت کا ثبوت ہیں بلکہ یہ امریکہ کی ایک شکست ہے۔ آپ حضرات یہ جان کر حیران ہوں گے کہ ایک امریکی فوجیوں کی گاڑی کے آگے پیچھے مرتد افغان فوجیوں کی گاڑیاں ہوتی ہیں۔ ان گاڑیوں کو سیکورٹی گاڑی کہا جاتا ہے ان افغانی گاڑیوں کا صرف اور صرف ایک مقصد

Marfat.com

ہے کہ کسی نہ کسی طریقے سے امریکی فوجیوں کو بچایا جائے لیکن اس کے باجود خود امریکہ کے اپنے اعداد و شمار کے مطابق ہر روز پانچ امریکی فوجی مردار ہو رہے ہیں۔

امیر المومنین ملا عمر نے ایک اجلاس میں اپنے جنگی کمانڈروں کو کہا......" افغانستان کا دارالحکومت کھو دینے کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ طالبان ختم ہو گئے اگرچہ ہماری حکومت ختم ہوئی لیکن میں اور تمام مجاہدین بدستور یہاں افغانستان میں موجود ہیں اور ایک دوسرے سے رابطے میں ہیں اور افغانستان میں دشمنوں کے خلاف جہاد کر رہے ہیں جب کہ ملک کے بڑے حصے میں طالبان کی عمل داری ہے"۔

ملا عمر کے اس بیان' مجاہدین اور شوریٰ کے اجلاس کی خبریں منظر عام پر آنا امریکی و اتحادی غاصبین کے لیے ایک شدید دھچکا ہے کیونکہ وہ مسلسل دنیا کو یہ باور کرانے کی کوشش کر رہے ہیں کہ ملا عمر زندہ نہیں اگر زندہ ہے تو کسی سرگرمی کے قابل نہیں رہے اور افغانستان کے باہر کہیں روپوش ہیں۔ لیکن اس بیان اور اجلاس نے صلیبیوں کے دعوؤں کو باطل ثابت کر دیا اور یہ واضح ہو گیا کہ طالبان اور ان کی قیادت منظم و مربوط انداز میں افغانستان کے اندر رہ کر نہ صرف صلیبی اتحاد اور ان کی کٹھ پتلی حکومت کے خلاف بھرپور جہاد کر رہے ہیں بلکہ افغانستان کے بیشتر علاقوں میں ان کی عمل داری بھی مستحکم ہو رہی ہے۔

مجاہدین افغانستان میں مکمل طور پر منظم ہو چکے ہیں امیر المومنین کی قیادت میں مجاہدین صلیبی و مرتد افواج کا قتل عام جاری رکھے ہوئے ہیں اب تو مغربی ذرائع ابلاغ بھی یہ ماننے پر مجبور ہو گئے ہیں امریکی جریدے 'وال سٹریٹ جرنل' کے مطابق ملا عمر مجاہدین کی براہ راست قیادت کر رہے ہیں مجاہدین کی منظم قیادت کا اندازہ اس امر سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ طالبان کا ریڈیو 'صدائے شریعت' پھر سے فعال ہو چکا ہے اور اس کی نشریات کنڑ' خوست' ننگرہار' پکتیکا' لوگر' وردگ' میدان شہر' غزنی' زابل' ہلمند اور کابل میں سنی جا سکتی ہیں۔

Marfat.com

دوسری طرف امریکی معیشت بھی روز بروز تنزلی کی طرف جا رہی ہے صرف جون میں امریکہ کو 94.6 بلین ڈالر کا خسارہ ہوا جس کے نتیجے میں امریکی خزانے کا کل خسارہ 1 ٹریلین ڈالر تک پہنچ گیا ہے امریکہ کو اس جنگ میں جو اب فیصلہ کن مراحل میں داخل ہو چکی ہے اپنی شکست صاف نظر آ رہی ہے اسی لیے وہ افغانستان سے نکلنے کی بھی ساتھ ساتھ تیاری کر رہا ہے۔

سابق برطانوی نائب وزیر میتھیو پیرس نے بیان دیتے ہوئے کہا کہ ''افغانستان میں فتح ناممکن اور حملہ بہت بڑی غلطی تھی''۔ صلیبیوں کی شکست خوردہ سوچ کا اندازہ صرف ایک بیان سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے کہ اوبامہ کے سیکورٹی ایڈوائیزر جیمز جونز نے ایک بیان میں کہا ''پوری دنیا کی فوج بھی افغانستان پر فتح حاصل نہیں کر سکتی''۔

اس حقیقت کا اعتراف برطانوی تھنک ٹینک ''سینلس کونسل' نے بھی 7 جون 2006ء کو شائع شدہ اپنی رپورٹ میں کیا۔ رپورٹ کا عنوان تھا'' طالبان افغانستان کے جنوب میں دوبارہ اثر و رسوخ حاصل کر رہے ہیں'' کونسل کے ایگزیکٹو ڈائریکٹر عمانوئیل ریزٹ کا کہنا تھا کہ'' ہم گزشتہ چند ماہ سے طالبان کے حملوں کی تعداد میں اضافے اور ان کی جنگی مہارت میں بہتری کا مشاہدہ کر رہے ہیں۔ جب کہ ہماری تازہ ترین رپورٹ کے مطابق عوام کی رائے بھی واضح طور پر پلٹ رہی ہے اب وہ طالبان کو ترجیح دیتے ہیں حقیقت تو یہ ہے کہ طالبان عوام کے دل و دماغ فتح کر چکے ہیں طالبان اب پہلے سے بہت بہتر طور پر منظم ہیں اگر ہم بات کریں روزانہ کی بنیاد پر ہونے والے حملوں کی' اگر ہم بات کریں فدائی حملوں کی تعداد میں بے حد اضافے کی (یعنی 2004ء میں صرف ۵ حملوں سے 2006ء کی پہلی ششماہی میں 21 حملوں تک)' اگر ہم بات کریں جنگی مہارت یا بالخصوص دھماکہ خیز مواد کے استعمال کی' تو ہم بالیقین کہہ سکتے ہیں کہ مزاحمت کاروں کی تنظیم اور طریقہ کار میں واضح تبدیلی آئی ہے''۔

Marfat.com

امریکی فوج کے کمانڈر ان چیف جنرل سٹینلے میک کرسٹل نے ایک تجزیے میں کہا ہے کہ ''افغانستان میں طالبان کوئی موسمی لڑائی یا سالانہ مہم جوئی نہیں کر رہے بلکہ ان کی لڑائی سال بھر ہوتی ہے افغانستان میں جو لڑائی ہے وہ خیالات و نظریات کی جنگ ہے''۔

جنرل میک کرسٹل کا یہ بیان ان لوگوں کے منہ پر طمانچہ ہے جو افغان جنگ کو محض ایک طاقتور ملک کی کمزور ملک پر جارحیت یا تیل اور دوسرے دنیاوی مفادات کی جنگ کہتے ہیں۔ یہ بات امریکی بھی خوب جانتے ہیں اور مجاہدین کو بھی یہ معلوم ہے کہ یہ جنگ دو ملکوں کے درمیان نہیں بلکہ دو بڑے گروہوں کے درمیان ہے۔ ایک گروہ وہ ہے جو شیطان کا پجاری ہے اور دجال کی راہ ہموار کر رہا ہے اور دوسرا گروہ ان مخلص مجاہدین کا ہے جو رنگ و نسل اور جغرافیائی حدود سے بے پرواہ ہو کر محض اللہ کی خوشنودی کے لیے اس دنیا سے دجالی فتنہ ختم کرنے کی سعی کر رہے ہیں۔

یہ جنگ کسی جغرافیائی خطے کو حاصل کرنے کے لیے نہیں ہے بلکہ حق و باطل کا تصادم ہے اور امریکہ کی افغانستان میں شکست کی صورت میں یہ جنگ ختم نہیں ہو گی بلکہ آہستہ آہستہ پوری دنیا میں پھیلے گی یہاں تک کہ حق باطل پر پوری طرح غالب آ جائے۔ (انشاء اللہ) سرزمین خراسان میں امریکہ اپنی شیطانی تہذیب کے بقاء کی جنگ لڑ رہا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس جنگ میں شکست امریکہ کے مقدر میں لکھ دی ہے اسی حقیقت کا اظہار طالبان کی قید سے رہائی پانے والے امریکی صحافی ڈیوڈ ر ہورڈ نے اپنی روداد میں کیا ہے۔ ڈیوڈ ر ہورڈ لکھتا ہے کہ'' طالبان کو شکست دینا ناممکن ہے 2001ء میں جو امارت اسلامیہ ختم کی گئی تھی وہ عملی طور پر اب بھی موجود ہے''۔

کفر اپنے تمام تر لاؤ لشکر اور جھلسا دینے والے بارود کے باوجود اب تک افغانستان میں ذلت و رسوائی ہی کا سامنا کر رہے ہیں۔ اس حقیقت کا اعتراف اب ایک دو نہیں بلکہ ساری دنیا کر رہی ہے۔ مثلاً......

Marfat.com

ایک سابق امریکی وزیر دفاع نے تسلیم کیا ہے کہ ''اسامہ کو پکڑنا شاید ممکن نہیں ہے ہمارے ہوا باز تھک چلے ہیں''۔ نیوز ویک برطانیہ نے اپنے جریدے کے ایک مضمون میں اعتراف کیا ہے'' طالبان کا خاتمہ ایک ایک خواب ہی لگتا ہے طالبان کسی بھی دباؤ میں نظر نہیں آتے''۔ جنرل (ر) مرزا اسلم بیگ نے اپنے ایک مضمون میں تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے''اسلامی مدافعتی قوت ایک سائے کی مانند ہے جس کا تعاقب کرتے کرتے دشمن تھک چکے ہیں۔ یہ مدافعتی قوت لا مکان ہے جو حاضر بھی ہے غائب بھی اور ناظر بھی ہے''۔انہوں نے ایک چینی دانشور کا یہ قول بھی اپنے مضمون میں پیش کیا ہے''کسی نظریاتی قوت سے اس وقت تک مت ٹکراؤ جب تک کہ تمہارے نظریات اس قوت سے بلند نہ ہوں''۔

نیٹو کے سیکرٹری جنرل اینڈرس فوگ نے کہا ہے''افغانستان میں ہمیشہ کے لیے جنگ جاری رکھنا ایک ناممکن سی بات لگتی ہے''۔ اسی طرح امریکی فوجی کمانڈر جنرل اسٹینلے کرسٹل نے کہا ہے''اگر افغانستان میں ہم نے ذمہ داری کے ساتھ بمباری نہ کی ...... یعنی عام شہریوں پر بے قصور بم برسانا بند نہ کیے ......تو اس میں ہماری اپنی ہی بربادی ہے''۔

طالبان کی اسی مضبوطی کے باعث امریکہ کی طرح حکومت پاکستان بھی تشویش میں مبتلا ہے ظاہر ہے ان دونوں حکومتوں کی تشویش ''کسی خاص وجہ'' سے ہے اور وہ ہے خاص وجہ''اسلام'' ہے دونوں ممالک کو خصوصاً اس بات پر بہت تشویش ہے کہ افغانستان میں کہیں اسلام ...... یا ان کی اصطلاح میں بنیاد پرستی ...... دوبارہ برسر اقتدار نہ آ جائے۔ جس کے باعث افغانستان ساری ملحد دنیا کے خلاف بیس کیمپ کا کردار ادا کر سکنے کی پوزیشن میں آ جائے گا۔

افغانستان میں ایک بار اگر بنیاد پرستی کو مضبوط اور پائیدار قدم جمانے کا موقع مل گیا تو نہ صرف تمام اسلامی دنیا سے امریکی پروردہ آمریتیں اور جدی پشتی

Marfat.com

بادشاہتیں ہمیشہ کے لیے صفحہ ہستی سے نابود ہو جائیں گی بلکہ خود پیرس اور واشنگٹن میں بھی سرمایہ داری اور عیسائیت لرزہ براندام ہو جائیں گے۔

مسلم ممالک کی بدقسمتی یہ نہیں ہے کہ وہاں مسلم حکمران موجود نہیں ہیں بلکہ ان کی بدقسمتی یہ ہے ان ممالک میں کوئی مجاہد مسلم حکمران برسر اقتدار نہیں ہے۔ اگر کبھی مثلاً ...... افغانستان میں ایک صحیح مجاہد مسلم حکومت ...... مناسب عرصے کے لیے اقتدار پر قابض ہوگئی تو پھر غیب سے طارق بن زیادؒ ٹیپو سلطانؒ اور سلطان صلاح الدین ایوبیؒ کے نمودار ہونے میں آخر کتنی دیر باقی رہ جائے گی؟ یہ ہے وہ اصل خوف جو واشنگٹن، اسلام آباد، پیرس اور کریملن کو لرزائے دے رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت کی بنیاد پر طالبان پہلے سے کہیں زیادہ مضبوط و منظم انداز میں دجالی لشکروں کے لیے پیغام اجل بن رہے ہیں امریکہ نے عملی طور پر افغانستان سے اپنی پسپائی کا آغاز کر دیا ہے اور اب اس (امریکہ) کے لیے مجاہدین کی اس سرزمین سے دم دبا کر بھاگنے کے علاوہ کوئی اور راستہ نہیں ہے۔

وقت نے اپنی کروٹیں بدل لی ہیں اور تاریخ نے بھی صفحے پلٹ دیے ہیں۔ اب مسلم دنیا کے نئے مورخ اپنی مرضی سے نئی تاریخیں رقم کیے بغیر نہیں رکیں گے۔ طالبان دن بدن اپنی قوت میں اضافہ کر رہے ہیں بلکہ اس قوت میں سب سے اہم بات عوامی تائید ہے جو انہیں ہر جگہ حاصل ہے۔ حالات تیزی سے طالبان کے حق میں جا رہے ہیں اور جلد یا بدیر افغانستان میں طالبان کا جھنڈا ایک بار پھر سرکاری طور پر لہرائے جانے کی امیدیں روشن ہو رہی ہیں۔

پھر بہار آئی پھر چراغ لالہ سے روشن ہوئے کوہ و دمن
مجھ کو پھر نغموں پہ اکسانے لگا مرغ چمن

!

Marfat.com

باب 2

لشکر امام مہدی کے ہراوّل دستے کا سالار

شہید اسامہؒ:

1966ء کی ایک صبح ایک عرب بچہ فجر سے کچھ پہلے اپنے والد کو جگا کر کہتا ہے ابا جان میں آپ کو اپنا ایک خواب سنانا چاہتا ہوں۔ والد نے سوچا شاید بچے نے کوئی ڈراؤنا خواب دیکھا ہے۔ انہوں نے وضو کیا اور بچے کو لے کر مسجد کی طرف چل پڑے۔ راستے میں بچے نے بتایا کہ میں نے خواب میں خود کو ایک وسیع میدان میں پایا۔ میں نے دیکھا کہ سفید رنگ کے گھوڑوں پر سوار ایک لشکر میری جانب بڑھ رہا ہے۔ اس لشکر میں سے ایک گھڑ سوار جس کی آنکھیں چمک رہی تھیں میرے برابر آ کر رک گیا اور کہنے لگا: کیا آپ اسامہ بن لادن ہیں؟ میں نے جواب دیا جی ہاں۔ اس نے پھر سوال پوچھا کیا آپ اسامہ بن لادن ہیں؟ میں نے جواب دیا جی ہاں میں ہی ہوں۔ اس نے تیسری بار پھر پوچھا کیا آپ ہی اسامہ بن لادن ہیں؟ تب میں نے اسے کہا خدا کی قسم میں ہی اسامہ بن محمد بن لادن ہوں۔ اس نے میری طرف ایک جھنڈا بڑھایا اور کہا کہ یہ جھنڈا القدس کے دروازے پر امام مہدی (محمد بن عبد اللہ) کو دے دینا۔ میں نے وہ پرچم لے لیا اور میں نے دیکھا کہ وہ لشکر میرے پیچھے پیچھے چلنے لگا۔ والد اس خواب پر بہت حیران ہوئے لیکن پھر کسی کام میں مصروفیت کی بنا پر خواب کو بھول گئے۔ اگلی صبح نماز سے کچھ پہلے جگا کر بچے نے پھر وہی خواب سنایا۔ تیسری

Marfat.com

صبح پھر ایسا ہی ہوا تو والد کو اپنے بچے کے بارے میں تشویش ہوئی وہ اسے لے کر ایک عالم کے پاس گئے جو خوابوں کی تعبیر جانتے تھے۔ انہوں نے خواب سن کر بچے کو غور سے دیکھا اور پوچھا کیا اس بچے نے خواب دیکھا ہے والد نے فرمایا جی۔ انہوں نے بچے سے پوچھا، بیٹے تمہیں وہ پرچم یاد ہے جو تمہیں اس گھڑ سوار نے دیا تھا؟ اسامہ نے کہا، جی ہاں مجھے یاد ہے۔ وہ عالم کہنے لگے ذرا مجھے بتاؤ وہ کیسا تھا؟ اسامہ نے کہا، تھا تو وہ سعودی عرب کے جھنڈے جیسا ہی مگر اس کا رنگ سبز نہیں تھا بلکہ سیاہ تھا اور اس میں سفید رنگ سے کچھ لکھا ہوا بھی تھا۔ عالم نے اسامہ سے پوچھا کبھی تم نے خود کو بھی لڑتے ہوئے دیکھا ہے اسامہ نے کہا، اس طرح کے خواب تو میں اکثر دیکھتا رہتا ہوں۔ پھر انہوں نے اسامہ سے کہا کہ وہ باہر جائیں اور تلاوت کریں۔ پھر وہ والد کی طرف متوجہ ہوئے اور پوچھا آپ لوگوں کا آبائی تعلق کہاں سے ہے؟ انہوں نے کہا، یمن کے علاقے حضر موت سے۔ کہنے لگے کہ اپنے قبیلے کے بارے میں بتائیں۔ انہوں نے کہا ہمارا تعلق قبیلہ شنوءۃ سے ہے جو یمن کا قحطانی قبیلہ ہے۔ عالم نے زور سے تکبیر بلند کی پھر اسامہ کو بلایا اور ان کو روتے ہوئے چومنے لگے ساتھ فرمایا، قیامت کی نشانیاں قریب آ گئی ہیں۔ ''اے محمد بن لادن آپ کا یہ بیٹا امام مہدی کے لیے لشکر تیار کرے گا اور اپنے دین کی حفاظت کے لیے خطہ خراسان کی طرف ہجرت کرے گا۔ اے اسامہ مبارک ہے وہ جو آپ کے ساتھ جہاد کرے، ناکام و نامراد ہو وہ جو آپ کو تنہا چھوڑ کر آپ کے خلاف لڑے''۔

محمد بن لادنؒ کے اس بیٹے کو آج دنیا شیخ اسامہ بن لادن، امیر تنظیم القاعدۃ الجہاد کے نام سے جانتی ہے۔ اس عظیم مجاہد نے اپنے دین کی حفاظت کے لیے واقعتاً ہجرت کی، عالمی جہاد کی بنا ڈالی، اسے اپنے خون جگر اور مال سے سینچا اور آج جب کہ وہ شہادت سے سرفراز ہو کر اپنے رب سے جا ملے ہیں تو ایک ایسا دلیر لشکر موجود ہے جو دنیا کے ہر خطے میں دجال کے حلیف صلیبی اور صیہونی لشکروں کو نشانہ بنا رہا ہے اور امام مہدی کی قیادت میں لڑنے کے لیے منتظم ہے۔

Marfat.com

حسن البناءؒ سے شہید اسامہؒ تک:

1857ء کی جنگ آزادی کی ناکامی کی بڑی وجہ اپنوں کی غداری تھی اس جنگ آزادی میں جسے انگریز نے غدر کا نام دیا تھا اس وقت جید علماء کرام نے اس صورت حال کو سامنے رکھتے ہوئے جہاد کا فتوی دیا اور استعمار کے خلاف اعلان جہاد کیا۔ 1857ء میں اس جنگ آزادی کے اسباب کی تحقیق کے لیے جس انگریز کمیشن کو مقرر کیا گیا اس کی رپورٹ کے مطابق اس جنگ میں انگریزوں کے خلاف جس فکر نے سب سے زیادہ کام کیا وہ مسلمانوں کا نظریہ جہاد تھا اگر یہ فکر ان مسلمانوں سے سلب کر لی جائے تو باقی اسلام برطانوی استعماریت کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔

برطانیہ نے اسی فکر ونظریہ کو ختم کرنے کے لیے مرزا قادیانی لعین جیسے لوگوں کو پیدا کیا جس نے مسلمانوں کے دل و دماغ سے جہاد کو کھرچنے کے لیے دن رات محنت کی۔ مرزا قادیانی نے اپنی شیطانی وحی کے ذریعے یہ اعلان کیا کہ اب جہاد کا زمانہ ختم ہو چکا ہے اب اسلام کے دو شعبے ہیں ایک اللہ کی اطاعت اور حکومے وقت کی اطاعت جو امن قائم کرے اور ہمیں ظالموں سے بچائے یہ حکومت ہے حکومت برطانیہ۔

یہی وہ پرانا سبق جسے آج امریکہ کی اطاعت میں دن رات طوطے کی طرح رٹایا جا رہا ہے امریکہ کے نزدیک 1857ء میں غدر اور آج کی دہشت گردی دونوں ایک ہی معنی رکھتے ہیں۔ آج کے دور میں برطانیہ اور امریکہ یہ کہہ رہے ہیں کہ ان کی جنگ اسلام کے خلاف نہیں بلکہ دہشت گردی کے خلاف ہے یعنی وہ ایک ایسے اسلام کے خلاف نہیں جس میں جہاد نہیں ہے بلکہ وہ ایک ایسے اسلام کے خلاف جس میں جہاد ہے اس وقت ایک مرزا غلام احمد قادیانی تھا اس وقت بھی اس کے بہت سے پیرو کار حکومت اور حکومت سے باہر رہ کر یہ فرائض سر انجام دے رہے ہیں۔

موجودہ دور کے جہاد کی جب بات کی جاتی ہے تو اس میں طالبان کے

Marfat.com

ساتھ عرب مجاہدین جن کی وابستگی القاعدہ کے ساتھ ہے ان کو ضرور یاد کیا جاتا ہے ذیل میں ہم القاعدہ تحریک پر مختصراً روشنی ڈالتے ہیں۔

القاعدہ کا نام اسلامی تحریکوں میں نیا ضرور ہے مگر اس کی تاریخ اتنی ہی پرانی ہے جتنی کہ دوسری اسلامی تحریکوں کی۔ القاعدہ کے لغوی معنی بنیاد اور بیس کیمپ کے ہیں۔ اصطلاحی معنی ایک ایسا پلیٹ فارم جہاں بہت سی جماعتیں یا تحریکیں اکٹھی ہو جائیں۔ اس کا قیام 1980ء کے اوائل میں عمل آیا اور اس کے موسس اول ڈاکٹر عبداللہ عزام شہیدؒ تھے اسامہ کے دوست اور جہادی استاد فلسطینی نژاد مجاہد عبداللہ عزامؒ نے اس ادارے کا نام مکتب الخدمت رکھا جو پشاور میں فرائض انجام دیتا تھا۔

مکتب الخدمت سے القاعدہ تک کا فاصلہ زمانی لحاظ سے بہت مختصر ہے مگر اس کا پس منظر بیسویں صدی کے آغاز سے شروع ہونے والی اسلامی تحریکوں کا دامن تھامے ہوئے ہے۔ اس کا سلسلہ اپنے دور استعمار میں تحریک اخوان المسلمون (مصر) سے جا ملتا ہے جس کا نظریہ و منہج جہادی تھا القاعدہ اسی فکر کا منطقی شجر ہے جس کی آبیاری کے لیے حسن البناءؒ اور سید قطب شہیدؒ نے شہادت کا راستہ اختیار کیا۔ لاکھوں مجاہدین نے گمنامی کی موت قبول کر کے اللہ کے نزدیک نام پیدا کیا۔

اسامہ کی قیادت میں القاعدہ اس وقت بہت بڑی قوت بن چکی ہے کہ دنیا کی سب سے بڑی اور سپر پاور اس سے پریشان ہے جس کی راتوں کی نیندیں حرام ہو چکی ہیں اس کا نیٹ ورک توڑنا امریکہ اور اس کے اتحادیوں کے لیے ناممکن ہے۔

القاعدہ ایک ایسی تحریک کا نام ہے جس کے مجاہد تمام دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں اس کا دشمن تو ایک مگر جنگ کے میدان تبدیل ہوتے رہتے ہیں اسامہ کی شہادت سے اُس کے تنظیمی ڈھانچے میں کوئی فرق نہیں پڑا کیونکہ اس کے قائم کرنے والے نے آئندہ تین نسلوں تک کی قیادت سنبھال رکھی جو مختلف علاقوں میں اپنے اپنے وقت پر ظاہر ہو گی۔ (انشاء اللہ)

Marfat.com

اسامہ شہیدؒ کی والدہ کا خواب:

شیخ اسامہ بن لادن سوڈان سے افغانستان آنے کا ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ جب سوڈانی صدر عمر البشیر نے مجھے پیغام بھجوایا کہ اب ہم امریکی دباؤ حد سے بڑھ رہا ہے لہٰذا آپ کا سوڈان میں مزید قیام تحمل سے باہر ہے لہٰذا آپ اپنا کوئی بندوبست کر لیں لیکن مجھے کوئی پریشانی نہ تھی کیونکہ میرا قرآن کے اس آسمانی وعدہ پر ایمان ہے جو اللہ کی راہ میں ہجرت کرتا ہے تو وہ زمین کو اپنے لیے کشادہ پاتا ہے مگر مجھے یہ پریشانی ضرور تھی کہ والدہ کو کیسے اطلاع دوں۔

تین دن کے بعد والدہ کو فون پر اطلاع دی تو ان کی بے چینی کی انتہا نہ رہی آخر ماں ہے' بیٹے کی جلا وطنی نے تڑپا دیا میں نے افغانستان کے عزم کا اظہار کیا تو انہوں نے سختی سے منع کر دیا اور کہاں وہاں تجھے قتل کر دیا جائے گا۔ یہ تمہارے خلاف سازش ہو رہی ہے کہ سوڈان سے افغانستان بھیجا جا رہا ہے میں جنرل بشیر سے بات کرتی ہوں اور اسے ڈانٹتی ہوں کہ وہ بزدلی کیوں دکھا رہا ہے اور امریکہ کے آگے کیوں جھک رہا ہے۔

میرے لیے یہ بڑا اعزاز ہے کہ میری والدہ کے خیالات بھی امریکہ کے خلاف تھے اور انہیں خیالات نے مجھے امریکہ کی دشمنی پر شرح صدر کا کام دیا دوسرے دن والدہ کا فون آیا اور وہ ہشاش بشاش تھیں میں حیران ہوا کہ خدارا! یہ کیا معاملہ ہے کہ کہاں وہ پریشانی اور کہاں یہ شادمانی۔ والدہ نے بتایا کہ عمر البشیر سے بات کرنے کی نوبت ہی نہیں آئی۔ میں رات کو سو رہی تھی تو مجھے خواب آیا...... میں نے دیکھا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریف فرما ہیں اور آپ (اسامہ) دونوں کے درمیان میں ہیں۔

''جب کہ میں سامنے بیٹھی ہوں اللہ کے دونوں نبی صلاح مشوروں میں مصروف ہیں مشورے سے فارغ ہو کر میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ آپ مطمئن

Marfat.com

رہیں ہم نے اسامہ کے لیے حفاظتی تدابیر کر لی ہیں اور یہ جس جگہ افغانستان جانا چاہتے ہیں وہاں جانے دیں والدہ نے فرمایا اب بیٹا اللہ کے حکم سے بسم اللہ کرو۔ اللہ کے پیارے نبیوں کی توجہ آپ پر مسلسل ہے"۔

جب شیخ اسامہ بن لادن رحمتہ اللہ نے 1996ء میں امریکہ کے خلاف اپنا اعلان جہاد نشر کیا تو اس اعلان میں یہ بات بھی واضح کی کہ" جہاد فرض عین ہو چکا ہے"۔ شیخ اسامہ بن لادن جہاد کے لیے گھروں سے نکل آنے کی یہ دعوت مسلسل دہراتے رہے آپ کہتے ہیں" ذلت جو آج ہم پر مسلط ہو چکی ہے اور یہ کفر جو بلاد اسلامیہ پر قبضہ کر کے ہر سمت اپنے پنجے گاڑ چکا ہے اس کی گرفت توڑنے کا کوئی اور ذریعہ نہیں سوائے جہاد کے ...... گولیوں کے...... اور شہیدی حملوں کے...... گولیوں کی بوچھاڑ برسائے بغیر ذلت کی جڑیں نہیں اکھیڑی جا سکتیں اور خود دار لوگ کبھی بھی کسی ظالم نافرمان کے لیے قیادت خالی نہیں چھوڑتے اور خون کی بارش کے بغیر پیشانیوں سے ذلت کے داغ دھلنا بھی ممکن نہیں"۔

امت کے نوجوانوں نے جہاد اور تیاری جہاد کی اس دعوت کو اپنے دلوں میں جگہ دی اور داعی جہاد کی پکار پہ لبیک کہتے ہوئے دنیا کے کونے کونے سے جوق در جوق آنا شروع کر دیا ان فرزندان اسلام نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی پکار کا بھرپور جواب دیا کیونکہ انہیں یہ یقین ہو چکا تھا کہ" اپنے مقدس مقامات کو آزاد کروانے اور امت کو ذلت سے نجات دلوانے کی یہی واحد صورت ہے کہ راہ خدا میں اپنی جانیں کھپا دی جائیں"۔

یہ نوجوان یہ حقیقت جان گئے تھے کہ پیہم جہد و مشقت کے بعد ہی فتح و تمکین کی خوش خبریاں آتی ہیں چنانچہ انہوں نے عالم اسلام کے نامور علماء سے فتاوی لینے کے بعد سرزمین افغانستان کا رخ کرنے کا فیصلہ کیا۔ ان ہی علماء میں جزیرۃ العرب سے تعلق رکھنے والے عالم ربانی شیخ حمود بن عقلاء الشعیبی، شیخ عبداللہ بن جبرین، شیخ سلمان العلوان، شیخ حسن ایوب، شیخ محمد بن الشنقیطی، شیخ سلمان ابوغیث اور

Marfat.com

شیخ سلمان العتیان حفظہم اللہ شامل ہیں اور اہل محاذ میں سے جن لوگوں نے جہاد کو فرض عین قرار دیا ہے ان میں شیخ عبداللہ عزام شہیدؒ شیخ اسامہ بن لادن رحمتہ اللہ' شیخ ابو عمر سیف حفظہا اللہ اور شیخ عمر عبدالرحمٰن شامل ہیں۔

یہ نوجوان فلک بوس چوٹیوں کی سرزمین افغانستان (خراسان) میں مجاہدین کے جھنڈے تلے جمع ہونے لگے تاکہ ایک جان ہو کر عالم اسلام پر مسلط یہودیوں اور صلیبیوں کا مقابلہ کر سکیں اور فلسطین' عراق' افغانستان اور دیگر مسلم علاقوں میں بہنے والے مسلم لہو کا بدلہ چکا سکیں۔ انہیں ان کا یہ سفر امارت اسلامیہ کی سرزمین افغانستان میں لے آیا جہاں شریعت کی بالادستی تھی جہاں حدود اللہ نافذ تھیں جہاں امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد حفظہ اللہ اور ملک کے کئی دیگر نامور علماء کی قیادت میں اسلامی امارت قائم تھی۔

اس امارت کے سائے میں افغانستان کی سرزمین' سرزمین ہجرت اور مرکز جہاد میں تبدیل ہو گئی اور اس نے دنیا کے ہر کونے میں بسنے والے فرزندان توحید کو اپنی طرف لپک کر آنے کی دعوت دی اور آنے والے مہاجرین کا آگے بڑھ کر استقبال کیا۔ امارت اسلامیہ نے ان نوجوانان اسلام کے لیے تربیتی مراکز اور معسکرات کھولے اور ان مہمانوں کی ہر ممکن حفاظت کی تاکہ وہ فریضہ اعداد یعنی دشمن سے مقابلے کی تیاری کا فریضہ بہترین طور پر ادا کر سکیں۔

اس دوران عرب و عجم کے طواغیت اپنے اپنے تخت بچانے کی دوڑ دھوپ میں لگے رہے تو دوسری جانب افغانستان کی مبارک سرزمین پر علماء اور مجاہدین کی جانب سے ہونے والی مخلصانہ کوششوں میں اللہ تعالیٰ نے برکت ڈالی اور اتحاد و اتفاق اور وحدت صفوف کے ابتدائی آثار نمودار ہونے لگے۔ اور نتیجہ دو بڑی جہادی جماعتوں تنظیم القاعدہ اور جماعت الجہاد کی وحدت اور امارت اسلامیہ افغانستان کے سائے تلے 1998ء میں خوست میں ''عالمی اتحاد برائے قتال یہود و نصاریٰ'' کے قیام کی صورت میں سامنے آیا۔

Marfat.com

اس اتحاد کا قیام مجاہدین کی حکمت عملی میں ایک اہم تبدیلی کا مظہر تھا دراصل مجاہدین کو یہ یقین ہو گیا تھا کہ دنیا پر امریکہ کے یک قطبی تسلط کے خاتمے کے لیے مجاہدین کو بھی اپنی صفوں میں وحدت پیدا کرنا ہوگی اور جدید صلیبی صہیونی جارحیت کے مقابلے کے لیے ایک مضبوط مرکز قائم کرنا ہوگا۔ ڈاکٹر ایمن الظواہری حفظہ اللہ نے اس اتحاد پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ "عالمی اتحاد برائے قتال یہود و نصاری کا قیام ہی مجاہدین کے خلاف کفار کی عالم گیر یلغار کا درست جواب تھا مجاہدین کے خلاف یہ جنگ اب محض چند علاقوں تک ہی محدود نہ رہی تھی بلکہ اب تو یہ ایک عالم گیر معرکہ بن گیا تھا جس کے ایک طرف مجاہدین تھے تو دوسری جانب ان کے بالمقابل امریکہ' اسرائیل اور مسلمانوں پر مسلط کٹھ پتلی حکمرانوں کا عالمی اتحاد تھا چنانچہ مقابلے کی حکمت عملی بھی تبدیل کرنا ناگزیر ہو چکا تھا اور عالمی اتحاد برائے قتال یہود و نصاریٰ کا قیام ہی ہماری نئی حکمت عملی تھی"۔

کالے جھنڈے اور خراسان:

عن ابی هريره مرفوعاً اذا اقبلت الرايات السود من قبل المشرق فلا يردها شيء حتى تنصب بايلياء.

(ترمذی۔ مسند احمد)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے مرفوعاً روایت ہے کہ جب کالے جھنڈے مشرق سے نکلیں گے تو ان کو کوئی چیز نہیں روک سکے گی حتیٰ کہ وہ ایلیا (بیت المقدس) میں نصب کر دئے جائیں گے۔

آپ ﷺ کے زمانہ مبارک میں خراسان کی حدود عراق سے ہندوستان تک اور شمال میں دریائے آمو تک پھیلی ہوئیں تھیں۔ اس وقت طالبان کے افغانستان میں وہ لشکر منظم ہو رہا ہے۔ باوجود تمام کوششوں کے دجالی قوتیں اس کو ختم نہیں کر سکی ہیں بلکہ مجاہدین ان پر تابڑ توڑ حملے کر رہے ہیں۔ عرب مجاہدین (القاعدہ) کا پرچم بھی کالے رنگ کا ہے اور انشاء اللہ تمام طوفانوں کا سینہ چیرتا ہوا یہ لشکر بیت المقدس فتح کرے گا۔ (واللہ اعلم)

Marfat.com

حضرت عبداللہؓ سے روایت ہے کہ کہتے ہیں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف فرما تھے کہ بنی ہاشم کے کچھ نوجوان آئے جن کو دیکھ کر آپ ﷺ کی آنکھیں سرخ ہوگئیں اور چہرے کا رنگ تبدیل ہوگیا۔ حضرت عبداللہؓ کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ آپ کے چہرے پر ناپسندیدگی کے اثرات دیکھ رہے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا اہل بیت کے لیے اللہ نے دنیا کے مقابلے میں آخرت کو پسند کیا ہے اور یقیناً میرے بعد اہل بیت کو آزمائشوں' جلاوطنی اور بے بسی کا سامنا ہوگا۔ یہاں تک کہ مشرق سے کچھ (مجاہدین) لوگ آئیں گے جن کے جھنڈے کالے ہوں گے چنانچہ وہ (مجاہدین) امارت کا سوال کریں گے لیکن یہ (بنو ہاشم) ان کو امارت نہیں دیں گے سو وہ جنگ کریں گے اور ان کی مدد کی جائے گی (اور وہ مجاہدین جیت جائیں گے) پھر (بنو ہاشم) ان کو امارت دیں گے لیکن اب وہ اس کو قبول نہیں کریں گے اور میرے اہل بیت میں سے ایک شخص کو امارت دے دیں گے جو زمین کو عدل و انصاف سے اس طرح بھر دے گا جیسے پہلے وہ ناانصافی سے بھری ہوئی تھی تو تم میں سے جو بھی اس وقت موجود ہو ان (مجاہدین) کے ساتھ شامل ہو جائے خواہ برف پر گھسٹ کر آنا پڑے۔

(سنن ابن ماجہ' جلد 2' صفحہ 1366)

مجاہدین کی فتح سے پہلے جس امارت کے سوال کا ذکر ہے وہ اس وقت بھی واضح ہے کہ اگر انصاف اور دیانت داری سے فیصلہ کیا جائے کہ اس وقت عالم اسلام اور خصوصاً عالم عرب کی امارت کا حقدار کون ہے؟

کون ہے جو اپنی جان دے کر آج اسلام کی کشتی کو اس بھنور سے نکال سکے؟ وہ کون دل والے ہیں جو امت کے درد میں رات دن تڑپتے رہتے ہیں؟ وہ کون دیوانے ہیں جنہوں نے فلسطین کے بچوں کی سسکیوں پر' عراق کے بوڑھوں کی فریاد کے لیے' بیت اللہ کی حرمت کی خاطر' کشمیر کی بیٹیوں کی عزت کے لیے' افغان کی غیرت کی خاطر اپنا سب کچھ اسلام پر قربان کر دیا؟ اپنے دلوں میں رونقوں اور ہنگاموں کی چتا جلا کر ان کو امت محمد ﷺ کے درد سے آباد کر لیا؟ اپنی ماؤں اور بہنوں کو خون کے

Marfat.com

آنسو رلا کر تمام امت کی ماؤں بہنوں کے آنسوؤں کو سمیٹنے کے لیے پہاڑوں کی جانب نکل کھڑے ہوئے؟ وہ کون تھے جنہوں نے آقائے مدنی ﷺ کے شہر کو آقا کے دشمنوں سے بچانے کی خاطر اپنے شہروں کو چھوڑ دیا؟

اے اہل دانش! ذرا بتاؤ تو سہی وہ کون ہیں جنہوں نے اپنی تمام خوشیوں کو آگ لگا کر امت کے غموں کو اپنے دل میں سمیٹ لیا؟ جنہوں نے اپنی جوانی کے ارمانوں کو جلایا' محبتوں کا خون کیا' مستقبل کے سپنوں کو قوم کی نظر کر دیا' اپنی خواہشات کو ان چراغوں میں جلا دیا جو اس تاریک دور میں عالم اسلام کے لیے روشنی کی آخری کرن بنے ہوئے ہیں بھلا سوچو تو سہی......غور تو کرو...... وہ کون لوگ ہیں؟

ورلڈ ٹریڈ سینٹر کی تباہی:

11 ستمبر کا سورج امریکہ کے لیے ذلت اور عالم اسلام خصوصا افغانستان میں طالبان اور عرب مجاہدین کے لیے خوشخبری کا پیغام لے کر طلوع ہوا۔ کسی کو کیا معلوم چند لمحوں بعد دنیا کا کفر ذلیل وخوار ہونے والا ہے۔ 11 ستمبر کا سورج امریکی حکومت کے لیے یمراج بن کر طلوع ہوا۔ امریکہ میں صبح 8 جب کر 45 منٹ پر زندگی معمول کے مطابق رواں دواں تھی سرمایہ دارانہ نظام کے سب سے بڑے مرکز ورلڈ ٹریڈ سنٹر میں کاروبار حیات کی گہما گہمی شروع ہو چکی تھی جب امریکی ائر لائن الیون کا بوئنگ 767 جس پر بانوے افراد سوار تھے اور جو بوسٹن سے لاس اینجلس جا رہا تھا ہائی جیکروں نے ورلڈ ٹریڈ سنٹر کے ایک ٹاور کے شمالی حصے سے ٹکرا دیا۔ چند لمحے بعد دوسرا طیارہ یہ یونائیٹڈ ائر گن فلائیٹ 175 کا بوئنگ 767 تھا اس پر 65 مسافر سوار تھے اور یہ بھی بوسٹن سے لا اینجلس جا رہا تھا۔ اس دوسرے طیارے نے پہلے سے بھی زیادہ زور دار انداز میں اس تجارتی ادارے کے ٹاور کو ٹکر مار دی۔ ورلڈ ٹریڈ سنٹر کے ایک سو دس منزلہ دونوں ٹاور چند لمحوے فضا میں ڈگمگانے کے بعد زمین بوس ہو گئے۔ جس میں ہزاروں لوگ ہلاک ہو گئے۔ واشنگٹن میں وائٹ ہاؤس سے کچھ فاصلے پر وزارت دفاع کی عمارت پینٹا گون میں تیسرے اغوا شدہ طیارے نے تباہی پھیلا دی۔

Marfat.com

یہ امریکہ کی تاریخ کا بدترین دن تھا وہ ملک جسے اپنی قوت اور جبروت پر بے پناہ ناز تھا ایک ہی دن میں سارے عالم کے سامنے اپنی ناک کٹوا بیٹھا امریکہ کی تمام خفیہ ایجنسیاں' انتظامی ادارے ریڈ الرٹ فورسس دیکھتی کی دیکھتی رہ گئیں۔ دنیا بھر کی سرکاری ایجنسیاں سکتے میں آ گئیں۔ پینٹا گون کا کنٹرول روم تباہ ہوتے ہی ملک کا دفاعی نظام مفلوج ہوکر رہ گیا۔ زخمیوں کی چیخ وپکار ملبے تلے دبے لوگوں کی فریادیں اور انتظامی کارروائیاں کرنے والے حواس باختہ امریکی اہلکاروں کا واویلا مسلسل میڈیا پر پیش کیا جا رہا تھا۔ پہلے ٹاور کی تباہی کے وقت پہنچنے والا فائیر بریگیڈ کا عملہ دیکھتے ہی دیکھتے زندہ جل گیا لوگ دیوانہ وار نیو یارک سے باہر کی طرف بھاگ کھڑے ہوئے۔ کھربوں ڈالر کی جائیدادیں تباہ ہو گئیں' نیو یارک کا ورلڈ ٹریڈ سنٹر جہاں پچاس ہزار سے زیادہ لوگ کام کرتے تھے اور پینٹا گون کی عمارت جہاں 23 ہزار اہلکار دن کے اوقات میں موجود ہوتے تھے تاریخ انسانیت کے لیے عبرت کا نشان بن گئے۔

دنیا بھر میں امریکی افواج اور امریکی شہریوں کے علاوہ سفارتی عملہ کو الرٹ رہنے کا حکم دے دیا گیا امریکی محکمہ دفاع میزائل ڈیفنس سسٹم تیار کرتا رہا جبکہ کام دکھانے والے مغرور امریکیوں کو لرزہ براندام کر گئے۔ اعلیٰ سیکورٹی کے دعویدار اور عظیم ترین حفاظتی انتظامات پر ناز کرنے والے امریکہ میں 11 ستمبر کے روز بیک وقت چار طیارے اغوا ہوئے جن میں مجموعی طور پر 266 افراد سوار تھے اور جو ناقابل تسخیر امریکہ کے سینے پر خوف و دہشت کی تاریخ رقم کرتے ہوئے اپنے مسافروں سمیت فنا ہو گئے۔

دن بھر امریکہ کی فضاؤں میں جنگی طیارے پرواز کرتے رہے نیو یارک اور واشنگٹن مکمل طور پر امریکی ائیر فورس کے حوالے کر دیئے گئے۔ اسی روز وائٹ ہاؤس سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ' کیپٹل ہل اور اسی طرح کی تقریباً آٹھ مرکزی عمارتوں سے لوگوں کو نکلنے کا ایمرجنسی حکم دیا گیا۔ ہزاروں افراد نے بھاگتے ہوئے چیخ وپکار' ہڑبونگ اور بد نظمی کا وہ منظر پیش کیا جسے دیکھ کر روح کانپ اٹھتی تھی صرف 120 منٹ پہلے کوئی

Marfat.com

امریکی جرنیل، مدبر، مخبر، دفاعی ماہر اس منظر نامے کا تصور بھی نہیں کر سکتا تھا۔ سی این این کے چوٹی کے مبصرین حیرت سے ہکلاتے رہے کہ چار طیارے جو اندرون ملک پرواز پر تھے منٹوں کے نادر کس طرح ہائی جیک ہوئے اور کسی روک ٹوک کے بغیر کس طرح اپنے اپنے اہداف سے ٹکرا گئے۔

امریکہ میں پہلی مرتبہ تمام اندرونی اور بیرونی پروازیں بند کر دی گئیں ہوائی اڈے، ریلوے اسٹیشن اور پبلک مقامات سیل کر دیئے گئے ایک ہی دن میں تمام سٹاک مارکیٹیں اور مالیاتی ادارے ٹھپ ہو گئے ڈالر کی قیمت یک لخت کئی درجوں تک گر گئی اور تیل کی قیمت بڑھ گئی۔ جبکہ خود دنیا کے سب سے بڑے عہدہ دار امریکی صدر جارج ڈبلیو بش جو اس وقت ریاست فلوریڈا کے ایک سکول میں بچوں سے باتیں کر رہے تھے اس وقت سکتے میں آ گئے جب ان کے چیف آف سٹاف نے قریب آ کر ان کے کان میں سرگوشی، صدر بش کا چہرہ زرد پڑ گیا خون خشک ہو گیا اور سر جھک گیا۔

اس 110 منزلہ ورلڈ ٹریڈ سنٹر کی تعمیر نیویارک ڈرائی پورٹ اتھارٹی نے کروائی تھی جو دور سے کانچ اور سٹیل کے بنے ہوئے دو بلند ستون کی صورت میں دکھائی دیتے تھے کی ایک سو ساتویں منزل پر نصب دوربینوں سے پورے شہر کا نظارہ کیا جا سکتا تھا نیویارک کے علاقہ ڈاؤن ٹاؤں میں واقع یہ دنیا کا اہم ترین کاروباری مرکز ہونے کی وجہ سے یہاں یہودی، چینی، فلپائنی، کورین، جاپانی، ہندو، بنگالی، سکھ، مسلمان، میکسیکن، افریقی، عرب، افغان، پٹھان، ریڈ انڈین غرض مختلف النسل لوگ آباد ہیں اسی وجہ سے نیویارک کو منی ورلڈ بھی کہا جا ہے۔

اس عمارت کا پہلا ٹاور 1990ء میں تعمیر کیا گیا اور دوسرا 1992ء کو دونوں ٹاور 410 میٹر بلند تھے دونوں عمارتوں کا الگ الگ رقبہ 50000 مربعہ فٹ تھا دونوں عمارتوں کی کھڑکیوں کی تعداد 43600 تھے۔ تباہی کے وقت سینکڑوں فٹ بلندی پر کھڑکیوں سے جھانکتے ہوئے ہراساں اور حواس باختہ مرد و خواتین اس بیٹر کی طرح دکھائی دیتے جو بلی کے منہ میں پھنس کر دنیا کو آخری نظر سے دیکھتا ہے۔ خبر

Marfat.com

رساں ایجنسیوں کی رپورٹوں کے مطابق ورلڈ ٹریڈ سنٹر کی تباہی سے 30000 سے 50000 کے درمیاں انسان ہلاک ہوئے بعض امریکی اخبارات نے گیارہ ستمبر کے روز ہلاک ہونے والوں کی تعداد ایک لاکھ تک بتائی۔

واشنگٹن میں تباہ ہونے والی پینٹا گون کی عمارت بھی کم ہوش ربا نہیں تھی اس عمارت میں امریکی محکمہ دفاع کا صدر دفتر تھا پینٹا گون، کا لفظی مطلب پانچ زاویوں والی ہے رقبے کے اعتبار سے پینٹا گون میں نیویارک کی ایمپائر سٹیٹ بلڈنگ جیسی تین عمارتیں سما سکتی ہیں اس کے پانچ مختلف شعبوں میں سے ہر شعبہ نیشنل کیپٹل جتنا بڑا ہے۔ پینٹا گون میں آٹھ ہزار سات سو ستر کاریں سولہ پارکنگ مقامات پر کھڑی کی جاتی تھی۔ دفاتر تک پہنچنے کے لیے ایک 131 مختلف سیڑھیاں استعمال کی جاتیں' عمارت میں 46000 کلاک' 291 آبی فوارے اور 284 ریسٹ روم تھے جدید سہولیات کی بدولت اتنی بڑی عمارت کے اندر دو مختلف مقامات کے درمیان آمد ورفت میں صرف سات منٹ لگتے تھے یہ عمارت سولہ ماہ کے دوران 83 ملین ڈالر کی لاگت سے پندرہ جنوری ۱۹۴۳ء کو مکمل ہوئی۔ فدائی حملہ کرنے والوں نے تیسرا طیارہ اسی عمارت سے ٹکرایا۔ یہ امریکن ایئر لائنز فلائیٹ ۷۷ کا بوئینگ ۷۵۷ تھا پینٹا گون کی تباہی کے ساتھ ہی امریکی دفاعی نظام بے سہارا ہو گیا۔

اغواء ہونے والے چاروں طیارے تو تباہ ہوئے لیکن اپنے ساتھ 266 مسافروں کو بھی راکھ میں تبدیل کر دیا ان مسافروں میں ٹی وی کمنٹیٹر اور وکیل بار براولسن فائیر ڈپارٹمنٹ کے چیف پیٹر گینسی تھورٹیک کارپوریشن کے سنیئر نائب صدر جارج یونیورسٹی کے پروفیسر لزلی فائر فائیٹر چیف آف سپیشل آپریشنز کلانڈرے ڈاؤنی' فرسٹ ڈپٹی کمشنر آف فائر ڈیپارٹمنٹ' ولیم فی یان' ایگزیکٹو پروڈیوسر' این بی سی فریزر اور چیف فنانشل آفیسر ایم آر وی شامل تھے۔ ان چار طیاروں کے ہائی جیکروں نے منگل 11 ستمبر 2001ء کے روز امریکہ میں جو تباہی پھیلائی وہ امریکیوں کو قیامت تک نہیں بھول سکتی۔

Marfat.com

(مجاہدین نے افغانستان میں شمالی افغان فوج کو دی جانے والی جو گاڑیاں غنیمت کی وہ سکٹ رنگ کی اور فورڈ کمپنی کی ہیں اور ان کے پیچھے لکھا ہے ''ہم گیارہ ستمبر کو کبھی نہیں بھولیں گے'')

11 ستمبر کی امریکی قیامت نے دنیا بھر کے تمام غیر ملکی ممالک کو بری طرح سے خوفزدہ کر دیا۔ روس' برطانیہ' فرانس' اسرائیل اور بھارت جیسے ملکوں کو جان کے لالے پڑ گئے برطانیہ کے ہوائی اڈوں پر سخت چیکنگ ہونے لگی' اسرائیل نے زخمی سانپ کی طرح نہتے فلسطینیوں کو ڈسنا شروع کر دیا۔ بھارت کی ہراساں حالی اور خوف کا یہ عالم تھا کہ بھارت نے اسی روز ہی اپنی فوج کو الرٹ کر دیا بمبئی میں بحریہ ہسپتال میں ایمرجنسی نافذ کر دی گئی ایک بھارتی فوج افسر کا کہنا تھا کہ امریکہ کے ساتھ یہ کچھ ہو سکتا ہے تو پھر میں یہ کہنے پر مجبور ہوں کہ ہماری پوزیشن تو آرام سے بیٹھی بطخوں جیسی ہے جنہیں نہایت آسانی کے ساتھ شکار کیا جا سکتا ہے۔

بھارتی فوجی ماہرین کا یہ کہنا تھا کہ وائٹ کو فوجی حفاظت میں لینے کے لیے چار سے پانچ منٹ کا وقت درکار ہے جب کہ بھارتی دارالحکومت پر اس قسم کے اقدامات کے لیے بیس منٹ سے زیادہ لگ سکتے ہیں گویا گیارہ ستمبر کا دن صرف امریکہ کے لیے ہی دہشت اور بوکھلاہٹ کا دن نہیں تھا بلکہ پوری غیر مسلم دنیا کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسنی کی لہر دوڑ گئی۔

امریکہ کے اقتصادی اور دفاعی مراکز پر ہونے والے ان حملوں نے امریکہ کو شدید نفسیاتی دھچکہ لگایا ہے دراصل امریکی عوام اور حکومت کی اس نفسیاتی شکست و ریخت نے سپر پاور کا احساس افتخار بالکل تباہ کر دیا ہے امریکی صدر نے نیویارک اور واشنگٹن میں ہونیوالے حملوں کو اس صدی کی سب سے بڑی جنگ کہا تھا۔

پینٹا گون کی عمارت میں یہ انتظام تھا کہ پانچ سو میٹر کے فاصلے تک ہر غیر معمولی چیز کا نوٹس لیا جا سکے لیکن پھر بھی محکمہ دفاع کو 34 ہزار فٹ کی بلندی سے ڈرائیو کرتا ہوا جہاز نظر نہ آیا جسے پینٹا گون کی عمارت تک پہنچنے میں 20 منٹ لگے۔

Marfat.com

امریکی فضا میں سات آٹھ ہزار طیارے ہر وقت اڑتے رہتے ہیں ان کے روٹس پہلے سے متعین ہوتے ہیں اور اگر کوئی طیارہ ریڈار کی رینج سے باہر نکلتا ہے تو محکمہ ایوی ایشن کا سٹاف ائیر کرافٹ سے رابطہ کر کے پوچھتا ہے کہ طیارہ رینج سے باہر کیوں گیا لیکن اس موقع پر شاید ایوی ایشن اور ائیر کرافٹ کے اہلکار ابھی بیدار نہیں ہوئے تھے پھر یہ بھی ہے کہ اتنے بڑے واقعے کا علم تین ہزار فٹ کی بلندی سے پرواز کے نیچے آجانے پر بھی کسی کو نہ ہو سکا۔ لگتا ہے گیارہ ستمبر کی صبح کا سورج امریکیوں کے لیے ہلاکت کا پیغام لے کر طلوع ہوا تھا۔

کل روس بکھیرتے دیکھا تھا اب انڈیا ٹوٹتا دیکھیں گے
ہم برق جہاد کے شعلوں سے امریکہ جلتا دیکھیں گے

حقائق کیا ہیں؟

1997ء میں طبع ہونے والی کتاب ''نسترڈیمس کی پیشن گوئیاں'' میں ایک عورت کے خواب کا ذکر ہے جو اس کتاب کے صفحہ نمبر 19 پر مولف لکھتا ہے۔

''چار سال پہلے ایک فاضل بہن نے خواب میں ایک کھلی کتاب دیکھی اور یہ عبارت پڑھی...... یورپ میں ایک بہت ہی لمبا چوڑا ٹاور ہے اور آگ کچھ دیر بعد اس کی بائیں جانب کو نگل لے گی جبکہ دائیں جانب ٹکڑے ٹکڑے ہو کر گر پڑے گی جب یہ حادثہ ہو گا تو یورپ کے اعضاء مضمحل ہو جائیں گے اور عنقریب قیامت کا دن آجائے گا''۔

آگے چل کر نسترڈاموس نے اپنی ایک رباعی میں کہا ہے کہ...... ''نئی صدی کے سال ستمبر ۲۰۰۱ء میں آسمان سے موت کا عظیم فرشتہ اترے گا۔ 45 درجہ حرارت سے فضا مشتعل ہو گی آگ بہت بڑے نئے شہر (نیو یارک) سے قریب ہو گی۔ ایک ہولناک انہدام ہو گا۔ افراتفری کے نتیجہ میں دو جڑواں ریزہ ریزہ ہو جائیں گی۔ قلعہ کے گرنے کے دوران بہت بڑا قائد بھی گر جائے گا اور تیسری بڑی عالمگیر جنگ شروع ہو جائے گی جبکہ بڑا شہر جل جائے گا''۔

Marfat.com

نیسٹر ڈیمس جس نے سینکڑوں سال پہلے پیشین گوئی کی تھی کہ ......"دو بڑے پرندے دو جڑواں بہنوں کا سر نوچیں گے"۔

برسوں پہلے کی ہونے والی پیشنگوئیاں عرب مجاہدین نے سچ ثابت کر دی عالمی کفر کا غرور خاک میں ملا دیا۔ فرزندان توحید نے افغانستان کے مبارک پہاڑی سلسلوں میں اپنی تیاری کا سلسلہ جاری رکھا۔ یمن میں صلیبی کافروں کی اس کمر توڑ ہزیمت پر مجاہدین کے چہرے فرح و سرور سے کھل اٹھے اور ان کا یہ یقین اور بڑھ گیا کہ کفر کے خلاف عالمگیر فتح کا وقت قریب آن لگا ہے اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والے ان خوش نصیب مجاہدین میں عظمت امت کے معمار گیارہ ستمبر میں شہیدی حملہ کرنے والے وہ ابطال بھی شامل تھے جنہوں نے آرام و آسائش کی زندگیوں کو چھوڑ دیا اور کھانے پینے اور زندگی کی دیگر اشیاء پر بقدر ضرورت گزارا کرنے کے عادی بنے درحقیقت وہ یہ راز پا گئے تھے کہ آرام و آسائش جہاد کے دشمن ہیں اور جو نعمتیں اللہ کے ہاں موجود ہیں وہی سب سے بہتر اور ہمیشہ باقی رہنے والی ہیں۔

گیارہ ستمبر کے یہ 19 ابطال اپنی منزل کی طرف بڑھتے چلے گئے اور اپنے مطلوبہ ہدف کی طرف تیزی سے پیش قدمی کرنے لگے شیخ اسامہ بن لادن ذاتی طور پر اس منصوبے کے ہر ہر مرحلے کی نگرانی کرتے رہے۔ ہوابازوں کے مجموعے کی تیاریوں کے لیے براہ راست نگاہ رکھنے کے لیے آپ حملوں کے منتظم شیخ ابو عبیدہ' شیخ رمزی بن الشیبہ اور لاجسٹک اعانت کے ذمے دار شیخ ظاھر زکریا الھوساوی سے مسلسل رابطے میں رہے۔ اس معرکہ کی تیاریاں کسی حیرت انگیز کمپیوٹر یا جدید ترین ریڈار کے سامنے بیٹھ کر نہیں کی گئیں اور نہ ہی یہ منصوبہ ائیر کنڈیشنڈ والے کسی عالی شان دفتر یا عسکری منصوبہ بندی کے کسی مرکز میں طے پایا بلکہ یہ منصوبہ بندی تو محض رحمت الٰہی کے سائے میں پایہ تکمیل تک پہنچ سکی اور ایک ایسے ماحول میں پروان چڑھی جو باہمی اخوت اخلاص اور اللہ کے دین کی خاطر اپنے جان و مال قربان کرنے کی تڑپ جیسے پاکیزہ جذبات سے معمور تھا۔

یہ چاروں شہیدی ہوابازوں انجینئر محمد عطاؒ' مروان الشحیؒ' زیاد

Marfat.com

الجرح ؒ اور ھانی الحنجور ؒ نے پورے سکون اور اطمینان سے امریکہ کے اندر بیٹھ کر اپنی تیاریاں جاری رکھیں عالمی ذرائع ابلاغ کے حفاظتی اقدامات اور اس کے جاسوسی اداروں کی مستعدی اور صلاحیت کے حوالے سے دنیا بھر کے سامنے ایک مافوق الفطرت نقشہ کھینچ رکھا تھا لیکن یہ مجاہد بھائی اس سے قطعاً مرعوب نہ ہوئے۔

شیخ اسامہ بن لادن ؒ تربیتی معسکروں کے دورے مسلسل کرتے رہے تاکہ آپ ان افراد کو چن سکیں جنہوں نے ان حملوں میں شہیدی ہوابازوں کے ساتھ شریک ہونا تھا۔ساتھ ہی ساتھ آپ ان مجاہدین کا بھی انتخاب کرتے رہے جنہوں نے اس کارروائی کے بعد دیگر عالمی اہداف پر حملے کرنے تھے۔ان حملہ آوروں کی فہرست تو بہت طویل تھی لیکن ان میں چند افراد کو چن لیا گیا جن کے نام یہ ہیں

"احمدبن عبداللہ النعمی' سطام السقامی' ماجد موقد الحنف' خالد المحضار' ربیعہ نواف الحازمی' سالم الحازمی(بلال)' نواف الحازمی' فائز قاضی احمد الحزنوی الغامدی' حمزہ الغامدی' عکرمہ احمد الغامدی' معتز سعید الغامدی' وائل الشھری' ولید الشھری' مھند الشھری' ابو العباس عبدالعزیز الزھرانی' شامل تھے"۔

ان مجاہدین کو ہواباز مجاہدین کا دست و بازو بننا تھا اور جہازوں پر قبضہ کر کے اس وقت تک حالات اپنے قابو میں رکھنے تھے جب تک جہاز اپنے اپنے ہدف تک نہیں پہنچ جاتے اللہ پر یقین اور توکل کے بعد ان کے پاس واحد ہتھیار وہ چھوٹی چھوٹی چھریاں جنہیں عموماً لوگ کاغذ کاٹنے یا لفافہ کھولنے سے زیادہ کسی کام کے لیے استعمال نہیں کرتے۔ ان مجاہدین کو استاد شہید ابوتراب اردنی ؒ نے نہایت عمدہ عسکری تربیت دی۔ ابوتراب نے ان مجاہدین کو متعدد فنون قتال' سیکورٹی دستوں کے مقابلے اور جہازوں میں موجود محافظوں پر قابو پانے کی زبردست تربیت دی ان نوجوانوں نے یہ بھی سیکھا کہ جہاز کے کاک پٹ پر قبضہ کیسے کیا جائے؟ کس طرح ہواباز ساتھیوں کو اتنا موقع فراہم کیا جائے کہ وہ جہازوں کو اپنے ہدف تک پہنچا سکیں اور پھر اس پورے عرصے کے دوران ان کی حفاظت کیسے یقینی بنائی جائے؟

Marfat.com

ہوا باز مجاہدین نے اپنی تربیت کے مختلف مراحل سے فارغ ہو کر اپنی اپنی ذمہ داریاں سنبھالنے کے لیے تیار ہو گئے۔ خفیہ جاسوسی پر مامور مجاہدین نے اپنی ذمہ داریاں مکمل کیں امریکہ کے سیکیورٹی نظام کا بغور جائزہ لیا گیا تاکہ ان میں موجود خامیوں سے بہترین انداز میں فائدہ اٹھایا جا سکے ان معلومات کی روشنی میں مزید مشاورت کی گئی اور متعلقہ ساتھیوں کی آراء لینے کے بعد چار اہم ترین عمارتوں کو حتمی اہداف کے لیے چن لیا گیا۔ اگلے مرحلے میں جعلی دستاویزات مکمل کی گئیں جن میں ان مجاہدین کو جعلی پاسپورٹ بنانے کے طریقے سکھائے گئے۔ شیخ اسامہ نے اس کارروائی کے بارے میں بار بار خوشخبریاں دیں۔ یہ ۱۵ مجاہد حملہ کرنے کی پوری تیاریاں کے ساتھ معرکہ کی زمین پر پہنچ گئے۔ ان کو چار مجموعوں میں تقسیم کیا گیا ہر مجموعے کو ایک متعین ہدف پر حملہ کرنے کی ذمہ داری سونپ دی گئی اور کارروائی کے پورے منصوبے اور وقت سے بھی آگاہ کر دیا گیا طاغوت اکبر پر ایک تاریخی ضرب لگانے کا وقت اب بہت قریب آن لگا تھا۔

پھر دنیا نے دیکھا 11 ستمبر کی صبح مغربی سرمایہ دارانہ نظام کی پر شکوہ بلڈنگ ورلڈ ٹریڈ سینٹر جو امریکہ کے تکبر و رعونت کی علامت تھی چند لمحوں میں زمین بوس ہو گی۔ اس حملے سے پورا امریکہ ہل کر رہ گیا سینٹر میں کفریہ سرمایہ داری نظام کے بڑے بڑے سرغنے خاک و خون میں مل گئے۔ اور تقریباً 5 ہزار امریکیوں نے اپنی ہی سرزمین پر موت کا مزہ چکھا۔ اس حملے کی خبر کے ساتھ ہی کئی ممالک کی سٹاک مارکیٹیں کریش ہو گئیں اور دنیا کی بڑی بڑی کمپنیوں کو کھربوں ڈالر کا نقصان اٹھانا پڑا اور اس پر امریکہ عملی اور نفسیاتی طور پر جام ہو کر رہ گیا۔

اس پوری کارروائی پر مجاہدین نے صرف پانچ لاکھ ڈالر خرچ کیے اور اس کارروائی کے نتیجے میں امریکہ کو جو (فوری) نقصان ہوا اس کا تخمینہ تقریباً 50 ارب ڈالر لگایا گیا تھا۔ یعنی مجاہدین کے ایک ڈالر نے امریکہ کو 10 لاکھ ڈالر کا نقصان پہنچایا اور اب تک ان کا مجموعی نقصان کھربوں ڈالر سے بھی تجاوز کر چکا ہے اور ان کی معیشت شدید بحران کا شکار ہے۔

Marfat.com

معمارِ حرم و مدینہ شیخ اسامہؒ کی شہادت

حج و عمرہ پر جانے والے حضرات مسجد نبویؐ کی جدید پر شکوہ تعمیرات دیکھ کر حیرت و استعجاب میں ڈوب جاتے ہیں۔ بے مثال خوب صورتی کی حامل یہ تعمیرات شیخ اسامہؒ کی زیر نگرانی مکمل ہوئیں۔ اسامہ کے والد محمد بن لادن کو اللہ تعالیٰ نے بیک وقت مسجد حرام، مسجد نبویؐ اور مسجد اقصیٰ کی تعمیر نو اور سابق تعمیرات کی دیکھ بھال کا نگران ہونے کا شرف بخشا تھا۔ مسجد حرام اور مسجد نبوی کی تعمیر کے بعد تمام تعمیرات شیخؒ کے والد محمد بن لادن اور ان کی وفات کے بعد ان کے بیٹوں خصوصاً شیخؒ نے جاری رکھیں۔ سرزمین حرمین کے ننانوے فیصد مقدس مقامات اور اہم یادگاریں بن لادن کمپنی کی ہی تعمیر کردہ ہیں۔ مسجد نبویؐ کی نئی تعمیر کو آج جدید دنیا کی سب سے خوب صورت وسیع و عریض اور بے مثال تعمیر قرار دیا گیا ہے۔ اس تعمیر کے ڈائریکٹر خود شیخؒ تھے۔ انہوں نے ذاتی شوق اور دل چسپی سے اس تعمیر کو پائیدار اور عدیم النظیر بنانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی۔ ایک مرتبہ افغانستان میں شیخؒ نے علماء کی مجلس میں بتایا کہ:

''سرزمین حجاز کے بیشتر مقدس مقامات، یادگاریں اور مشہور مساجد ہم بھائیوں نے مل کر بنائیں، جب مسجد نبویؐ کی موجودہ تعمیر کا منصوبہ بنا تو میں نے اصرار کرکے اپنے بھائیوں سے کہا کہ اس کی نگرانی بہر صورت مجھے دی جائے۔ چنانچہ بھائیوں نے میری زندگی کی عظیم تمنا پوری کرتے ہوئے مجھے جدید تعمیرات کا ڈائریکٹر مقرر کر دیا۔ جہاد افغانستان شروع تھا، میں کچھ وقت جلال آباد کے پہاڑوں میں روسیوں کے سامنے والے مورچوں میں گزارتا پھر مسجد نبویؐ کی یادستاتی اور نئی تعمیر کی نگرانی کے لیے مدینہ منورہ پہنچ جاتا''۔

اتنا بتا کر شیخؒ کی آواز بھر آنے لگی اور آنسو رخساروں پر ڈھلکنے لگے۔ شیخؒ نے گلوگیر آواز میں کہا:

''اللہ جانتا ہے کہ میں نے کس شوق سے اور کیسے جدید وسائل کو استعمال کر کے مسجد نبویؐ کی تعمیر کی تھی۔ مگر بالکل اختتامی مراحل پر مجھے ہجرت پر مجبور کر دیا گیا''۔

Marfat.com

شیخ نے جب نہایت گلو گیر اور حسرت آمیز لہجے میں کہا کہ:

''امریکی ظالموں نے مجھے میرے نبیؐ کی مسجد میں، جو میں نے خود اپنے ہاتھوں سے تعمیر کی تھی، ایک سجدہ بھی نہ کرنے دیا......''

تو وہ اپنے آپ پر قابو نہ رکھ سکے، ان کی ہچکی بندھ گئی۔ حاضرین میں سے کوئی ایسا نہ تھا جو رو نہ رہا ہو۔ اس شیخ پر مسجد نبویؐ کے فراق کا صدمہ اور اس قدر غالب آیا کہ وہ اپنے جذبات پر قابو نہ پا سکے اور روتے ہوئے اٹھ کر دوسرے کمرے میں چلے گئے۔ یہ تھے اللہ اور رسولؐ سے سچی محبت رکھنے والے ولی صفت مجاہد و مہاجر فی سبیل اللہ......

اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کے بارے میں ایک پیشین گوئی ہے جو صحاح ستہ کی کتاب سنن ابوداؤد میں مذکور ہے۔

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیت المقدس میں ہونے والی ایک تعمیر یثرب (مدینہ منورہ) کی تباہی کا سبب بنے گی اور مدینہ کی تباہی کے نتیجہ میں جنگ عظیم کا آغاز ہوگا اور جنگ عظیم قسطنطنیہ (استنبول) کی فتح کا پیش خیمہ ثابت ہوگی اور اسی کے ساتھ مسیح الدجال نکلے گا''۔ (رواہ ابوداؤد)

یہاں اس حدیث میں بیت المقدس میں جس تعمیر کا تذکرہ ہے غالباً اس سے مراد یہودیوں کے ہیکل سلیمانی کی تعمیر ہے جس کے نتیجہ میں عالم اسلام کے مسلمانوں کا شدید احتجاج ہوگا اور انتقامی کارروائی کے طور پر دنیا بھر میں مسلمانوں کی جانب سے اہل مغرب کے مفادات پر حملے کیے جائیں گے اور اس کے جواب میں اہل مغرب کی جانب سے مدینہ اور مکہ پر حملے کیے جائیں گے اور غالباً اسی دوران استنبول کو یورپ کا حصہ قرار دے کر اہل مغرب اس پر قبضہ کر لیں گے اور اس کے نتیجہ میں تیسری جنگ عظیم کا آغاز ہو جائے گا اس جنگ کے نتیجہ میں مسلمانوں اور عیسائیوں کا شدید جانی اور مالی نقصان ہوگا مگر بالآخر مسلمان استنبول کو دوبارہ فتح کر لیں گے اس موقعہ پر مسلمانوں کی تعداد قلیل اور عیسائیوں کی معاشی طور پر دیوالیہ ہو جانے کا فائدہ

Marfat.com

اٹھا کر یہودی اپنی عالمی بادشاہت کا اعلان کر دیں گے اور یہودی بادشاہ مسیح الدجال منظر عام پر آ جائے گا۔

مذکورہ بالاتمام اخبار و احادیث کو مدنظر رکھتے ہوئے اور موجودہ زمانہ میں صیہونیت کے علمبردار یہود و نصاری کی تیسری عالمی جنگ چھیڑنے کی شدید خواہش اور کوششوں کو موجودہ امریکی صدر کے اقوال وعزائم کی روشنی میں دیکھتے ہوئے بظاہر نظر یہی آتا ہے کہ آدم و ابلیس کے درمیان جس خیر وشر کی کشمکش کا آغاز روز اول سے ہوا تھا اس کا آخری معرکہ بہت نزدیک ہے بقول اقبالؒ......

اسلام کو پھر معرکہ روح بدن پیش تہذیب نے پھر اپنے درندوں کو ابھارا
اللہ کو پامردی مومن پہ بھروسہ ابلیس کو یورپ کی مشینوں کا سہارا

"عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اہل حبشہ میں سے پتلی پتلی پنڈلیوں والا ایک شخص بیت اللہ کو تباہ کر دے گا اس کے خزانہ کو ضبط کر لے گا' اس کے پردہ کو کھینچ کر پھاڑ دے گا پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اس وقت اپنی آنکھوں سے وہ منظر دیکھ رہا ہوں کہ وہ کشادہ اور ابھری ہوئی پیشانی والا حبشی شخص بیت اللہ پر مستقل لوہے کے ایسے ہتھیار سے حملے کر رہا ہے جو چٹانوں کو بھی پاش پاش کر دیتا ہے"۔ (مسند احمد)

اس حدیث میں بیت اللہ پر حملہ کرنے والے جس شخص کا تذکرہ کیا گیا ہے اس کی پہلی نشانی یہ بتائی گئی ہے کہ اس کا تعلق حبشہ سے ہوگا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں حبشہ ایک ریاست تھی جو مشرقی افریقہ کے وسیع رقبہ پر پھیلی ہوئی تھی اس میں موجودہ زمانے کے ممالک صومالیہ' اٹیریا' ایتھوپیا اور کینیا وغیرہ شامل تھے اور باراک اوبامہ کا تعلق قدیم حبشہ کے اسی علاقہ کینیا سے ہے۔ اس حدیث میں اس شخص کی دوسری نشانی یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ پتلی پتلی پنڈلیوں والا ہوگا اور اکثر لوگوں کو یاد ہوگا کہ اپنی صدارتی مہم کے آخری دنوں میں ریپبلکن امیدوار جان میکین نے باراک

Marfat.com

اوبامہ کی ٹانگوں کو بطور خاص تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے اس کا مذاق اڑایا گیا تھا اسی کے ساتھ کشادہ اور ابھری ہوئی پیشانی کی علامت بھی اوبامہ میں موجود ہے۔

بیت اللہ میں کوئی خزانہ موجود نہیں لیکن یہ بھی ہوسکتا ہے کہ معمارِ حرم و مدینہ کی شہادت کے بعد اُن کی خفیہ معلومات لیپ ٹاپ کمپیوٹر ہارڈ ڈسک یو ایس بی ڈرائیو کے علاوہ پوری دنیا سے جہاد کے لیے پاکستان آنے والا سرمایہ سونے یا نقدی کی شکل میں دجالی لشکر کے ہمنوا اپنے ساتھ لے گئے گویا یہ تمام چیزیں ایک خزانہ کی مثل تھی اور لشکرِ مہدی کے سالار اوّل کی معلومات سے بڑا خزانہ کوئی ہوسکتا تھا؟ جس میں پوری دنیا سے جہاد کے لیے مال کی ترسیل اور پوری دنیا میں عالمی تحریک جہاد لشکرِ مہدی کا نیٹ ورک ان سے وابستہ افراد کے رابطے نمبر اور ایڈریس مستقبل میں امریکہ پر کی جانے والی کارروائیوں کی تفصیلات بھی خزانے سے کم نہیں یہ سب اُمتِ مسلمہ کا خزانہ تھا جو شہید اسامہؒ معمارِ حرم و مدینہ کی تحویل میں تھا۔ (واللہ اعلم)

پردے کو پھاڑ ڈالنے کا مطلب شہید اسامہؒ کے گھر میں چادر اور چاردیواری کے تقدس کو پامال کرنے سے بھی مراد ہوسکتا ہے۔ لشکرِ دجال وصلیب کے فوجیوں نے رات کے وقت حملہ کیا جس کو گویا ان کے گھر کی بے پردگی سے بھی مراد لیا جاسکتا ہے۔ (واللہ اعلم)

اس حدیث کے مطابق اگر غور کیا جائے کہ 2 مئی 2011ء میں ایبٹ آباد آپریشن میں مجاہد اسلام معمارِ حرم و مدینہ الشیخ اسامہؒ کو شہید کیا گیا اور یہ آپریشن اوباما براہِ راست دجالی ٹیکنالوجی سٹیلائٹ کے ذریعے دیکھ رہا تھا۔ اور اس آپریشن میں دنیا کی جدید ترین ٹیکنالوجی استعمال کی گئی جن میں چند کے نام یہ ہیں Q170 R سینٹینل ڈرون E2 ہاک آئی جہاز RC135V/W KC130 آئل ٹینکر جہاز MV-22 ہیلی کاپٹر چینوک ہیلی کاپٹر P-3 اورین E-8 جوائنٹ سٹارز یہ تمام اس آپریشن میں شامل تھے اس کے علاوہ اُڑنے والے بمبار طیارے EA-63 پرولر یا EA-18C گرولر جس میں اینٹی ریڈیشن میزائل ہارم میزائل نصب تھے جدید ترین لڑا

Marfat.com

کا طیارے F/A '18E/F سپر ہارنٹ یہ تمام جہاز بھی اس حدیث میں موجود آخری حصے کی طرف اشارہ ہے جو کہ چٹانوں کو پاش پاش کر دیتے ہیں۔ (واللہ اعلم)

اس بحث کا لب لباب یہ ہے کہ اوباما حبشی نسل کے ہاتھوں معمارِ حرم کی شہادت ہی دراصل مکہ و مدینہ پر حملہ ہے۔ (واللہ اعلم)

امریکی صدر اوبامہ یہودی ایجنٹ:

باراک اوبامہ کی امریکی صدارت حاصل کرنے میں کامیابی کے متعدد اسباب بیان کیے جاتے ہیں مثلاً ان کا افریقی النسل ہونا جس کے نتیجہ میں تمام سیاہ فام ووٹ اوبامہ کو ملے' مسلمان باپ کی اولاد ہونا جس کے باعث مسلمان ووٹرز کا قدرتی میلان اوبامہ کی طرف ہوا اور اس کے علاوہ امریکی عوام کی گذشتہ صدر بش کی خارجہ پالیسی سے شدید اختلاف ہونا وغیرہ لیکن ہمارے نزدیک اس کا اہم ترین سبب یہودی منصوبہ ساز ہیں جس کے تحت اوبامہ کو سامنے لایا گیا۔ اس سے قبل کہ ہم طشت از بام کریں کہ وہ یہودی منصوبہ کیا ہے اور اس منصوبے میں یہودی اوبامہ کا کیا استعمال کرنا چاہتے ہیں ہم چاہیں گے کہ باراک اوبامہ کے اپنے اقوال کی روشنی میں اس کے مذہبی رجحان اور اس کی ترجیحات کا تعین کریں۔ صدارتی الیکشن مہم کے دوران ہونے والا بیان......

''امریکہ کا صدارتی امید وار بننے کے لیے کوشاں ڈیموکریٹک باراک اوبامہ نے آخری وقت میں ووٹروں کو اپنی طرف کھینچنے کے لیے اس دعوی کو مسترد کر دیا کہ وہ خفیہ طور پر مسلمان ہیں اوبامہ نے انٹرنیٹ پر اس مہم کی مذمت کی ہے اگرچہ اس کا دوسرا نام حسین ہے لیکن وہ ایک عیسائی ہے اور جتنا ممکن ہو چرچ جاتا ہے اس نے کہا کہ اس کے خلاف مہم ہیلری کلنٹن کے حامیوں نے شروع کر رکھی ہے حالانکہ اس بات کا ہیلری کو بھی یقین ہے کہ وہ عیسائی ہیں۔''

(جنگ نیوز کراچی مورخہ 5 مارچ 2008)

پس جو مسلمان باراک اوبامہ کے نام میں شامل لفظ حسین سے کسی غلط فہمی میں مبتلا ہیں انہیں جان لینا چاہیے کہ باراک اوبامہ کو کوئی ہمدردی اور تعلق مسلمانوں

Marfat.com

کے ساتھ نہیں ہے۔ تو پھر سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا عیسائیوں کے ساتھ ہے؟ جی نہیں بلکہ اوبامہ کی تمام تر ہمدردیاں اور وفاداریاں عیسائیوں کے ساتھ بھی نہیں بلکہ یہودیوں کے ساتھ اس کا ثبوت باراک اوبامہ کا مندرجہ ذیل پالیسی بیان ہے۔

''باراک اوبامہ نے اپنی جماعت کی طرف سے صدارتی نامزدگی میں کامیابی کے دعوے کے بعد اپنی پہلی پالیسی تقریر میں اسرائیل کے لیے غیر متزلزل حمایت کا وعدہ کیا ہے اوبامہ نے امریکہ اسرائیل پبلک افیرز کمیٹی سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا ہے کہ اسرائیل کی سلامتی مقدس ہے اور اس پر کوئی سمجھوتہ نہیں ہوسکتا یہ کمیٹی یہودیوں کی ایک ممتاز لابی کہلاتی ہے''۔

(بی بی سی اردو ویب سائٹ مورخہ 4 جون 2008)

باراک اوبامہ کا مذکورہ بالا یہ بیان صدارتی الیکشن کی کسی تقریر کا حصہ نہیں جسے محض ووٹرز کو متوجہ کرنے کی کوشش کہہ کر ٹالا جاسکے بلکہ یہ پہلی پالیسی تقریر کا ایک حصہ ہے یعنی صدر امریکہ کی ایک متعین خارجہ پالیسی کا اظہار اور عزم اور ایک رخ ہے اب اسی کے ساتھ صدر امریکہ کی خارجہ پالیسی کا ایک دوسرا رخ بھی ہم قارئین کے سامنے لانا چاہتے ہیں۔

''نو منتخب امریکی صدر باراک اوبامہ کی طویل انتخابی مہم کے دوران جب بھی خارجہ پالیسی کی بات ہوئی تو عراق اور افغانستان کے ساتھ ساتھ پاکستان کا نام بھی آتا رہا۔ ان پر پاکستان کے قبائلی علاقوں میں القاعدہ کے خلاف براہ راست کارروائی کے لیے فوج بھیجنے کے بیان پر تنقید بھی ہوئی لیکن اوبامہ آخر تک پاکستان میں براہ راست کارروائی کے لیے اپنے موقف پر ڈٹے رہے صدر منتخب ہونے کی صورت میں پاکستان سے متعلق اپنے لائحہ عمل کی وضاحت اپنی ویب سائٹ پر کرتے ہوئے اوبامہ کہتے ہیں کہ اصل میدان جنگ افغانستان اور پاکستان ہیں''۔

(بی بی سی اردو سائٹ مورخہ 5 نومبر 2008)

پس نیو ورلڈ آرڈر یعنی تسخیر عالم کے یہودی منصوبہ میں اس وقت باراک

Marfat.com

اوبامہ کو ایک کلیدی حیثیت حاصل ہے اس لیے موجودہ امریکی صدر باراک اوبامہ نے اپنے اوپر اسرائیل کی حفاظت اور پاکستان کی بربادی کو واجب کر لیا ہے۔

یہودی یہ بات اچھی طرح جانتے ہیں کہ کعبہ یعنی بیت اللہ مسلمانوں کی مرکزیت کی علامت ہے اور جب تک بیت اللہ موجود رہے گا اس وقت مسلمانوں کے متحد ہونے کا امکان تلوار بن کر یہودیوں کے سر پر لٹکا رہے گا اور اگر کبھی مسلمانوں کو صلاح الدین ایوبی جیسی قیادت میسر آ گئی اور مسلمانوں نے متحدہ جدو جہد کا آغاز کر دیا تو پھر کوئی مسلمانوں کے اس سیل رواں کا راستہ نہیں روک سکے گا۔ مسلمانوں کے مقدس مقامات کو مٹانے کی سازش کے بارے میں ایک خبر......

''ڈیموکریٹ اوبامہ اور ریپبلکن ٹینکریڈو نے اپنے بیانات میں پاکستان میں القاعدہ کے ٹھکانوں اور مسلمانوں کے مقدس شہروں مکہ اور مدینہ پر امریکی حملوں کی بات کی تھی''۔ (بی بی سی اردو ویب سائٹ مورخہ 7 اگست 2007)

بالعموم دیکھا گیا ہے کہ جب بھی عام مسلمانوں کے سامنے بعض اہل مغرب کے مبنی بر حقد و حسد اس قسم کے بیانات کا خلاصہ کیا جاتا ہے تو لوگ کہتے ہیں کہ ایسا ممکن ہی نہیں کہ کوئی بیت اللہ یا مکہ اور مدینہ کو کوئی نقصان پہنچا سکے اور بطور دلیل قرآن کی سورۃ الفیل کو پیش کرتے ہیں کہ جب کوئی ایسی ناپاک کوشش کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ وہی سلوک کرے گا جو اللہ تعالیٰ نے ابراہہ اور اس کے لشکر کے ساتھ کیا حالانکہ قرآن کریم میں اس مقام پر اللہ تعالیٰ نے محض ایک موقعہ کا ذکر کیا ہے کہ جب بیت اللہ پر حملہ آور ہونے والے دشمن کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے یہ سلوک کیا مگر کسی بھی مقام پر یہ وعدہ نہیں کیا گیا کہ آئندہ کبھی مکہ پر حملہ ہوا تو پھر حملہ آور کا ایسا ہی حشر ہوگا بلکہ اس کے برخلاف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں جو خبر دی ہے اس میں ایسی ایک انہونی کے ہونے کا برملا تذکرہ فرمایا ہے۔

اس زمانہ میں اس بات سے تو کوئی بھی انکار نہیں کرسکتا کہ امریکہ اور یورپ اس وقت صہیونیت کے شکنجہ میں پوری طرح کسے جا چکے ہیں جس کے باعث مغربی

Marfat.com

سیاست میں اسرائیل کا تحفظ اور دفاع تمام حکومتوں اور خصوصاً امریکہ کے لیے اولین ترجیح کی حیثیت رکھتا ہے یہی سبب ہے کہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے تقریباً تمام ہی صدور ماسوائے ابراہام لنکن اور جان ایف کینڈی کے اسرائیل نواز رہے مگر موجودہ صدر باراک اوبامہ کے بارے میں متعدد ویب سائٹ پر یہ بات موجود ہے کہ باراک اوبامہ کھلم کھلا فری میسن صہیونی' ایلنٹی عیسائی ہے اس کی تصدیق باراک اوبامہ کے صدر منتخب ہونے کے بعد کیے جانے والے ابتدائی اقدامات سے بھی ہوتی ہے اس ضمن میں پہلی خبر یہ ہے کہ......

باراک اوبامہ نے چیف آف آرمی اسٹاف کے لیے ایک صہیونی یہودی ایمانویل کو منتخب کیا ہے اور اپنا مشیر خاص بھی ایک یہودی کو منتخب کیا ہے جبکہ ایشیاء سے متعلق معاملات کی دیکھ بھال کے لیے مسلمان دشمن اور اقلیتوں کے قتل میں ملوث انتہا پسند ہندو جماعت وشواہندو پریشد کی نیشنل کوآرڈی نیٹر رہ چکی خاتون سونل شا کو اپنا مشیر مقرر کر دیا ہے سونل شا کے ادارے انڈی کارپس کا بانی گجرات کے وزیر اعلیٰ اور لاکھوں مسلمانوں کے قاتل نریندر مودی کا قریبی دوست ہے۔ انڈی کارپس کی پارٹنر شپ ایکال ودیالایاس کے ساتھ جو وشواہندو پریشد کا حمایت یافتہ ہے اور اسکولوں میں ہندو طلبہ کو غیر ہندوؤں سے نفرت کی تعلیم دیتا ہے مزید برآں اسی ایکال ودیالاس نے بھارتی ریاست مدھیہ پردیش اور اڑیسہ میں مسلمانوں اور عیسائیوں کے خلاف فسادات کرانے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔

قارئین! موجودہ حالات میں مسلمانوں کے خلاف ہندو' یہودی اور عیسائی صہیونی اتحاد قائم ہو چکا ہے اور اس کی علامت باراک اوبامہ کی شکل میں ظاہر ہو چکی ہے اس منصوبے کے تین ہدف ہیں اولین مقصد پاکستان کو معاشی' سیاسی اور معاشرتی عدم استحکام سے دوچار کر کے عسکری اور نظریاتی طور پر ختم کرنا' ثانیاً جمی کارٹر کے ۱۹۷۳ کے جینو سائیڈ منصوبہ کے مطابق تیسری دنیا کے غریب ممالک کو جعلی معاشی بحران کے

Marfat.com

ذریعہ ورلڈ بینک اور آئی ایم ایف کا غلام بنانا' غذائی اجناس کی طلب و رسد میں نقلی تفاوت پیدا کر کے غربت و افلاس کے بہانے قحط پیدا کر کے آبادی کو کم کرنا۔

عالمی سیاسی بساط پر اپنے نمائندوں کے ذریعہ جھوٹ اور فریب کاری سے عالمی جنگیں برپا کر کے امیر ممالک کی معیشت کو مفلوج کرنا جیسا کہ عراق اور افغانستان میں امریکہ کے ساتھ کیا گیا اور لیبارٹری وائرسز مثلاً ایڈز' برڈ فلو اور ڈینگی وائرس وغیرہ کے ذریعہ تیسری دنیا کے ممالک اور خصوصاً مسلمانوں کا قتل عام کر کے غیر یہودیوں کو اکثریت سے اقلیت میں تبدیل کرنا ہے اور ثالثاً مسلمانوں کے مقدس مقامات مکہ اور مدینہ پر حملہ کر کے مسلمانوں کی مرکزیت کو ختم کرنا اور یہ تیسرا کام ایک ایسا شخص ہی کر سکتا ہے کہ ایک جانب جس کا سینہ اسلام کی نفرت سے جل رہا ہو اور دوسری جانب ناتجربہ کاری کے باعث وہ سیاسی بصیرت سے محروم ہوتا کہ اپنے کسی غلط اقدام کے نتائج و عواقب کا قبل از وقت ادراک کرنے سے قاصر ہو تیسری جانب امریکی معاشرے کے ایک ایسے طبقہ سے تعلق رکھتا ہو کہ جس کے لیے امریکی معاشرے اور میڈیا میں ہمدردی موجود نہ ہوتا کہ مطلوبہ مقاصد کی تکمیل ہونے کے بعد امریکی میڈیا کی شدید تنقید کے نتیجہ میں اسے بآسانی منظر سے ہٹایا جا سکے پس یہی اسباب ہیں کہ یہودی لابی نے باراک اوبامہ کو ایک ناتجربہ کار' سیاہ فام اور مسلمان باپ کی اولاد ہونے کے باوجود امریکہ کی صدارت کے لیے منتخب کیا ہے۔

اللہ تبارک تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہم سب مسلمانوں اور ہمارے حکمرانوں کو خواب غفلت سے بیدار ہونے اور عالمی سازش سے نمٹنے اور بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

دجالی ٹیکنالوجی بمقابلہ مجاہدین ٹیکنالوجی:

وہ سادہ مجاہدین جو پٹرول سے بم بناتے اور لانچر کو بطور پرنالہ اور تھرموس استعمال کرتے تھے۔ یہ مجاہدین نے گیارہ ستمبر کے بعد اپنی کارگردگی میں نمایاں تبدیلیاں کرتے ہوئے دنیا کے سب سے بڑے دشمن سے ٹکر لینے کے لیے آئے دن

Marfat.com

تجربات کرتے رہتے ہیں اور دشمن کی ہر جدید ٹیکنالوجی کو مات دیتے ہیں۔ آپ خود دیکھ سکتے ہیں کہ امریکہ کی جدید ٹیکنالوجی کے مقابلے میں مجاہدین کس طرح کامیابیاں حاصل کر رہے ہیں موجودہ جہادی تحریکات میں مجاہدین نے دو طرح کی کارروائیوں سے دشمن کو بہت زیادہ نقصان پہنچایا ایک فدائی کارروائیوں اور دوسری ریموٹ کنٹرول سے اور مائن بلاسٹنگ سے۔ یہاں ہم صرف ریموٹ کنٹرول اور مائنز کا ذکر کریں گے فدائی کارروائیوں کا ذکر آگے آئے گا۔

ابتداء میں امریکہ کے خلاف جو کارروائیاں کی جاتی تھیں وہ سادہ ریموٹ کنٹرول کے ذریعے کی جاتی تھیں جن کو مجاہدین خود تیار کرتے تھے۔ اس ریموٹ پر زیادہ سے زیادہ خرچ پچاس روپے آتا تھا اس کے ساتھ جو بارود وغیرہ لگایا جاتا وہ بھی اس میں شامل کر لیں تو اس وقت پانچ سو روپے میں ایک زبردست مائن تیار ہو جاتی تھی اللہ کی مدد سے یہ ایک مائن ایک امریکی گاڑی کے پرخچے ہوا میں یوں اڑا دیتی تھی جیسے سوکھا ہوا بھوسا ہوا کے جھونکے سے اڑ جاتا ہے۔ یہ سادہ ریموٹ کچھ عرصے تک کام کرتے رہے لیکن جب امریکیوں کے ہاتھ یہ لگ گئے تو انہوں نے اس کا توڑ کر لیا اور پھر کسی بھی قافلے کے گزرنے سے پہلے طیارہ آتا اور وہ تیز الیکٹرانک لہریں چھوڑ کر مجاہدین کے لگے مائن کو پہلے ہی پھاڑ دیتا اس طرح مجاہدین کی کارروائیاں ناکام ہو جاتیں۔

مجاہدین نے اس بات پر سر جوڑے، تجربے کیے۔ مجاہد انجینئروں نے محنت کی اور اسی ریموٹ کو جدید بنایا اس میں کچھ تبدیلیاں کیں جس پر کچھ خرچہ آیا۔ یہ انجینئر مجاہد اس ریموٹ کو کارروائی میں چیک کرنے کے لیے لے گئے اور بارود کے ساتھ امریکیوں کے راستے پر نصب کر دیا۔ اللہ کے حکم کے مطابق مادی اسباب انہوں نے اختیار کر لیے تھے اور جو کچھ ان سے بن سکتا تھا وہ کیا۔ فضاء میں امریکی طیارے آئے دنیا کی جدید ٹیکنالوجی کے حامل اس میدان میں کوئی ان کا ہم پلہ نہیں۔ ان غریب مجاہدین نے جتنی بھی محنت کی ہو لیکن کہاں مریخ پے کمندیں ڈالنے والے اور کہاں یہ کچی چھتوں کے نیچے بیٹھنے والے۔

Marfat.com

یہ مقابلہ روحانیت کا وسائل سے' توکل کا مادیت سے تھا۔ طیارے تیز لہریں چھوڑنے لگے' تمام مجاہدین کی نظریں سڑک پر لگی تھیں آیا محنت کامیاب ہوتی ہے یا ناکام۔ اللہ نے اپنے کمزور بندوں پر رحم فرمایا' سڑک پر نصب بم خاموش رہا' اسباب و ٹیکنالوجی اپنا اطمینان کر کے واپس چلی گئی' لیکن مجاہدین کے لیے ابھی بھی صبر کی ایک اور منزل باقی تھی اب امریکی قافلے کو یہاں سے گزرنا تھا۔ جس مجاہد کے ہاتھ میں وائر لیس تھا اس نے دوبار بٹن دبائے پھر اپنی شہادت کی انگلی مطلوبہ بٹن پر رکھ لی اور جتنی دعائیں یاد تھیں ساری پڑھ ڈالیں جیسے ہی مطلوبہ گاڑی مائن کے اوپر آئی انگلی دبی اور سپر پاور کی ٹیکنالوجی کے پرخچے ہوا میں اڑے۔ ادھر سب کی زبان سے تکبیر کا نعرہ بلند ہوا تجربہ کامیاب ہو گیا توکل ٹیکنالوجی پر غالب آ چکا تھا۔ ان انجینئر مجاہدین نے اب دن رات محنت کر کے یہ جدید ریموٹ بنا کر سارے افغانستان کے مجاہدین و طالبان کو پہنچائے اور دو سال تک کامیاب کارروائیاں کرتے رہے۔

تیسرے روز امریکیوں نے اس ریموٹ کو جام کرنے والے آلات سے ناکارہ بنا دیا لیکن جب حوصلے بلند ہوں اور منزل پر نظر ہو تو جنگوں میں اتار چڑھاؤ کوئی معنی نہیں رکھتے۔ مجاہد انجینئروں نے اپنا پھر سے کام شروع کیا۔ دن رات محنت کرتے رہے تجربے کیے اور پھر نئے ریموٹ تیار کر لیے اور تجربات کر کے میدانوں تک پہنچا دیے جہاں اب مجاہدین ان ریموٹ کنٹرول بموں سے امریکیوں کی تکہ بوٹی کر رہے ہیں۔

امریکہ نے مائن کارروائیوں سے بچنے کے لیے مائن پھٹانے والی خصوصی گاڑیاں بھجوائی تھیں۔ ان گاڑیوں میں انتہائی جدید سینسر' اسکینر اور ڈیٹکیٹر نصب تھے جو زیر زمین کسی بھی مائن وغیرہ کا پتہ لگا لیتے تھے یہ نظام گاڑی کے آگے لگے بلیڈ میں نصب تھا جو گاڑی کے ٹائر مائن پر پہنچنے سے پہلے ہی مائن کا پتہ لگا لیتا تھا۔ پھر اس کو ناکارہ بنانے کی صلاحیت بھی ان گاڑیوں میں تھی شروع میں امریکیوں کا کامیابی ملی لیکن جب مجاہدین کو ان گاڑیوں کا علم ہوا تو ان کے انجینئروں نے محنت کر کے اس کا توڑ پیدا کر دیا۔

Marfat.com

مجاہدین نے مائن کے ساتھ ایک چھوٹے سے سرکٹ کا اضافہ کر کے ان کے سینسر اور اسکینر کو اندھا کر دیا۔ ان گاڑیوں کا کام اگرچہ مجاہدین کی بچھائی مائنوں کو تلاش کر کے ناکارہ بنانا تھا لیکن اللہ کے نیک بندوں نے ان گاڑیوں کی تلاش کا کام شروع کر دیا اور چن چن کر ان گاڑیوں کو تباہ کیا یہ کل 35 گاڑیاں تھیں جن کا کباڑ اٹھا کر بچوں نے کباڑیوں کو بیچ دیا ایک گاڑی کی قیمت سات سو ڈالر یعنی 56 کروڑ روپے بنتی ہے۔

یہ سب کچھ اللہ کی مدد کے ذریعے ہوا اور کسی کا کوئی عمل دخل نہیں۔ جہاں تک مادی اسباب کا تعلق ہے تو اس کی حقیقت یہ ہے کہ دشمن جو ہتھیار اور جو طریقہ کار استعمال کر رہے ہیں وہ ان کی محنت و مشقت اور عسکری تربیتوں کا نتیجہ ہے۔ لیکن دوسری طرف اللہ کے نیک بندوں نے جہادی میدان میں محنت کی' تجربے کیے تو اللہ نے ان کی محنت کو رنگ لایا۔ اب ہم مجاہد انجینئروں کی بنائے گئے ریموٹ کنٹرول بم کا نقصان دیکھتے ہیں پانچ سو روپے میں بنائے جانے والا بم کتنی تباہی کرتا ہے۔ امریکی عموماً ہموی گاڑی استعمال کرتے ہیں جس پر ہیوی مشین گن لگی ہوتی صرف ہموی کی قیمت 65000 امریکی ڈالر ہے جبکہ جنگ کے دوران اس پر جو ہیوی مشین گن اور دیگر ساز و سامان نصب ہوتا ہے اس صورت میں اس ہموی کی قیمت' ایک لاکھ چالیس ہزار امریکی ڈالر یعنی ایک کروڑ بارہ لاکھ پاکستانی روپے ہے اس کا مارکیٹ ریٹ تین لاکھ امریکی ڈالر ہے۔

رائفل M16 ساڑھے تین لاکھ روپے' ایک عسکری دوربین کی عام قیمت ڈیڑھ لاکھ روپے' رینج فائنڈر کی قیمت ڈھائی لاکھ روپے' نائٹ ویژن کی قیمت تین لاکھ روپے' چشمے کی قیمت ایک لاکھ پچیس ہزار روپے ہے۔ امریکی فوجی جو ہیلمیٹ استعمال کرتے ہیں یہ بھی کوئی عام نہیں ہوتا بلکہ اس کے ذریعے ہر فوجی بگرام ائیر بیس یا پینٹا گون سے رابطے میں رہتا ہے۔ اس طرح ایک امریکی گاڑی ہموی کے تباہ ہونے سے محتاط اندازے کے مطابق دو کروڑ ترپن لاکھ پچھتر ہزار روپے کا نقصان ہوا۔ جو فوجی اس میں تھے ان کا خرچہ الگ اور جو زخمی ہوئے اس پر جو خرچہ آئے گا وہ الگ۔

Marfat.com

نیز اس کارروائی کے بعد بگرام ائیر بیس سے طیارے اڑ کر آتے ہیں اور خوب بمباری کرتے ہیں یہ خرچہ بھی اس میں شامل کر لیجیے پھر اس کے بعد ہیلی کاپٹر کا ان مرداروں کو اٹھانے آتے ہیں۔ لیکن دوسری طرف مجاہدین کا جانی نقصان نہ ہونے کے برابر ہوتا ہے کیونکہ زیادہ سے زیادہ پانچ مجاہد دور کسی جگہ چھپ کر بٹن دبا کر یہ کارروائی انجام دیتے ہیں اور نکل جاتے ہیں۔ اب آپ کائنات کے رب کی شان دیکھیے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی حقانیت دیکھیے کہ کہاں ہاتھ سے بنی پانچ سو روپے کی مائن اور کہاں کروڑوں کا نقصان۔

یہاں تک بس ہی نہیں بلکہ مجاہدین میزائل اور راکٹ میں بھی جدید ٹیکنالوجی حاصل کر چکے ہیں امریکی ہیلی کاپٹروں کا شکار کرنا اب کوئی مشکل کام نہیں رہا۔ آپ کو یہ جان کر حیرانگی ہو گی کہ مجاہدین نے امریکی 4 ڈرون جہاز میں مار گرائے ہیں۔ ماہ اکتوبر 2009 میں مجاہدین نے اللہ کے فضل و کرم اور اس کی مدد و نصرت کے ساتھ چار ڈرون طیارے زمین بوس کیے ان میں ایک صومالیہ میں' ایک جنوبی وزیرستان میں' ایک قندوز میں اور ایک خوست کے ضلع صابری میں۔ صرف ایک ڈرون کی لاگت اٹھارہ سے بیس ملین ڈالر ہے۔

افغانستان کے تین صوبوں میں مجاہدین کے بڑھتے ہوئے حملوں کی وجہ سے خوست' پکتیکا اور نورستان سے امریکہ اور اس کے اتحادیوں نے اپنا بوریا بستر گول کیا' گیارہ کیمپوں کو خالی کر دیا ہے۔

اگر ان صلیبی فوجیوں کی لڑائی انسانوں کے ساتھ ہوتی تو وہ کب کے فتح یاب ہو کر لوٹ چکے ہوتے' اگر مادی اسباب فیصلہ کن ادا کرتے تو آن واحد میں سب کچھ صلیبیوں کا ہو چکا ہوتا لیکن صلیبیوں کا مقابلہ بدر کے دن سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے امتیوں کی نصرت کرنے والے رب کائنات سے ہے اور اس رب کی قوت' اس کی طاقت' اس کے لشکر اور اس کی نصرت و مدد کے سامنے کائنات کے تمام اسباب اور مخلوقات اکٹھے ہو جائیں تو بھی کچھ حیثیت نہیں رکھتے۔ یہ حقیقت کل کے ابو جہل کو بھی سمجھ نہیں آتی تھی اور آج کے ابو جہل بھی اس کو سمجھنے سے محروم ہیں۔

Marfat.com

مجاہدین اور جدید ٹیکنالوجی:

ریموٹ کنٹرول، مائن کارروائیاں، دشمن پر کمین لگانا، کیمپوں پر حملے کرنے کے علاوہ مجاہدین کی فدائی کارروائیاں دن بدن بڑھ رہی ہیں یہ جو کارروائیاں ہیں جن کا کوئی توڑ دجالی لشکر کے پاس نہیں۔ موجودہ صدی میں مجاہدین نے پہلا فدائی حملہ افغانستان کے مشہور کمانڈر احمد شاہ مسعود پر کیا جو 10 ستمبر 2001ء کو ہوا اور اس کے بعد 11 ستمبر کا فدائی حملہ ہوا اور یوں ان فدائی حملوں کا سلسلہ نہ رکنے والا شروع ہو گیا یہاں تک کہ قندھار 2008ء میں مجاہدین نے ایک زبردست فدائی کارروائی کر کے اپنے سینکڑوں مجاہدین کو آزاد کروایا۔ اسی کابل میں سیرینا ہوٹل پر حملہ اور ڈک چینی کی موجودگی میں بگرام ائیر بیس پر حملہ، بھارتی سفارت خانے پر کامیاب کارروائی جس میں اعلیٰ بھارتی افسر مارے گئے۔ یہ سب حملے مجاہدین کی نئی حکمت عملی کا واضح ثبوت ہیں۔

جہاد میں عورتوں کی شمولیت قرون اولیٰ سے لے کر آج کے موجودہ دور تک جاری ہے۔ اسلام کی بقاء کے لیے جہاں مردوں نے جان کی قربانی دی۔ تو دوسری طرف ان صنف نازک خواتین نے مقدس دین کی حفاظت کے لیے قربانیوں کا ایک لازوال سلسلہ شروع کر دیا۔ جو آج تک نہ ختم ہونے کو ہے۔ بلکہ آئے روز خواتین کی شرکت جہاد میں بڑھتی جارہی ہے اور شہادت کی عظیم نعمت سے فیض یاب ہو رہی ہیں۔ افغانستان، فلسطین، عراق اور چیچنیا میں کئی خواتین نے فدائی حملے کیے ہیں۔ ذیل میں ہم مختصراً فدائی خواتین کا ذکر کرتے ہیں۔

☆ وفاء ادریسؒ ہلال احمر میں بطور نرس کام کرتی تھیں۔ انہوں نے 27 جنوری 2002 کو بیت المقدس (یروشلم) کے علاقے ''جافا'' میں فدائی حملہ کیا اس کارروائی میں ۱۵ اسرائیلی ہلاک اور ۱۱۰ کے قریب زخمی ہو گئے۔ وفاء نے بھی اپنی منزل پالی۔ اپنی شہادت سے قبل انہوں نے ویڈیو انٹرویو ریکارڈ کروایا جس میں وہ کہتی ہیں...... ''میں بزدل اور منافق عرب حکمرانوں کو جو لامحدود وسائل اور لاکھوں کی فوج کے مالک ہیں

Marfat.com

فقط یہ کہنا چاہتی ہوں کہ ان کی بے حمیتی اور بے عملی نے امت کی بیٹیوں کو میدان جنگ میں اترنے پر مجبور کر دیا ہے"

وفاء ادریس" رام اللہ کے نواح میں اماری کی رہائشی تھیں۔ 28 سالہ وفاء انتفاضہ کی پہلی فدائی خاتون شہیدہ ہیں۔ وفا ادریس" نے بیت المقدس میں فدائی حملہ کر کے فلسطینی تحریک کو نیا موڑ دے دیا۔ اس مجاہدہ کی شہادت کے بعد فلسطین میں فدائیوں کے تیرہ اسکواڈ سامنے آئے جن میں بیسیوں نوجوانوں نے بھرتی ہو کر وفا ادریس" کا مشن جاری رکھنے کا عزم کیا۔

☆ مظلوم فلسطینی عوام کی تذلیل پر دن رات کڑھنے والی بہن دارین انتفاضہ کی دوسری فدائی شہیدہ ہیں۔ 21 سالہ دارین" نے 27 فروری 2002 کو مغربی رام اللہ کے قریب میکا بک کی اسرائیلی چوکی پر حملہ کیا جس کے نتیجے میں 6 صہیونی سپاہی جہنم واصل ہو گئے۔ مغربی کنارے کے گاؤں بیت وازان کی رہائشی یہ بہن نابلوس یونیورسٹی کی طالبہ تھیں اور ایک دین دار طالبہ کے طور پر جانی جاتی تھیں۔ اپنے الوداعی پیغام میں انہوں نے کہا کہ......

"اللہ کے دین کی سربلندی مسجد اقصیٰ اور شہداء کے خون کی حرمت کی خاطر وہ وفاء ادریس" کے بعد مسلمان امت کی دوسری فدائی شہیدہ کا اعزاز حاصل کرنا چاہتی ہیں"

انہوں نے اپنے اس آخری بیان میں جہاد کے دوران خواتین کے کردار کی اہمیت کو اجاگر کیا اور صہیونی رہنما ایریل شیرون کو مخاطب کرتے ہوئے کہا......"میں بزدل شیرون کو بتا دینا چاہتی ہوں کہ فلسطینی ماؤں نے مجاہدین کی ایک فوج تیار کر لی ہے اور اب فلسطینی عورت کا کردار محض اپنے مردوں کی میتوں پر رونا نہیں بلکہ وہ خود صف اول سے نکلتے ہوئے دشمن سے ٹکرا جائے گی"۔

☆ اٹھارہ سالہ آیت الاخرس" خواتین فدائین میں سب سے کمسن شہیدہ ہیں۔ انہوں نے 20 مارچ 2002ء کو بیت المقدس (یروشلم) کے علاقے قریۃ الجیال میں شہادتی کارروائی کی جس میں سات غاصب سپاہی ہلاک اور 20 زخمی ہو گئے۔ ان کا

Marfat.com

تعلق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مولد بیت اللحم سے تھا۔ ان کے شوہر صالح ابولبان نے بتایا کہ آپؒ معمولی سر درد کی صورت میں بھی انہیں فون کر دیا کرتی تھیں لیکن مجھے اس کے حماس سے تعلق اور اس کارروائی سے کبھی پیشگی آگاہی نہ ہوسکی۔ یہ تبصرہ جہاں حماس کی عسکری شاخ ''عزالدین القسام بریگیڈ'' کی مضبوط تنظیمی ہیت کا عکاس ہے۔ وہیں حالات کی ابتری اور لوگوں کے حساس ذہنی جذبات واحساسات کی بھی نشاندہی کرتا ہے۔

☆ 12 اپریل 2002ء کے موسم بہار میں امت کے گلستان کا ایک اور پھول ناموس دین کی خاطر اپنی جان کی بازی لگا گیا۔ 20 سالہ سالہ عندلیبؒ نے بیت المقدس (یروشلم) میں فدائی کارروائی کرتے ہوئے 8 صہیونی فوجیوں کو ہلاک اور 90 کو زخمی کر دیا۔

اپنے الوداعی بیان میں چار بھائیوں کی لاڈلی بہن نے پُرعزم لہجے میں کہا'' جب آپ شہادت کے لیے تیار ہو جاتے ہیں تو پھر آپ یہ نہیں سوچتے کہ آپ کا جسم ٹکڑوں میں بٹ جائے گا یا' آپ مرد ہیں کہ عورت۔ ہم فلسطینی مسلمان زندہ رہ کر بھی مُردوں کی سی زندگی بسر کر رہے ہیں تو کیوں نہ شہید ہو کر اپنے رب کی جنتوں میں امن سے رہیں۔ مجھے امید ہے کہ میرا رب میری قربانی کو قبول کرلے گا کیونکہ اسی کے رسول ﷺ نے ہمیں بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کفار اور ان کے قاتل کبھی ایک جگہ جمع نہ فرمائے گا''۔ عندلیب بھی یہودیوں ہی کے ہاتھوں ستائے گئے نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مولد بیت اللحم کی رہائشی تھیں۔

☆ 19 سالہ حبیبہ نے شمالی اسرائیلی علاقے عفولہ میں فدائی کارروائی کے دوران 19 مئی 2003 کو 9 صہیونی قابضین کو ہلاک اور 80 دیگر کو زخمی کر دیا۔ یہ کارروائی ایک پرہجوم بازار میں کی گئی جہاں قریبی چھاؤنی کے فوجی خرید وفروخت میں مصروف تھے۔ حبیبہ القدس یونیورسٹی میں انگریزی کی طالبہ تھیں۔ وہ ایک باعمل داعی اور پردے کی پابند خاتون تھیں یونیورسٹی میں کسی نے انہیں مردوں سے بات چیت کرتے نہیں دیکھا البتہ یونیورسٹی کی مسجد میں اکثر انہیں نوافل اور تلاوت میں مصروف دیکھا جاتا تھا۔

Marfat.com

وہ طالبات میں فکری شعور اجاگر کرنے کی سرگرمیوں میں فعال حصہ لیتی تھیں اور حسن البناؒ، سید قطب شہیدؒ اور اخوان المسلمون کی دعوتی کتب طالبات کو مطالعہ کے لیے دیتی رہتی تھیں۔ ان کے چچازاد بھائی جو یونیورسٹی ہی میں ان کے کلاس فیلو تھے بتاتے ہیں کہ حبیبہ نے کبھی بھی ان سے بات نہیں کی نہ ہی انہوں نے کبھی ان کا چہرہ دیکھا تھا۔ ان کا پُرنور چہرہ دنیا کے سامنے پہلی مرتبہ تب عیاں ہوا جب اسلامی جہاد نے بعداز شہادت ان کا پوسٹر تیار کیا۔ ان کی شہادت 19 مئی 2003ء کو ہوئی۔

☆ جنین کی رہائشی 29 سالہ کامیاب خاتون وکیل کے بارے میں کوئی نہیں کہہ سکتا تھا کہ وہ امت مسلمہ کی پیشانی سے ذلت کا داغ دھونے کے لیے اپنا خون دینے کو تیار ہیں۔ ہنادی تسیر نے حیفا کے قریب حملہ آور کارروائی میں 16 اسرائیلیوں کو ہلاک اور 50 کو زخمی کر دیا۔ اس سے قبل تسیر کے بھائی فہد اور چچازاد صالح اسرائیلی قابض افواج کے ہاتھوں شہادت پا چکے تھے۔ ہنادی تسیر جنین وکلا کی کونسل میں واحد خاتون وکیل تھیں اور انسانی حقوق و عائلی مسائل پر مبنی مقدمات کامیابی سے لڑتی تھیں۔ انہوں نے بارہا اسرائیلی فوجی عدالتوں کے نظام کار کو چیلنج کیا اور کئی بے گناہ محبوسین کے مقدمات لڑے تاہم اسرائیلی عدالتوں کے فیصلے عموماً یکطرفہ ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی شہادت کو قبول فرمائیں اور انہیں ایسی جنتوں میں مقام عطا کریں جہاں رنج و غم کا کوئی گذر نہیں۔ آمین۔ ہنادی تسیرؒ کی شہادت 4 اکتوبر 2003ء کو ہوئی۔

☆ اسرائیل کے زیر قبضہ فلسطینی علاقوں میں خواتین نے انتہائی سخت سیکورٹی کے باوجود اپنے مشن کو مکمل کیا ہے۔ ان خواتین کے شوہر، بھائی اور بہن ان کے اس بے مثال اقدام پر نازاں ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ آئندہ نسلیں بھی ان کے اس اقدام پر فخر محسوس کریں گی اور ان کی جرات اور ہمت کو سلام کریں گی۔

ایک خاتون صحافی کیون تولس نے اپنے ایک حالیہ مضمون میں فلسطینی خود کش (فدائی) بمبار خاتون ریم الریاشی کا خاکہ ان الفاظ میں کھینچا ہے۔ کہ ''موسم

Marfat.com

سرما کی ایک رات جب بارش کے قطرے عمارت کی چھت پر گر رہے تھے اور دیگر فلسطینی خواتین کے ساتھ ایک چیک پوسٹ پر کھڑی تھی۔ یہ سب کچھ مقبوضہ اسرائیلی علاقوں میں روزمرہ کا معمول ہے۔ اس وقت فرش پر جا بجا سگریٹ کے ٹکڑے اور کاغذ پڑے ہوئے تھے۔ اسرائیلی فوجی انتہائی سست رفتاری کے ساتھ میٹل ڈیٹکٹر اور دیگر آلات کی مدد سے فلسطینیوں کی تلاشی لے رہے تھے۔ اس دوران ان کے کاغذات کی جانچ پڑتال بھی کی جا رہی تھی۔

جب اکیس سالہ ریم الریاشیؒ پہلے میٹل ڈیٹکٹر تک پہنچی تو وہاں موجود اسرائیلی گارڈ گیل شپیرا نے اسے ایک بھاری بھرکم دروازے کی جانب جانے کا اشارہ کیا۔ اس نے ریم کو بتایا کہ اس کی ٹانگ کا ایک کونا اٹھا کر گارڈ کو دکھایا۔ اس کی پنڈلی پر پٹی بندھی ہوئی تھی' اس نے ایک خاتون گارڈ کو اشارے سے بلایا اور اس سے کہا کہ وہ اسے چیک کرے۔ گارڈ شپیرا نے ریم کی مشین کے ذریعے ایک مرتبہ پھر تلاشی لی۔ ایسا محسوس ہوتا تھا کہ ریم حمل سے ہے۔ مگر فلسطینی خواتین بیگی ٹائپ کے جو روایتی کپڑے پہنتی ہیں۔ ان کی وجہ سے شاید ایسا محسوس ہوتا ہے۔ ریم اس تمام عرصے کے دوران پر سکون' پر عزم اور با اعتماد نظر آتی تھی۔ تلاشی کے دوران چونکہ اس کے پاس کوئی خطرناک چیز نظر نہیں آئی تھی۔ اس لیے اسے آگے جانے کی اجازت دے دی گئی۔ وہ اسکریننگ کے علاقے' ایکسرے مشینوں' کمپیوٹر ٹرمینل اور اسرائیلی فوجیوں کے قریب سے بحفاظت گزر گئی۔

اب ایکسرے کاؤنٹر کے قریب پہنچ گئی تھی۔ اکیس سالہ سپاہی ایلی مزکا نے' جو اس شفٹ کا انچارج تھا' بعد میں بتایا کہ وہ دو تین ماہ کی حاملہ نظر آتی تھی۔ اس میں بظاہر کوئی غیر معمولی بات نظر آئی تھی۔ اس نے میری جانب دیکھا' وہ مجھ سے تین میٹر دور تھی۔ وہ ہلکے ہلکے مسکرا رہی تھی۔ میں اس کی جانب مڑا ہی تھا کہ اچانک دھماکا ہوا اور اس کے پرخچے اڑ گئے۔ دھماکے کے نتیجے میں پورا نظام درہم برہم ہو گیا۔ اس

Marfat.com

دھماکے کے اثرات بیس ہزار میٹر دور تک محسوس کیے گئے۔ پہلے دھماکے چند سیکنڈ بعد ایک دوسرا دھماکا بھی ہوا۔ ایک چھوٹے سے کلاس روم کے برابر کمرہ مکمل طور پر تباہ ہو گیا۔ کمرے میں جا بجا انسانی جسموں کے لوتھڑے پڑے ہوئے تھے۔ سیکورٹی کے لیے نصب تمام میٹل اور پلاسٹک کے آلات چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں تبدیل ہو گئے تھے۔ حادثے کے نتیجے میں چار اسرائیلی گارڈ فوری طور پر ہلاک ہو گئے۔ گارڈ مزکا بھی اور دیگر آٹھ افراد شدید زخمی ہوئے۔ چھ کلوگرام وزنی بارود کے پھٹنے سے ریم بھی ٹکڑے ٹکڑے ہو گئی تھی۔ اس کا سر جس پر براؤن رنگ کا اسکارف بندھا ہوا تھا۔ اب بھی جسم کے ساتھ جڑا ہوا تھا۔ اسکا جسم بعد میں دوسرے کمرے سے ملا۔

جس روز یہ واقعہ پیش آیا۔ اس سے کئی دن قبل ریمؒ کی ایک ویڈیو فلم بنائی گئی تھی اور ان کی پُرعزم آنکھیں بلاشبہ ان کے ایمان کی پختگی کی دلیل تھیں۔ جہاد میں شمولیت کے ان کے خالص ارادے کو رب کریم نے بھی شرف قبولیت بخشا اور انہیں شہادت سے قبل ہی ان کا علیٰ مقام دکھا دیا گیا تھا۔ یہ ویڈیو واقعہ کے بعد پورے عالم عرب میں ریلیز کی گئی۔ اس ویڈیو میں ریم گنوں اور بموں کے ساتھ نظر آتی ہے۔ اس نے اپنے سر پر سبز رنگ کی ایک پٹی باندھ رکھی تھی۔ ویڈیو میں ریم کو فخریہ انداز میں اپنی اس خواہش کا اظہار کرتے ہوئے دکھایا گیا تھا کہ......

''میں صیہونیوں کی کھوپڑیوں پر سے گزر کر جنت کے دروازے پر دستک دے رہی ہوں''

ان کی شہادت پر اخوان المسلمون مصر کے مرشد عام محمد مہدی عاکف نے آبدیدہ ہوتے ہوئے کہا......

''ہماری بہنوں کی ان کاروائیوں نے فرزندان ملت کو احساس جرم میں مبتلا کر دیا ہے اور ان کا یہ قرض امت کے بیٹے شاید کبھی نہ اتار سکیں''

ریمؒ کی شہادت 14 جون 2004ء کو ہوئی۔

Marfat.com

☆ تحریک آزادی فلسطین کی آٹھویں فدائی شہید خاتون 18 سالہ زینب ابو سالم ہیں۔ زینب نے بیت المقدس (یروشلم) کے قریب اسرائیلی سرحدی پولیس کے ٹھکانے پر حملہ کیا جس میں 7 فوجی ہلاک اور 12 زخمی ہو گئے۔ زینب کا تعلق مغربی کنارے کی بستی نابلوس سے تھا اور وہ یونورسٹی میں داخلے کے امتحان میں کامیاب ہو چکی تھیں۔ یہ ہنس مکھ طالبہ ہائی سکول تک ایک معروف ایتھلیٹ (کھلاڑی) بھی تھیں۔ ان کی شہادت کے کئی گھنٹوں کے بعد ان کے اہل خانہ کو علم ہوا کہ وہ اپنی جان کی بازی لگا چکی ہیں۔ بعد ازاں صہیونی افواج نے ان کا آبائی گھر بلڈوزروں سے مسمار کر دیا۔ اللہ تعالیٰ ہماری بہن کو اعلیٰ درجات پر فائز کریں اور ورثاء کو بہتر اجر عطا فرمائیں۔ آمین۔ زینب نے اپنی جان ملت اسلامیہ کی عزت کی خاطر قربان کر دی۔ زینب بنت ابو سالمؒ کی شہادت 22 ستمبر 2004ء کو ہوئی۔

☆ عراق میں حالیہ فدائی حملہ میں ایک خاتون حملہ آور کے روپ میں سامنے آئی ہے۔ اس دھماکے میں جہاں کافی ملٹری ریکروٹس ہلاک ہوئے وہاں بیسیوں زخمی بھی ہوئے مگر القاعدہ کا خواتین کو بطور فدائی حملے استعمال کرنے کا حالیہ رجحان امریکی تھنک ٹینکس کے لیے ایک نیا چیلنج بھی بن گیا ہے۔

ان فدائی خواتین نے امریکی انٹیلی جنس ایجنسیوں کو نئے مسائل میں ڈال دیا ہے خاص طور پر عراق اور اردن میں ہونے والے حالیہ واقعات نے امریکی تھنک ٹینکس کو ایک نئے ابھرتے ہوئے چیلنج کے بارے میں سوچنے پر مجبور کر دیا ہے۔ امریکی تھنک ٹینکس کا خیال ہے کہ یہ فدائی کارروائیاں وقت کے ساتھ ساتھ مزید وسعت اختیار کرتی جائیں گی۔ یہی خواتین مغربی یورپ یا امریکہ میں ایسی کارروائیاں کسی وقت بھی کر سکتی ہیں جو یقیناً کامیابی کا باعث ہوں گی۔

امریکی جریدہ ''نیوز ویک'' نے القاعدہ کی عراق میں اس پہلی فدائی حملہ آور خاتون کا نام مریم بتایا ہے۔ امریکی فوج دو ہفتے پہلے شام کی سرحد کے قریبی قصبے تلعفر

Marfat.com

سے آپریشن ختم کر کے واپس آئی ہے یہ آپریشن ستمبر 2005 کے شروع میں القاعدہ کے اس علاقے میں بڑھتے ہوئے اثر ورسوخ کو ختم کرنے کے لیے شروع ہوا تھا۔ جہاں امریکیوں نے القاعدہ کے نیٹ ورک کو توڑنے اور اس کی طاقت کو اس علاقے سے ختم کرنے کی ہر ممکن کوشش کی مگر اسے اس میں کتنی کامیابی ہوئی یہ تو آنے والا وقت ہی بتائے گا۔ ملٹری ریکروٹس کے اجتماع میں گھسنے والی مریم شہیدؒہ نے عام عراقی مردوں کی طرح قبا پہن رکھی تھی جبکہ چیک دار سکارف اوڑھ رکھا تھا جو عموماً عرب صحرائی علاقوں میں مرد استعمال کرتے ہیں۔

اکتوبر میں عراقی شہر موصل میں القاعدہ کی دوسری خاتون نے اپنے خاوند کے ہمراہ امریکی گشتی دستے کو نشانہ بنایا تھا جبکہ تیسری (تیسری فدائی خاتون ساجدہ حملہ میں ناکام ہونے پر گرفتار ہوگئیں) مغربی فدائی خاتون اس وقت مغربی دنیا کے لیے حیرت کا باعث بنی ہوئی ہے۔ اس کے دھماکے کے بعد انٹرنیٹ پر ابومعصب الزرقاوی (شہیــد) کا جو بیان جاری ہوا ہے اس میں الزرقاوی نے اپنی اس اسلامی بہن کے درجات کی بلندی کے لیے عراقی عوام سے دعا کی اپیل کی ہے۔ الزرقاوی کا کہنا ہے کہ......

اس عظیم عورت نے اپنے مذہب اور عراقی قوم کے لیے بہت بڑی قربانی دی ہے۔ جس پر پوری عراقی قوم اور ملت اسلامیہ کو ناز ہے۔ الزرقاوی کا کہنا ہے کہ عراق امریکہ جنگ میں یہ عورت ایک نیا باب ضرور رقم کر گئی ہے خصوصاً ان لوگوں اور طبقے کے لیے جو اس وقت عراق کی آزادی کی جنگ لڑ رہے ہیں۔ جنہیں امریکی فوج باغی اور دہشت گرد کا لقب دے رہی ہے۔ ان حملوں سے پہلے الزرقاوی نے ویب سائیٹ پر اپنے دستخطوں کے ساتھ ایک پیغام نشر کیا جس کا عنوان یہ تھا کہ......

''یہاں اب کوئی مرد نہیں بچا؟''

تاکہ وہ عورتوں کو ہی بھرتی کرے۔

Marfat.com

☆ امانتانا موگیوائی اور زبیر خانوا چیچنیا کی دو بہادر خواتین جنہوں نے روس میں ماسکو سے دو مسافر طیارے اغوا کیے اور چند لمحوں بعد زمین پر یہ دونوں طیارے آ گرے۔ ان طیاروں میں موجود 187 افراد ہلاک ہو گئے۔ 25 اگست 2004ء کی صبح اس وقت پورے روس میں کھلبلی مچ گئی' جب ماسکو سے پرواز کرنے والے دو مسافر طیارے بیک وقت زمین پر آ گرے' ان دونوں مسافر طیاروں کی تباہی کے نتیجے میں 135 افراد ہلاک ہو گئے۔ ان میں سے ایک طیارے کے عملے نے ہائی جیکنگ کا سگنل دیا تھا۔ روسی ائیر لائن کا ٹی یو (T U 135) طیارہ جنوبی شہر وولگوگراڈ جاتے ہوئے تباہ ہوا طیارے میں عملے کے 8 ارکان سمیت 52 افراد سوار تھے۔ جبکہ دوسرا ٹی یو (T U 154) طیارہ جنوبی شہر روستوواٹون ڈون میں گر کر تباہ ہوا یہ طیارہ بحر اسود کے ساحلی شہر سوچی جا رہا تھا۔ اس میں 42 افراد سوار تھے۔ دونوں طیاروں کا ملبہ تلاش کر لیا گیا دونوں طیارے پرواز کے ۴۰ منٹ بعد کچھ وقفے کے ساتھ راڈار سے غائب ہو گئے۔ پہلا طیارہ ماسکو سے 125 کلو میٹر دور جنوب میں دوسرا 160 کلو میٹر دور گر کر تباہ ہوا۔

عینی شاہدین کے مطابق پہلا طیارہ گرنے سے پہلے اس میں دھماکہ ہوا اور وہ پھٹ گیا۔ جبکہ ایک روسی اہلکار نے بتایا کہ دوسرے طیارے کے گرنے سے کچھ لمحے قبل اس کے عملے نے اشارہ دیا تھا کہ طیارہ ہائی جیک کر لیا گیا ہے۔ حکام نے دونوں طیاروں کے فلائٹ ریکارڈ جائے وقوعہ سے حاصل کر لئے ہیں طیاروں کی تباہی کی اطلاع ملتے ہی روس میں تمام ہوائی اڈوں پر سیکورٹی سخت کر دی گئی۔

روس کے صدر ولادیمیر پوٹن نے طیاروں کی تباہی کی تحقیقات کا حکم دے دیا ہے دونوں طیارے مختلف کمپنیوں کی ملکیت تھے۔ ایوی ایشن ماہرین اور اقوام متحدہ میں روس کے سفیر نے ان واقعات میں دہشت گردی کا امکان ظاہر کیا ہے۔ ان کا کہنا ہے طیاروں میں بیک وقت خرابی پیدا ہونا قریباً ناممکن ہے۔ دونوں طیاروں کی تباہی کے

Marfat.com

بارے میں شروع میں روس کی سیکورٹی ایجنسیوں کا موقف یہ رہا کہ یہ واقعہ دہشت گردی نہیں بلکہ محض اتفاقی ہے۔

لیکن پھر جلد ہی حکام کو اپنا یہ موقف تبدیل کرنا پڑا۔ کیونکہ طیارے کے ملبے میں ایسی زہریلی گیس کی موجودگی کے اثرات پائے گئے۔ جو دو سال قبل روس کے ایک تھیٹر میں روسیوں کو یرغمال بنانے کے لئے مجاہدین نے استعمال کی تھی۔ روس کے سیکورٹی اہلکاروں نے کہا کہ مسافر طیاروں کے حادثے ہیگزوجن نامی کیمیائی و بارودی مادے کے دھماکے سے ہوئے۔ اس کیمیائی مادے کا دوسرا نام آر ڈی ایکس یا سائیکلو نائیٹ بھی ہے۔ یہ بارود آر ڈی ایکس مادہ ایک ڈیٹونیٹر کی مدد سے دھماکے سے پھٹ سکتا ہے۔ اور یہ کیمیائی مادہ دوسری جنگ عظیم میں وسیع طور پر استعمال کیا گیا تھا۔ جسے اس وقت ٹی این ٹی کے ساتھ ملا کر استعمال میں لایا گیا تھا۔

یہی مادہ 1999ء ماسکو اپارٹمنٹ کے بم دھماکوں میں بھی استعمال کیا گیا تھا۔ جس سے دو سو افراد ہلاک ہو گئے تھے۔ ہیگزوجن کے مالیکیول کا سراغ لگانا آسان ہے کیونکہ کپڑوں' جلد اور بالوں کے ساتھ چمٹ جاتے ہیں یہاں تک کہ ہاتھ دھونے کے بعد بھی اس کے نشان باقی رہتے ہیں۔ روسی فضائی اہلکاروں نے کہا کہ امکان یہ ہے کہ جہاز سوار ہونے والے کسی مسافر نے خودکش پٹی باندھ رکھی ہو' اور اسی نوعیت کا پلاسٹک کا دھماکہ خیز مواد بھی اس کی پٹی میں موجود ہو۔ سیکورٹی حکام کی تحقیق سے یہ بھی پتہ چلا ہے کہ دونوں طیاروں میں ایک ایک چیچن خاتون بھی سوار تھی۔ جن کے بارے میں خدشہ ظاہر کیا گیا کہ ان کا تعلق خواتین کے اسی گروپ سے تھا جو روس کے خلاف فدائی حملوں کی تیاری کر چکی ہیں۔ واضح رہے کہ دو سال قبل روسی تھیٹر پر قبضے میں بھی چیچن فدائی خواتین شامل تھیں۔

ایک اور واقعہ کے مطابق روسی طیاروں کی تباہی کی بڑی ملزمہ 27 سالہ چیچن خاتون کے بارے میں انکشاف ہوا ہے کہ اس نے اپنے بھائی کا بدلہ لینے کے لیے ایسا

Marfat.com

کیا تھا۔ اماتاناموگیوائی کے بارے میں اس کے ہمسایوں نے بتایا ہے کہ تین چار برس قبل اس کے تین بھائیوں میں سے ایک کو مشتبہ دہشت گرد قرار دے کر اغواء کرلیا گیا تھا۔ دیگر افراد کی طرح وہ اب تک غائب ہے اور اس نے اسے مردہ تصور کرلیا تھا۔ بھائی کا بدلہ لینے کے لئے اس نے خود کش (فدائی) حملہ آور بننے کا ارادہ کرلیا۔ اماتاناموگیوائی یو (T U 134) وولگراڈ جانے والی پرواز میں تھی جو ماسکو کے جنوب میں ایک سو بیس کلومیٹر دور گر کر تباہ ہوگیا جب کہ دوسری خود کش (فدائی) بمبار چیچن لڑکی زبیر خانوواہے جوٹی یو (T U 154) میں سوار تھی یہ طیارہ پہلے طیارے کے چند منٹ بعد گر کر تباہ ہوا تھا۔

دریں اثناء ایک جہادی گروپ ''اسلامبولی بریگیڈ'' نے روسی طیاروں کی تباہی کی ذمہ داری قبول کرلی ہے۔ اسلامبولی بریگیڈ نے واضح کیا کہ ہمارے مجاہدین دو روسی طیاروں کو اغواء کرنے میں کامیاب ہوگئے تھے۔ یہ بیان ایک ویب سائٹ پر جاری کیا گیا۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ مجاہدین کو ابتداء میں مشکلات پیش آئیں اور انہیں مقابلے کا سامنا کرنا پڑا۔ ہر ایک طیارے میں ۵ مجاہدین تھے۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ ہمارے مجاہدین نے پہلا حملہ کردیا اور حملوں کا سلسلہ جاری رہے گا۔ یہ حملہ چیچن بھائیوں اور روس کے زیر تسلط دوسروں کی مدد کے لیے ہے۔ روس مسلمانوں کا خون بہا رہا ہے اور خون کی جنگ کھیلے بغیر یہ سلسلہ بند نہیں ہوگا۔ گروپ نے بیان میں کہا کہ وہ جلد قربانی دینے اور شہادت پانے والے مجاہدین کے بیان اور خواہش بھی شائع کریگا۔

واضح رہے کہ روسی طیاروں کی تباہی کا یہ واقعہ چیچنیا میں منعقد ہونے والے صدارتی انتخابات سے محض پانچ روز قبل پیش آیا۔ 30 اگست اتوار کے روز ہونے والے یہ انتخابات روس کی زیر نگرانی منعقد ہوئے۔ چیچنیا کے سابق صدر چار ماہ قبل چیچن مجاہدین کے حملے میں ہلاک ہوگئے تھے اور اب روس نے انہیں جانشین منتخب کرنے کے لئے ان انتخابات کا انعقاد کروایا ہے۔

Marfat.com

حالیہ صدارتی انتخابات سے قبل چیچن مجاہدین نے دھمکی دی تھی کہ وہ انتخابات کے دوران روسی افواج کے خلاف اپنا آپریشن جاری رکھیں گے۔ چنانچہ مجاہدین نے اپنا وعدہ پورا کیا اور انتخابات سے قبل اور ان کے دوران جہادی کارروائیاں جاری رکھیں۔ مجاہدین کی ان کارروائیوں میں لگ بھگ ڈیڑھ سو روسی فوجیوں اور کٹھ پتلی چیچن انتظامیہ کے اہلکاروں کے ہلاک ہونے کی اطلاعات ملی ہیں۔ گروزنی سے اطلاع ملی ہے کہ تیس اگست کو جب شہر میں صدارتی انتخابات ہو رہے تھے تو ہر طرف سے دھماکوں کی آوازیں آرہی تھیں اور مجاہدین اپنا کام جاری رکھے ہوئے تھے۔ ان دھماکوں کو روکنے کے لئے روسی فوج نے حتی الامکان کوشش کی' لیکن وہ اس میں ناکام رہی۔ انہیں کوششوں میں تین چیچن باشندوں کو مجاہد ہونے کے الزام میں گرفتار بھی کر لیا گیا۔

دراصل روس کی کوشش ہے کہ وہ اس ملک پر اپنی کٹھ پتلی انتظامیہ مسلط رکھ کر اس قوم کو اپنے قابو میں رکھے لیکن یہ خواب اس وقت تک پورا نہیں ہوسکتا جب تک گروزنی کے مجاہدین زندہ ہیں۔

افغانستان امریکیوں کے لیے نیا ویت نام:

ویت نام کی جنگ تو ہند چینی کے چھوٹے سے علاقے میں ہوئی تھی مگر یہ افغانستان جس میں امریکہ پھنس چکا ہے اس کی حدیں افریقہ تک پھیلی ہوئی ہیں۔ نیا ویت نام بہت وسیع اور بہت بڑا علاقہ ہے جو صحراؤں اور سنگلاخ پہاڑوں پر مشتمل ہے۔ جن کے باسیوں کا کہنا ہے کہ ''یہاں آنے والا اپنی مرضی سے آتا ہے اور جاتا ہماری مرضی سے ہے''۔ ویت نام کی جنگ میں امریکہ کے 48 ہزار فوجی ہلاک ہوئے اور 2500 امریکی فوجی لاپتہ ہوئے تھے اس کے علاوہ جو نقصان ہوا اس کا تخمینہ ارب کھربوں ڈالر میں ہے۔

امریکی صدر جانسن راتوں کو جاگ جاگ کر پچھلے پہر سوتا اور پھر صبح جاگتے ہی وہ چلاتا '' میں کسی جنگ میں ملوث ہونا نہیں چاہتا مجھے اس میں سے نکلنے کا راستہ دکھائی نہیں دیتا''۔ پھر دنیا نے وہ منظر بھی دیکھا کہ امریکہ کو منہ کی کھانی پڑی اور

Marfat.com

شکست خوردہ ہو کر نکلنا پڑا۔ یہاں تک کہ 1975ء کو امریکہ نے سفارت خانے کی چھت پر ہیلی کاپٹر اتار کر اپنا سفارتی عملے کا انخلاء عمل میں لایا۔ یہ امریکہ کی شرمناک پسپائی تھی۔

دسمبر 1992ء کو جب امریکہ نے صومالیہ کی خانہ جنگی میں مداخلت شروع کی اور اپنا دجالی قبضہ کرنے کے لیے اپنی فوج جمع کرنا شروع کی۔ تو اس وقت جنرل فرح عدید کی فوج نے القاعدہ کے مجاہدین کے ساتھ مل کر ایسی گوریلا جنگ کا آغاز کیا جس نے امریکیوں کو چکرا کر رکھ دیا۔ اس جنگ میں جنرل عدید اور القاعدہ کے ارکان نے قطعاً الیکٹرانک مواصلاتی آلات استعمال نہیں کیے تاکہ انہیں اسکین نہ کیا جا سکے رابطے کے لیے پرانا نظام وضع کیا گیا جس میں جانوروں کی بولیاں اور ناریل کے خالی خول سے نکالی جانے والی آوازیں تھیں ان ذرائع مواصلات نے صلیبیوں کی تمام جدید ٹیکنالوجی کو عاجز اور ناکارہ بنا کر رکھ دیا۔

اس جنگ میں پاکستانی فوج نے بھی حصہ لیا جو آپریشن بحالی امید کے نام سے شروع ہوا۔ پاکستان فوج کے اس آپریشن میں 23 پاکستانی فوجی بھی مارے گئے۔ CNN نے یہ منظر دنیا کو دکھایا۔ اس جنگ میں تین سو سے زیادہ صلیبی فوجی واصل جہنم ہوئے بہت سے امریکی فوجیوں کی لاشیں مقدیشو کی سڑکوں پر گھسیٹی گئیں سی این این یہ مناظر دنیا کو دکھایا۔ جیسے ہی لاشیں امریکہ پہنچنا شروع ہوئیں امریکہ پر فوج واپس بلانے کے لیے داخلی دباؤ بڑھ گیا اور اسے کے ساتھ صومالیہ چھوڑنا پڑا۔ امریکہ اپنے پیچھے بہت سا امریکی گن شپ ہیلی کاپٹروں کا ملبہ چھوڑ گیا۔ 25 مارچ 94ء کو صومالیہ کی سرزمین صلیبی امریکیوں سے خالی ہو گئی خوفزدہ امریکیوں کی واپسی کا منظر عبرت ناک تھا انہیں بندرگاہ تک پہنچانے کے لیے دونوں طرف پاکستانی فوجی پہرہ دے رہے تھے۔ آج بھی پاکستانی فوج امریکیوں کو بچانے کے لیے خود تختہ مشق بن رہی ہے۔

تاریخ اپنے آپ کو دہراتی ہے آج پھر امریکی فوج کا مقابلہ القاعدہ کے مجاہدین کے ساتھ جو اسے اپنی مرضی کے میدان میں لے آئے ہیں۔ افغانستان کا

Marfat.com

میدان مجاہدین کا اپنا اور امریکیوں کے لیے اجنبی ہے۔ افغانستان کی جنگ کا اگر بغور جائزہ لیا جائے تو ہمیں امریکہ کے مقابلے میں مجاہدین کے میدان' ان کی اقامت گاہیں اور لڑنے کی جنگی حکمت عملی زیادہ بہتر اور موثر ہے۔ افغانستان کے انہی سنگلاخ پہاڑوں' صحراؤں اور قدرتی غاروں نے برطانیہ کو ذلیل ورسوا کیا اور انہی میدانوں نے سویت یونین (روس) کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور اب پھر یہی وہ میدان ہیں جن میں امریکہ اپنے لیے کامیابی کی راہیں تلاش کر رہا ہے۔ لیکن اسے ہر طرف اندھیرا ہی اندھیرا نظر رہا ہے۔

مہدی کا لشکر (مجاہدین) ان تھک محنتوں' بے شمار قربانیوں اور لازوال جذبہ ایمانی کے ساتھ سرشار ہو کر صلیب کے پجاریوں پر کاری ضربیں لگا رہا ہے اگست (2009ء) کے پہلے ہفتے میں کفار کے نقصانات کے پچھلے تمام ریکارڈ ٹوٹ گئے۔ 10 اگست کو ننگرہار میں امریکی کانوائے پر فدائی حملے میں ایک ٹینک تباہ اور 10 امریکی فوجی ہلاک ہو گئے۔

10 اگست ہی کو لوگر میں 6 مجاہدین نے پولیس ڈیپارٹمنٹ اور الیکشن آفس میں داخل ہو کر پولیس پر حملہ کر دیا اس کے بعد ایک بہادر مجاہد نے بارود سے بھری گاڑی گورنر آفس کے سامنے لا کر دھماکے سے اڑا دی۔ اس کے بعد لڑائی کئی گھنٹے جاری رہی جس کے نتیجے میں 50 مرتد پولیس اہلکار اور 20 امریکی فوجی مردار ہوئے اس کے ساتھ ساتھ متعدد گاڑیاں بھی تباہ ہوئیں۔ 15 اگست کو کابل میں امریکی سفارت خانے کی عمارت پر ایک فدائی حملہ آور نے بارود سے بھری گاڑی ٹکرا دی۔ جس کے نتیجے میں 25 صلیبی فوجی مردار ہوئے اور 4 فوجی گاڑیاں تباہ ہوئیں۔

مہدی کے لشکر (مجاہدین) کی فتوحات کا اعتراف 2009ء کے آخر میں سامنے آنے والی عالمی تھنک ٹینک کی ایک رپورٹ سے ہوتا ہے جس میں واضح کیا گیا ہے کہ گزشتہ سال مجاہدین افغانستان کے 54 فیصد اور اب 72 فیصد رقبے پر قابض ہیں۔

Marfat.com

باب 3

حضرت مہدی علیہ الرضوان اور مسیح الہدی

حضرت مہدی علیہ الرضوان کون؟

حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ''مہدی میرے خاندان میں سے حضرت فاطمہؓ کی اولاد سے ہوں گے''۔

(ابوداؤد)

حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''مہدی میری اولاد میں سے ہوں گے، روشن کشادہ پیشانی اور اونچی ناک والے۔ وہ روئے زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے جس طرح وہ ظلم وستم سے بھری ہوئی تھی وہ سات برس تک زمین پر برسر اقتدار رہیں گے''۔

(ابوداؤد)

حضرت مہدی کا نام محمد یا احمد اور والد کا نام عبداللہ ہو گا اور والدہ کا نام آمنہ۔ مہدی ان کا نام نہیں بلکہ لقب ہے جس کے معنی ہیں ہدایت یافتہ۔ مہدی ابھی پیدا نہیں ہوئے عام انسانوں کی طرح پیدا ہوں گے چالیس سال کی عمر میں امت مسلمہ ان کو اپنا قائد بنائے لے گی اور ان کے ہاتھ پر بیعت کر کے کفر کے برپا کردہ مظالم کے خلاف وہ عظیم جہاد شروع کریں گے جس کا اختتام عالمی خلافت اسلامیہ کے قیام پر ہو گا۔

Marfat.com

ظہور مہدی کی یقینی علامت یہ ہے کہ وہ لشکر جسے سفیانی بھیجے گا زمین میں دھنس جائے لیکن کچھ واقعات ایسے ہیں جو ظہور مہدی سے پہلے رونما ہوں اور وہ اس کے ظہور کے انتہائی قریب ہونے کی علامت ہوں گے علاوہ ازیں سعودی عرب کے بادشاہ کی وفات اور وہاں بادشاہت کے لیے جنگ کا چھڑنا وغیرہ اہم علامتیں ہیں اس کے علاوہ مغربی لشکر کے جھنڈوں کا خروج جن کی قیادت ایک لنگڑا کر رہا ہوگا۔ نعیم نے کعب سے روایت کی ہے کہ خروج مہدی کی علامت وہ جھنڈے ہیں جو مغرب سے نکلیں گے جن کی قیادت کندہ (کینیڈا) کے لنگڑے کے ہاتھ میں ہوگی

(کتاب الفتن ص 205)

ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا کہ امریکی اور یورپی اتحادی لشکر کے مغربی جھنڈے نکل چکے ہیں اور ان کا کمانڈر انچیف خوبصورت بیچوں والا لنگڑا Richard Myres ہے۔

دوسرے اہم علامت دریائے فرات کا سونے کے پہاڑ سے پردہ ہٹنا اور لوگوں کا اس پر ایک دوسرے سے لڑنا۔ (کتاب الفتن جلد 13' ص 81) صحیح بخاری میں ہے کہ قریب ہے کہ فرات سونے کے پہاڑ کو کھول دے گا۔

حافظ ابن حجر نے اس حدیث کی شرح میں لکھا ہے کہ ایسا ظہور مہدی کے وقت ہوگا ایسا عالمی جنگ کے دوران ہوگا ہو سکتا ہے کہ دریا کی پسپائی (اس کے پانی کا اتار) ایٹمی بمباری کے نتیجہ میں ہوتا کہ جلدی سے خزانے نکال لیے جائیں یا یہ پسپائی ان بندوں کے بند کرنے کی وجہ سے ہو جن کی تعمیر کا ذمہ واقعی ترکی نے لے رکھا ہے اور آخری بن "اہلیسو" ہے جو ممکن ہے دریائے فرات کا پانی بالکل روک دے اور دریا پیچھے ہٹ جائے۔

ظہور مہدی کی علامات:

تیسری اہم علامت رمضان کے عجیب وغریب واقعات اور شوال' ذی قعدہ اور ذی الحجہ میں شدید فتنوں کا ظہور' مہدی کا ظہور محرم میں ہوگا اور اس کے ظہور سے قبل

Marfat.com

رمضان میں آسمان پر عجیب وغریب امور اور واضح علامتیں ظاہر ہو جائیں گی۔ ایک لرزہ طاری ہو گا اور لوگ بڑی بھیانک آوازیں سنیں گے ایک دم دار ستارہ طلوع ہو کر آسمان کو روشن کر دے گا سورج اور چاند گہنا جائیں اگر یہ سب کچھ رمضان میں ہوا تو شوال میں شورشرابہ ہو گا۔

ذی قعدہ میں قبائل کی باہم کھینچا تانی اور اسلامی ممالک کے درمیان اختلافات پیدا ہو جائیں گے ذی الحجہ میں حاجیوں کی لوٹ مار اور موسم حج میں مسلمان قبائل اور اقوام کا باہمی جنگ وجدال ہو گا یہاں کہ جمرہ عقبہ پر خون بہے گا یعنی منیٰ میں عید الاضحیٰ کے ایام میں ایسا ہو گا جب یہ واقعات ہوں گے تو مہدی کا ظہور ہو گا اور عاشورہ کے دن محرم کے مہینہ میں اس کے ہاتھ پر بیعت ہو گی۔

نعیم بن حماد نے سند کے ساتھ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے انہوں نے فرمایا رمضان میں آسمان پر چمکتے ستون کی طرح کا علامت ظاہر ہو گی شوال میں بلائیں ہوں گی اور ذی قعدہ میں ہلاکت' ذی الحجہ میں حاجیوں کو لوٹ لیا جائے گا محرم کا مہینہ کیا بات ہے محرم کے مہینہ کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان میں ایک آواز سنائی دے گی شوال میں شورشرابہ ہو گا اور ذی قعدہ میں قبائل کی باہمی کشمکش۔ اس سال حاجیوں کو لوٹ لیا جائے گا اور منیٰ میں بڑا کشت وخون ہو گا۔ بہت سے لوگ قتل ہو جائیں گے وہاں اس وقت خون ریزی ہو گی جبکہ وہ جمرہ عقبہ میں ہوں گے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر رمضان میں چیخ سنائی دے گی تو شوال میں شورشرابہ ہو گا ہم نے پوچھا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم یہ چیخ کیسی ہو گی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۱۵ رمضان المبارک جمعہ کی رات کو ایک دھماکہ ہو گا جو سونے والوں کو بیدار کر دے گا۔ کھڑے ہونے والوں کو بٹھا دے گا شریف زادیاں اپنی خلوت گاہوں سے جمعہ کی رات کو نکل آئیں گے اس سال زلزلے بہت آئیں گے

Marfat.com

جب تم جمعہ کے دن فجر کی نماز پڑھ لو تو اپنے گھروں میں داخل ہو کر دروازے اور کھڑکیاں بند کر لینا اپنی چادریں اوڑھ لینا اپنے کان بند کر لینا اور جب تمہیں چیخ کا احساس ہو تو اللہ کے سامنے سجدہ ریز ہو جانا اور یہ پڑھنا سبحان القدوس (پاک ہے وہ وہ جو نقائص سے منزہ ہے) سبحان القدوس' ربنا القدوس (ہمارا رب جو نقائص سے منزہ ہے) جو ایسا کرے گا نجات پا جائے گا اور جو ایسا نہیں کرے گا ہلاک ہو جائے گا۔

محمد بن علی کا قول ہے کہ ہمارے مہدی کی دو نشانیاں ہیں جو زمین و آسمان کی تخلیق سے لے کر آج تک نظر نہیں آئیں۔ رمضان کی پہلی رات چاند کو گرہن لگے گا اور پندرہ رمضان کو سورج گرہن لگے گا جب سے اللہ نے زمین و آسمان کو پیدا کیا ایسا نہیں ہوا۔

حضرت مہدیؑ کی بیعت:

مہدی ایک مرد صالح چالیس سالہ جوان ہو گا امامت کو ناپسند کرے گا اور حکومت سے کنارہ کشی کرے گا۔ اللہ کی قسم یہ آخری چیز ہے جس کی خواہش نیکو کاروں کے ذہن میں پیدا ہوتی ہے حکومت کی اپنی چمک دمک ہے مگر مہدی اس سے کنارہ کش ہو گا بلکہ اسے ناپسند کرے گا لیکن اللہ تعالیٰ ایک ہی رات میں اس کی اصلاح کر دے گا اور اس کو قدرت عطا کرے گا کہ وہ ایک بڑے کام کے لیے امت جس کی منتظر ہے خلافت کی بیعت کو قبول کر لے۔ مہدی مدت خلافت جنگوں سے لبریز ہو گی اس میں اسے نہ راحت کا موقع ملے گا اور نہ مصالحت کا۔

نعیم بن حماد نے عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا'' جب راستے بند ہو جائیں گے اور فتنوں کا دور دورہ ہو گا تو مختلف اطراف سے سات عالم نکلیں گے (پاکستان و افغانستان' ترکی' شام' مراکش' الجزائر' ازبکستان اور سوڈان) انہوں نے ملاقات کے لیے وقت کا تعین نہیں کیا ہو گا۔ ان میں سے ہر ایک کے ہاتھ

Marfat.com

پر ۳۱۰ سے کچھ زیادہ آدمی بیعت کریں گے وہ مکہ میں جمع ہوں گے جہاں ساتوں کی ملاقات ہو گی اور ایک دوسرے سے پوچھیں گے کیسے آنا ہوا؟

وہ جواب دیں گے کہ ہم اس آدمی کی تلاش میں آئے ہیں جس کے ہاتھوں فتنوں کو فرو ہونا چاہیے اور جس کے ہاتھ قسطنطنیہ فتح ہو گا ہمیں اس کا حلیہ' اس کا نام اور اس کے ماں باپ کا نام معلوم ہے ساتوں کا اس بات پر اتفاق ہو جائے گا اور وہ اسے (مہدی) تلاش کریں گے اور مکہ میں پالیں گے۔ وہ اس (مہدی) سے پوچھیں گے تو فلاں کا بیٹا ہے؟ تو وہ کہے گا' میں تو انصاری ہوں۔ یعنی اللہ کے دین کی مدد کرنے والا۔

وہ ان سے بچ نکلے گا وہ اس کا تذکرہ جاننے والے لوگوں سے کریں گے انہیں بتایا جائے گا یہ شخص وہی ہے جس کی تم کو تلاش ہے۔ وہ مدینہ جا چکے ہوں گے وہ اسے مدینہ میں تلاش کریں گے وہ ان سے منہ موڑ کر مکہ واپس چلے جائیں گے وہ اسے مکہ میں تلاش کریں گے اور اسے پالیں گے وہ اس سے پوچھیں گے کہ تو فلاں بن فلاں اور تیری ماں فلاں بنت فلاں ہے؟ اور تجھ میں یہ یہ علامتیں ہیں تو ایک مرتبہ ہم سے بچ نکلا۔ ہاتھ پھیلاؤ ہم تمہاری بیعت کریں۔ وہ کہے گا میں تمہارا مطلوبہ شخص نہیں ہوں' میں فلاں بن فلاں انصاری ہوں۔ یہاں تک کہ وہ زندہ بچ نکلے گا وہ اسے مدینہ میں تلاش کریں گے اور وہ ان سے اعراض کر کے مکہ لوٹ جائے گا وہ اسے مکہ میں رکن یمانی (حجر اسود) کے قریب جا لیں گے اور کہیں گے ہمارا گناہ تم پر ہو گا اور ہمارا خون تیری گردن پر اگر تم بیعت کے لیے ہاتھ نہ پھیلاؤ گے سفیانی کا لشکر ہماری تلاش میں نکل پڑا ہے تب وہ رکن یمانی اور مقام ابراہیم کے درمیان بیٹھ کر اپنا ہاتھ بڑھا کر بیعت لیں گے ان کے ہاتھ پر بیعت ہو گی اور اللہ اس کی محبت لوگوں کے دلوں میں ڈال دے گا وہ ایسی قوم کو لے کر روانہ ہو گا جو دن کو شیر معلوم ہوتے ہیں اور رات کو گوشہ نشین زاہد''۔

(کتاب الفتن' ص 214)

Marfat.com

قارئین! آپ ان شیروں کو اور گوشہ نشین زاہدوں کو افغانستان و عراق میں لڑنے والے مجاہدین کو دیکھ سکتے ہیں جن کے دن پہاڑوں' جنگلوں اور صحراؤں میں صلیبی دشمنوں کے خلاف لڑتے گزرتے ہیں تو راتیں اللہ کے حضور آنسوؤں کی لڑیاں گراتے اور ہاتھ پاؤں کانپتے' روتے گڑگڑاتے گزرتی ہیں۔

حضرت ثوبانؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم دیکھو خراسان سے سیاہ جھنڈے نکل آئے تو اس لشکر میں شامل ہو جاؤ' کیونکہ اس لشکر میں اللہ کے آخری خلیفہ مہدی ہوں گے۔

(مسند احمد جلد 5' صفحہ 277)

اس حدیث میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ اس لشکر میں ضرور شامل ہونا اپنے کیونکہ اس میں مہدی ہوں گے اس مراد مہدی کی جماعت ہوگی اور عرب پہنچ کر حضرت مہدی کے ساتھ شامل ہو جائیں گے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس لشکر میں خود مہدی ہوں (واللہ اعلم) ایک دوسری حدیث میں فرمایا اس لشکر میں ضرور شامل ہونا چاہے تمہیں برف پر گھسٹ کر ہی کیوں نہ آنا پڑے۔ برف پر چلنا بہت مشکل ہے جب دن میں سورج پڑتا ہے تو آنکھوں میں یوں محسوس ہوتا ہے جیسے کسی نے دہکتے انگارے بھر دیئے ہوں اور اگر زیادہ دیر برف میں چلا جائے تو پاؤں جلنے کا خطرہ ہو جاتا ہے اور برف کا جلا آگ کے جلے سے کئی گناہ اذیت ناک ہوتا ہے۔ حضرت مہدی کا ظہور اس وقت ہو گا جب زمین گناہوں سے اور عالم اسلام کفر کے ظلم و جبر سے بھر جائے مسلمان اپنی قیادتوں سے تنگ و نالاں ہوں گے اور کسی نجات دہندہ قائد کا شدت اور بے چینی سے انتظار کر رہے ہوں اور اس جبر کے عالم کفر کی پیش قدمی کے سامنے اپنی جہادی مشن جاری رکھیں گے حتی کہ پوری دنیا میں تھوڑا سا ٹکڑا رہ جائے گا جو ان کی پناہ گاہ ہوگا۔

بتایئے قارئین! افغانستان (خراسان) سے کالے جھنڈے نکل چکے ہیں یا کہ نہیں؟ (یاد رہے القاعدہ کے جھنڈے سیاہ ہیں) پہچان میں کوئی مشکل نہیں' کوئی سمجھ کر

Marfat.com

بھی نہ سمجھے تو اس کی مرضی' ورنہ کوئی پردہ نہیں کوئی رکاوٹ نہیں اور کوئی حائل نہیں۔ جہادی مشن کو جاری رکھنے والوں کی پناہ گاہوں کو دیکھ لیجئے بصیرت والے دیکھ سکتے ہیں۔

حضرت مہدی کا خطبہ:

نعیم بن حماد نے روایت کی ہے کہ مہدی کا ظہور عشاء کے وقت مکہ میں ہوگا نماز پڑھنے کے بعد آپ اونچی آواز سے اعلان کریں گے اور اللہ کی حمد وثنا کے بعد کہیں گے۔

اے لوگو! میں تمہیں اللہ کی یاد دلاتا ہوں تمہیں اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونا ہے اس نے انبیاء کو بھیج کر اور کتاب کو نازل کر کے حجت قائم کر دی ہے اور تمہیں حکم دیا ہے کہ کسی شے کو اس کا شریک مت ٹھہراؤ اور اس کی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت پر مداومت کرو۔ جس چیز کو قرآن نے زندگی بخشی ہے اسے زندہ کرو اور جس چیز کو قرآن نے ختم کیا ہے اسے ختم کرو۔ ہدایت کے معاون اور تقوی کے مددگار بن جاؤ کیونکہ دنیا کی ہلاکت کا وقت قریب آ گیا ہے اور اس نے الوداع کا اعلان کر دیا ہے میں تمہیں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بلاتا ہوں اور اس کی کتاب پر عمل کرنے' باطل کا خاتمہ کرنے اور سنت کو زندہ کرنے کی دعوت دیتا ہوں۔

حضرت مہدی اور جنگ عظیم:

حضرت مہدی کے دور میں لڑی جانے والی جنگ آخری جنگ عظیم ہوگی یعنی حق و باطل کا آخری معرکہ جس میں دونوں فریقوں میں سے کوئی بھی اس وقت تک پیچھے نہیں ہٹے گا جب تک اس کی قوت ختم نہ ہو جائے۔ یہ جنگ مہدی کے علاقہ تک محدود نہیں ہوگی بلکہ یہ جنگ بیک وقت کئی محاذوں پر چل رہی ہوگی جن میں ایک محاذ تو وہ ہوگا جس پر خود حضرت مہدی کمانڈ کر رہے ہوں گے دوسرا بڑا محاذ فلسطین کا ہوگا تیسرا عراق کا ہوگا اس کے علاوہ ہندوستان اور کئی دوسرے محاذ بھی شامل ہو سکتے ہیں۔

Marfat.com

ان تمام جنگی محاذوں کی کمانڈ دمشق کے قریب الغوطہ کے مقام پر حضرت مہدی کے ہاتھ ہوگی اور ہر محاذ کے کمانڈر سے حضرت مہدی کا رابطہ ہوگا۔

حضرت ابوالدرداءؓ سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنگ عظیم کے وقت مسلمانوں کا خیمہ (فیلڈ ہیڈ کوارٹر) شام کے شہروں میں سے سب سے اچھے شہر دمشق کے قریب ''الغوطہ'' کے مقام پر ہوگا۔

(ابوداؤد)

آج افغانستان و عراق اور دیگر محاذوں پر جاری جہاد میں مرکزی کمانڈ ایک شخص کی ہے اور ہر علاقے کا کمانڈر اپنے امیر کے رابطے میں ہے اور اسی کے ہدایات کو سامنے رکھتے ہوئے اپنی جہادی کارروائیاں جاری کیے ہوئے ہیں۔

حارث و منصور کون؟

حضرت ہلال ابن عمرو نے فرمایا کہ میں نے حضرت علیؓ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص ماوراء النہر سے چلے گا اسے حارث (کسان) کہا جاتا ہوگا اس کے لشکر کے اگلے حصہ (مقدمۃ الجیش) پر مامور شخص کا نام منصور ہوگا جو آل محمد کے لیے (خلافت کے مسئلہ میں) میں راہ ہموار کرے گا یا مضبوط کرے گا جیسا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو قریش نے ٹھکانہ دیا تھا سو ہر مسلمان پر واجب ہے کہ وہ اس لشکر کی مدد و تائید کرے یا یہ فرمایا کہ (ہر مسلمان پر واجب ہوگا کہ وہ) اس شخص کی اطاعت کرے۔

(ابوداؤد)

ماوراء النہر دریائے آمو کے اس پار وسط ایشیائی ریاستوں کے علاقوں کو کہا جاتا ہے جن میں ازبکستان، تاجکستان، ترکمانستان، آذربائیجان، قازقستان اور چیچنیا وغیرہ شامل ہیں۔ اس وقت خراسان (افغانستان) میں دجالی قوتوں سے برسرپیکار مجاہدین

Marfat.com

میں بڑی تعداد ازبک مجاہدین کی بھی ہے جنہوں نے افغانستان میں اب تک امریکہ کے خلاف ہونے والی کارروائیوں میں ایسی ہمت وشجاعت کا مظاہرہ کیا ہے کہ عرب مجاہدین بھی ان کی ہمت و بہادری کی داد دیے بغیر نہ رہ سکے نیز طالبان کی پسپائی کے وقت تک تمام مہمان مجاہدین کی قیادت بھی امیر المومنین ملا عمر (حفظہ اللہ) نے ازبک و ترک مجاہدین ہی کو سونپ رکھی تھی یہ بھی امکان ہے کہ افغانستان ہی سے یہ مجاہدین اس لشکر کی قیادت کریں۔

حارث اور منصور دو لقب ہیں۔ دو ذمہ داریاں ہیں دو عظیم خدمات ہیں جو یہ حضرات دین اسلام کی سر بلندی کے لیے انجام دیں گے جب حضرت مہدی سات علماء کے مجبور کرنے پر امارت قبول کرتے ہوئے اصلاح و جہاد پر بیعت لیں گے تو پہلے پہل انہیں دنیائے کفر سے زیادہ اپنے ان لوگوں (جس طرح آج کے دور میں مجاہدین کو اپنے لوگوں سے خطرہ ہے) سے خطرہ ہوگا جو غفلت' دنیا پرستی' فتنہ مادیت میں مبتلا ہو جانے یا احادیث کی عصر حاضر پر تطبیق نہ کر سکنے کی وجہ سے انہیں اصلاحی و جہادی قائد ماننے سے انکار کر دیں گے اس وقت سے پہلے حضرت مہدی کی کوئی جماعت' کوئی تحریک یا تنظیم وغیرہ کچھ نہیں ہوگی ایک یکا وتنہا' غریب ومسافر شخص جس کے ساتھ چند علماء اور ان علماء کے مقلد چند جانباز ہوں گے اسے غیروں کے علاوہ اپنوں کی بھی شدید مخالفت کا سامنا ہوگا۔

اس کو جس نصرت اور اعانت کی ضرورت ہوگی اس کے لیے اللہ تعالیٰ دو افراد کو توفیق دے گا کہ ایک ان کے مالی کفالت وخبر گیری کرے گا اور دوسرا ان کے لیے عسکری کمک و رسد کا انتظام کرے گا۔ حدیث شریف میں ''حارث'' یعنی کسان کو کہا گیا ہے کہ وہ زراعت وغیرہ کے ذریعے کسانوں کی طرح محنت کرے گا اور دولت کما کر حضرت کی خدمت میں پیش کر کے انفاق فی سبیل اللہ کا وہ عمل زندہ کرے گا جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی پیاری سنت ہے۔

Marfat.com

دوسرے کو منصور یعنی وہ شخص جس کی غیبی مدد کی جائے' کا علامتی نام دیا گیا ہے وہ عسکری امور کا ماہر جو قابل اور دلیر سالار ہو گا اور حضرت مہدی کے دشمنوں کو روندتا ہوا اور حضرت مہدی کے لشکر کی راہ ہموار کرتا ہوا بڑھتا چلا جائے گا اور قدرت کی غیبی مدد کی بدولت اس کا اور اس کے ساتھ مجاہدین کا راستہ کوئی نہ روک سکے گا۔

اس کی مثال (یا حقیقت) اگر سمجھنا چاہیں تو آج کے دور میں عالم کفر کو مطلوب دو اہم شخصیات میں سے ایک (ملا عمر) نے طاغوت سے برسر پیکار لشکر اسلام کی عسکری مدد کی ہے ان کو پناہ فراہم کی ہے اور دوسرا (شیخ اسامہ بن لادن) اللہ کے لیے کمائے گئے اموال میں سے اللہ کے سپاہیوں پر اللہ کے لیے خرچ کر رہا ہے۔

حدیث شریف کا بعینہ مصداق یہ دو شخصیتیں ہوں یا نہ ہوں لیکن بمطابق حدیث اس طرح کی شخصیات کی مدد کرنا امت کے ہر مرد و عورت پر فرض ہے ان شخصیات کو ان کے کارناموں اور دین کے لیے دی گئی قربانیوں سے پہچانا جاتا ہے۔

حضرت مہدی کی جدوجہد:

حضرت مہدی کے خروج کے بعد ان کی جدوجہد کی نوعیت کیا ہو گی اور جو کچھ کریں گے وہ ان کے لیے کیونکر ممکن ہو گا؟ بیعت جہاد کے بعد قیام خلافت تک انہیں دنیا بھر کی ترقی یافتہ ترین طاقتوں سے جس قیامت خیز معرکہ آرائی کا سامنا ہو گا اس کی گرمی سے وہ کیونکر سرخرو ہو کر نکلیں گے؟ جبکہ آج کی دنیا میں سیاسی' فکری' معاشی' عسکری غرض ہر سطح پر طاغوتی طاقتیں ناقابل شکست طور پر غالب نظر آ رہی ہیں۔

کیا اس صورت حال میں حضرت مہدی کسی ماوراء الفطرت قوت کے مالک ہوں گے کہ ان تمام مادی قوتوں کو طبعی قوانین سے ہٹ کر شکست دینا ان کے لیے ممکن ہو گا؟ حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" مہدی میں اللہ تعالیٰ ایک رات میں (قیادت کی) صلاحیت پیدا فرما دیں گے۔

Marfat.com

اللہ تعالیٰ حضرت مہدی کے ہاتھ میں بے شمار کرامات اور صلاحیتیں پیدا کریں گے ان کی سب سے بڑی کرامت یہ ہوگی کہ وہ جب اپنے ساتھیوں کو گناہوں سے سچی توبہ کروا کر مٹی ہوئی سنتوں کو زندہ کریں گے تو اس کی برکت سے ان کے تمام ساتھیوں کو یکسوئی اور یک فکری نصیب ہو جائے گی۔ وہ جینے مرنے (شہادت) میں مہدی کی کامل اطاعت کریں گے اور موت کو سامنے دیکھ کر بھی منہ نہیں موڑیں گے۔ موت کو خوشی خوشی گلے لگائیں گے جیسے کہ آج کے دور میں مجاہدین قربانیاں دے رہے ہیں۔

اس وقت 310 سے کچھ زیادہ لوگ بیعت کریں گے ایک دوسری روایت کے مطابق ۱۲ ہزار اور زیادہ سے زیادہ پندرہ ہزار لوگ جمع ہوں گے وہ ان کو لے کر نکلیں گے اور دشمن کے جس لشکر سے مڈبھیڑ ہوگی اللہ کے حکم سے وہ شکست سے دوچار ہوتا جائے گا۔

حضرت مہدی اور غزوہ ہند:

حضرت ثوبانؓ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان مروی ہے کہ ”اللہ رب العزت میری امت کے دو گروہوں کو دوزخ کے عذاب سے بچائے گا (یعنی وہ عذاب جہنم سے محفوظ رہیں گے اور جنتی ہوں گے) ان میں سے ایک ہندوستان میں جہاد کرے گا اور دوسرا حضرت عیسی علیہ السلام کے ہمراہ ہوگا“۔

(کنز العمال، مسند احمد، سنن نسائی)

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”تم میں سے ایک جماعت ہندوستان کے ساتھ جنگ کرے گی اسے اللہ تعالیٰ فتح نصیب فرمائیں گے یہاں تک کہ یہ فاتحین، اہل ہند کے حکمرانوں کو زنجیروں اور بیڑیوں میں جکڑ لیں گے اس (جہاد ہند) سے مسلمان فارغ ہوں گے تو (مشرقی وسطیٰ کی جانب یہودی فتنہ کی سرکوبی کے لیے پہنچیں گے) شام میں مسیح ابن مریم علیہما السلام کو پائیں گے“۔

(کتاب الفتن، کنز العمال)

Marfat.com

قارئین آپ نے احادیث مبارکہ پڑھ لیں اب غزوہ ہند کے بارے میں حضرت نعمت اللہ کی پیشن گوئیاں بھی پڑھیں جو بہت اہمیت کی حامل ہیں۔ اگرچہ یہ پیشن گوئیاں کوئی قطعی یقین نہیں دیتیں البتہ ان میں سے کئی احادیث کے ساتھ مطابقت رکھتی ہیں۔ ''اچانک مسلمانوں کے درمیان ایک شور برپا ہوگا اور اس کے بعد وہ کافروں (بھارت) سے ایک بہادرانہ جنگ کریں گے پھر محرم کا مہینہ آئے گا اور وہ مسلمانوں کے ہاتھ میں تلوار دے گا اور وہ مسلح ہو کر جارحانہ اقدام کریں گے پھر حبیب اللہ نامی ایک شخص جو اللہ کی طرف سے صاحب قرآن ہوگا اللہ کی مدد کے ساتھ اپنی تلوار میان سے نکالے گا''۔

''یہ جنگ وجدال چند سال تک سمندر اور میدان میں وحشیانہ طور سے جاری رہے گی بے ایمان ساری دنیا کو تباہ کر دیں گے آخر کار ہمیشہ کے لیے جہنم کا ایندھن بن جائیں گے اور پھر اچانک موسم حج میں حضرت مہدی خروج فرمائیں گے''۔

''وہ دیکھ رہا ہے کہ راجستھان اسلامی ملک میں شامل ہو گیا اور لال قلعہ پر اسلام کا جھنڈا لہرا رہا ہے''۔

''افغانی و دکنی اور ایرانی مل کر ہندوستان' مردانہ وار فتح کر لیں گے۔''

خدا کے فضل و کرم سے قوم مسلمان خوش ہو جائے گی اور پورا ہندوستان ہندوانہ رسوم سے پاک ہو جائے گا''۔

ایک حقیقی بڑی اور ہیبت ناک جنگ آنے والی ہے جس میں مسلمانوں کے کمانڈر حضرت مہدی کا مقابلہ تمام کفر سے ہوگا جس کے شہیدوں اور غازیوں کو جنت کی بشارت اور حضرت عیسی علیہ السلام کی زیارت اور ان کے ساتھ شامل ہونے کی بشارت ہے جو کہ احادیث مبارکہ سے ثابت ہے۔ اس جنگ میں بہت سے مسلمانوں کی شہادتیں ہوں گی۔ یہ آخری دو جنگیں ہوں گی جن میں حق غالب اور کفر نیست و نابود ہو جائے گا اب دیکھنا یہ ہے کہ کفار اتحادیوں میں کون ہے جو مسلمان ہو کر ابدی نیک بختی حاصل کرتا ہے یا بدبختی کی سیاہی اپنے منہ پر ملتا ہے۔

Marfat.com

حضرت مہدی سے پہلے دنیا کا منظر نامہ:

حضرت مہدی کے ظہور سے پہلے یہ عجیب وغریب قسم کا منظر نامہ پیش آئے گا جس کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرامؓ کو آنے والے فتنوں کے بارے میں پیشن گوئیاں کی ہیں۔ آنے والے فتنے تو بہت زیادہ ہیں جو کہ احادیث کی کتابوں میں مذکور ہیں لیکن یہاں چند مشہور فتنوں کے متعلق ذکر کیا جا رہا ہے۔

☆ حضرت علیؓ بن ابی طالب سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جب میری امت پندرہ خصلتوں کا ارتکاب کرے گی تو ان پر بلائیں نازل ہوں گی پوچھا گیا کہ یا رسول اللہ! وہ کون سے افعال ہوں گے؟ فرمایا جب مال غنیمت کو اپنی دولت سمجھا جائے گا اور امانت کو غنیمت کی طرح سمجھا جائے گا اور زکوۃ کو تاوان سمجھا جائے گا اور آدمی اپنی بیوی کی اطاعت کرے گا اور اپنی ماں کی نافرمانی کرے گا اور اپنے دوست کے ساتھ احسان کرے گا اور اپنے باپ کے ساتھ بے وفائی کرے گا اور مساجد میں آوازیں بلند کی جائیں گی اور قوم کا سب سے ذلیل آدمی قوم کا حاکم ہوگا اور آدمی کا احترام اس کے شر سے بچنے کے لیے کیا جائے گا اور شراب پی جائے گی (کثرت سے) اور (مرد) ریشم پہنیں گے اور گانے والیاں اور گانے بجانے کے آلات بنا لیے جائیں گے اور اس امت کے بعد کا طبقہ پہلے لوگوں پر لعنت کرے گا پس اس وقت انتظار کرنا سرخ آندھی کا یا زمین کے دھنس جانے کا یا چہرے مسخ ہو جانے کا۔

(ترمذی شریف' جلد 4 صفحہ 494)

اب حضرات اس حدیث کو سامنے رکھ کر دیکھیں ہمارے ملک میں کون سا فتنہ ابھی باقی ہے یہ حدیث ہمیں مہدی کے خروج کا پتہ دیتی ہے۔

☆ حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ قریب ہے کہ لوگوں پر ایسا وقت آئے کہ اسلام کا صرف نام باقی رہ جائے گا اور قرآن کے صرف الفاظ رہ جائیں گے وہ مسجدیں تعمیر کریں گے حالانکہ وہ اللہ کے ذکر سے خالی ہوں گی اس زمانے میں لوگوں میں سب سے بد

Marfat.com

ترین علماء (علماءِ سوء) ہوں گے انہی سے فتنے نکلیں گے اور ان ہی میں واپس لوٹیں گے۔
(تفسیر قرطبی جلد 12 صفحہ 280)

عدل و انصاف کا خاتمہ:

اس وقت پوری دنیا میں مسلمانوں کی تعداد ایک ارب چالیس کروڑ سے تجاوز کر چکی ہے لیکن اسلام کی حالت کیا ہے کسی ایک ملک میں اسلامی نظام نافذ نہیں۔ سجدے میں گر کر اللہ کی برتری کا اعلان کرنے والوں کی تعداد تو بہت زیادہ ہے لیکن حقیقت حال یہ ہے انہوں نے اللہ کی حاکمیت اعلیٰ کو انسانوں کے بنائے ہوئے کفریہ جمہوری نظام کے ہاتھوں فروخت کر دیا ہے۔ آج کا مسلمان اللہ کو بھی راضی رکھنا چاہتا ہے اور طاغوت کو بھی ناراض نہیں کرنا چاہتا۔

☆ حضرت ابو امامہ باہلیؓ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلام کی کڑیاں ضرور ایک ایک کر کے ٹوٹیں گی چنانچہ جب ایک کڑی ٹوٹے گی تو لوگ اس کے بعد والی کڑی کو پکڑ لیں گے ان میں سب سے جو کڑی پہلے ٹوٹے گی وہ اسلامی نظام عدالت کی کڑی ہو گی اور سب سے آخر میں ٹوٹنے والی کڑی نماز کی ہو گی۔

(شعب الایمان جلد 4 صفحہ 326)

امت مسلمہ میں سب سے پہلے جو چیز اٹھے گی وہ ہے امارت اسلامیہ۔ امارت کے ختم ہوتے ہی عدالتی نظام یعنی عدل و انصاف بھی ختم ہو جاتا ہے۔

فتنوں کی یلغار:

☆ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس وقت تک قیامت نہیں آ سکتی جب تک زمانہ آپس میں بہت قریب نہ ہو جائے چنانچہ سال مہینے کے برابر، مہینہ ہفتہ کے برابر اور ہفتہ دن کے برابر اور دن گھنٹے کے برابر اور گھنٹہ کھجور کی پتی یا شاخ کے جلنے کی مدت کے برابر ہو جائے گا۔

(ابن حبان جلد 15 صفحہ 256)

Marfat.com

☆ حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک درندے آدمیوں سے بات نہ کرنے لگیں اور آدمی کے چابک کا پھندا اور اس کے جوتے کا تسمہ اس سے بات نہ کرنے لگے اور انسان کی ران اس کو یہ بتایا کرے کہ اس کی غیر موجودگی میں اس کے گھر والوں نے کیا بات کی ہے اور کیا کام کیے ہیں؟

(ترمذی)

یہ حدیث ہمیں جدید ٹیکنالوجی کے بارے میں اطلاع کرتی ہے کہ چودہ سو سال پہلے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو بتایا جو آج سچ ثابت ہو چکی ہے ترقی یافتہ ممالک میں ایسی چپیں تیار کی جا چکی ہے بلکہ زیر استعمال ہیں یہ چپ کسی کو لگائی جائے تو دور بیٹھا شخص اس کی تمام باتیں سن بھی سکتا ہے اور اس کو دیکھ بھی سکتا ہے اسکے علاوہ اگر اس چپ کو نکال کر اس کا ڈیٹا کمپیوٹر میں ڈاؤن لوڈ کیا جائے تو سب کچھ پتہ چل سکتا ہے کہ اس شخص نے آپ کی غیر موجودگی میں کیا کچھ کیا ہے۔ جانوروں کی بولیاں سمجھنے اور جاننے کے لیے مغربی ممالک میں آئے دن نت نئے تجربات کیے جا رہے ہیں۔

☆ حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا فتنے دلوں پر یلغار کرتے ہیں سو جو دل اس (فتنے) کو برا جانتا ہے تو اس دل میں ایک سفید نکتہ پڑ جاتا ہے اور جو دل اس (فتنے) میں ڈوب جاتا ہے تو (دل) میں ایک کالا نکتہ پڑ جاتا ہے۔

☆ اگر تم میں سے کوئی شخص یہ جاننا چاہتا ہے کہ آیا وہ فتنے میں مبتلا ہوا یا نہیں تو اس کو چاہیے کہ وہ دیکھے کہ کوئی ایسی چیز جس کو پہلے وہ حرام سمجھتا تھا اب اس کو حلال سمجھنے لگا ہے یا کوئی ایسی چیز جس کو پہلے وہ حلال سمجھتا تھا اب اس کو حرام سمجھنے لگا ہے؟

(مستدرک ج 4 ص 515)

مندرجہ بالا احادیث کو سامنے رکھتے ہوئے اپنی اصلاح کیجئے۔

☆ حضرت عبداللہ ابن عباسؓ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فتنوں کے دور میں بہترین شخص وہ ہے جو اپنے گھوڑے کی لگام یا

Marfat.com

فرمایا اپنے گھوڑے کی نکیل پکڑے اللہ کے دشمنوں کے پیچھے ہو وہ اللہ کے دشمنوں کو خوف زدہ کرتا ہوا اور وہ اس کو ڈراتے ہوں یا وہ شخص جو اپنی چراگاہ میں گوشہ نشین ہو جائے اس پر جو اللہ کا حق (زکوۃ) ہے اس کو ادا کرتا ہو۔

(مستدرک جلد 4 صفحہ 510)

فتنوں سے بچنے کے طریقے:

دجالی فتنوں سے بچنے کے لیے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے دو طریقے بتائے ایک جہاد میں شامل ہو جانا اور دوسرا شہر سے دور جنگل میں اپنے مال مویشی کے ساتھ اللہ کی عبادت میں مصروف ہونا ہے۔ پہلی قسم مجاہدین جو اللہ کے دین کی سربلندی کے لیے جہاد کر رہے ہیں اور دوسری قسم ان لوگوں کی ہے جو اپنے مال مویشی لے کر پہاڑوں اور بیابانوں میں چلے گئے ہیں یا چلے جائیں گے اور اللہ کی اطاعت کریں گے۔ دوسری کے قسم کے لوگ صرف اپنا ایمان بچانے کے لیے اپنا گھر چھوڑ کر جائیں جبکہ مجاہدین صرف اپنے ایمان کی فکر نہیں بلکہ وہ ساری امت کے ایمان کو بچانے کی خاطر اور دجال کے فتنے کا زور توڑنے کی خاطر دجال اور اس کے صلیبی و مرتد لشکروں سے قتال کر رہے ہیں اپنا گھر، وطن، ماں باپ بیوی بچے اور مال و دولت غرض سب کچھ امت کا ایمان بچانے کے لیے قربان کر رہے ہوں اس زیادہ فضیلت مجاہدین کی ہی ہو گی۔

☆ حضرت کعبؓ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ قریب ہے کہ مشرقی سمندر دور ہو جائے گا اور اس میں کوئی کشتی بھی نہ چل سکے گی چنانچہ ایک بستی والے دوسری بستی میں نہ جا پائیں گے اور یہ جنگ عظیم کے وقت میں ہوگا اور جنگ عظیم حضرت مہدی کے وقت میں ہوگی۔

(السنن الواردۃ فی الفتن)

مشرقی سمندر سے یہاں مراد بحرہ عرب ہے دور ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اس تک پہنچنا دشوار ہو جائے گا جس کی وجہ سے وہاں آمد و رفت بند ہو جائے گی۔ آپ

Marfat.com

اس بات کونقشہ میں دیکھ سکتے ہیں کراچی کے ساحل سے لے کر صومالیہ تک تمام بحری گذر گاہوں پر عالمی کفر کا قبضہ ہے گیارہ ستمبر کے بعد بحرہ ہند اور بحرہ عرب میں آنے جانے والے جہازوں کی سخت چیکنگ کی جارہی ہے آنے والے حالات میں مزید سخت ہونے کی وجہ سے سمندر کے راستے ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا بہت مشکل ہو جائے گا۔ اس وقت دجالی قوتوں نے مکہ اور مدینہ کی ہر طرف سے ناکہ بندکر رکھی ہے تمام سمندری راستوں پر ان کا کنٹرول ہے۔ دجالی قوتیں حضرت مہدی تک پہنچنے والی تمام رسد کمک کو ہر طرف سے روکنا چاہ رہی ہے اور ان خاص جگہوں پر اپنا کنٹرول چاہتی ہیں جہاں سے حضرت مہدی کی مدد وحمایت کے لیے مجاہدین آسکتے ہیں۔

☆ حضرت جابر بن عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ وقت قریب ہے عراق والوں کے پاس روپے اور غلہ آنے پر پابندی لگا دی جائے گی ان سے پوچھا گیا کہ یہ پابندی کس کی جانب سے ہوگی؟ تو انہوں نے فرمایا کہ عجمیوں کی جانب سے۔ پھر کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد کہا کہ وہ وقت قریب ہے کہ جب اہل شام پر بھی یہ پابندی لگا دی جائے گی پوچھا گیا کہ یہ رکاوٹ کس کی جانب سے ہوگی؟ فرمایا اہل روم (مغرب والوں) کی جانب سے۔ پھر فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ میری امت میں ایک خلیفہ ہوگا جو لوگوں کو مال لپ بھر بھر کے دے گا اور شمار نہیں کرے گا نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کے قبضے میں میری جان ہے یقیناً اسلام اپنی پہلی حالت کی طرف لوٹے گا جس طرح ابتداء مدینہ سے ہوئی تھی حتی کہ ایمان صرف مدینہ میں رہ جائے گا پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ مدینہ سے جب بھی کوئی بے رغبتی کی بنا پر نکل جائے گا تو اللہ اس سے بہتر کو وہاں آباد کر دے گا۔ کچھ لوگ سنیں گے کہ فلاں جگہ پر ارزانی اور باغ و زراعت کی فراوانی ہے تو مدینہ چھوڑ کر وہاں چلے جائیں گے حالانکہ ان کے واسطے مدینہ ہی بہتر تھا کہ وہ اس بات کو جانتے نہیں۔

(مستدرک جلد 4 صفحہ 456)

Marfat.com

عراق پر پابندی کی پیشن گوئی مکمل ہو چکی ہے حالات آپ کے سامنے ہیں موازنہ کر لیجئے۔ اب دیر کس بات کی؟

☆ امام مجاہدؒ فرماتے ہیں کہ مجھ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابیؓ نے یہ بیان کیا کہ مہدی اس وقت تک نہیں آئیں گے جب تک نفس زکیہ کو قتل نہیں کر دیا جاتا چنانچہ جب نفس زکیہ قتل کر دیئے جائیں گے تو زمین و آسمان والے ان قاتلوں پر غضبناک ہوں گے اس کے بعد لوگ حضرت مہدی کے پاس آئیں گے اور انہیں نئی دلہن کی طرح منائیں گے جیسے کہ اس کو حجلہ عروسی میں لے جایا جاتا ہے وہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے زمین اپنی پیداوار کو اگا دے گی اور آسمان خوب برسے گا اور ان کے دور خلافت میں امت ایسی خوشحال ہو گی کہ اس سے پہلے کبھی نہ ہوئی ہو گی۔

(ابن ابی شیبہ جلد 7 صفحہ 514)

نفس زکیہ کو شہید کر دیا جائے ان کا خدا کے ہاں محبوب ہونا اس قدر ہے کہ ان کی شہادت پر زمین و آسمان والے غضب ناک ہوں گے نیز وہ اہل ایمان کے ہاں بھی بہت مقبول ہوں گے اس حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت کے اہل ایمان کو تسلی دی ہے کہ کتنی ہی محبوب ہستی کیوں نہ شہید کر دی جائے اس کی وجہ سے اپنا مشن نہیں چھوڑنا بلکہ منزل کی طرف بڑھتے رہنا کیونکہ بڑی چیزوں کو حاصل کرنے کے لیے قربانیاں بھی بڑی ہی دینی پڑتی ہیں اور اس مشن کے لیے کائنات کا قیمتی ترین خون بھی زمین پر گروایا گیا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی مشن کی خاطر اپنے دندان مبارک بھی شہید کروا دیئے۔ آپ کے پیارے نواسوں کو اسی راہ میں قربان ہونا پڑا۔ اس مشن کے حامل افراد کو یہ بات ذہن میں رکھنی چاہیے کہ خواہ کتنی ہی محبوب ہستی آپ سے جدا (شہید) ہو جائے بہت جلد آپ بھی تو (شہادت کے مرتبے سے فائز ہو کر) ان کے پاس پہنچنے والے ہیں۔

دورِ حاضر میں مجاہدین کے مایہ ناز کمانڈر اور قائدین شہادت کے مرتبے پر فائز ہو چکے ہیں جس میں ملا داد اللہ شہیدؒ زرقاوی شہیدؒ سید الشہداء شیخ اسامہ بن لادن

Marfat.com

شہیدؒ، امام انور العولقی شہیدؒ شہداء کی فہرست میں شامل ہو گئے لیکن ان کا مشن مزید مضبوط ہوا اور جہاد پہلے سے زیادہ ہو گیا ہے۔

حضرت مسیح الہدیٰ کون؟

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا زندہ آسمانوں پر اٹھایا جانا اور قرب قیامت میں دوبارہ زمین پر نازل ہونا اہل اسلام کا مسلمہ عقیدہ ہے یہ عقیدہ احادیث متواترہ سے ثابت ہے اور اس کا انکار کفر ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول قیامت کی نشانیوں میں سے ایک انتہائی اہم نشانی ہے قرآن پاک میں اس کی واضح دلیل موجود ہے۔

ترجمہ: اور بے شک حضرت عیسیٰؑ کا نزول قیامت کی ایک نشانی ہے لہٰذا تم قیامت کے آنے میں شک نہ کرو اور میری بات مان لو یہی سیدھا راستہ ہے۔

(سورۃ الزخرف)

جبکہ سورۃ النساء میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

ترجمہ: اور ان (یہودیوں) کے اس قول کی وجہ سے کہ ہم نے اللہ کے رسول عیسیٰ بن مریمؑ کو قتل کر دیا ہے حالانکہ نہ تو انہوں نے قتل کیا ہے نہ سولی چڑھایا بلکہ ان کے لیے ویسی (ایک) صورت بنا دی گئی تھی بلا شبہ عیسیٰؑ کے متعلق اختلاف کرنے والے شک وشبہ میں ہیں۔ تخمینی باتوں کے سوا کوئی یقینی علم نہیں اور یہ (یقینی) بات ہے کہ انہوں نے اسے قتل نہیں کیا بلکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنی طرف اٹھا لیا ہے اور اللہ بڑا زبردست اور حکمتوں والا ہے اہل کتاب میں سے ایک بھی ایسا نہ بچے گا جو حضرت عیسیٰؑ کی موت سے پہلے ان پر ایمان نہ لے آئے اور روز قیامت آپ ان پر گواہ ہوں گے۔

(سورۃ النساء)

قیامت کے قریب حضرت عیسیٰ بن مریمؑ آسمان سے نازل ہوں گے اور حکومت کریں گے مسلمان ان کی قیادت میں کفار کے خلاف جہاد کریں گے ان کے عہد مبارک میں مکمل عدل و انصاف ہو گا دولت کی فراوانی ہو گی لوگ آپس میں غیر

Marfat.com

معمولی پیار و محبت سے رہیں گے حسد، بغض اور کینہ بالکل نہیں ہوگا۔ حضرت عیسیٰ دمشق کے مشرقی حصہ میں (مسجد کے) سفید مینار کے پاس اپنے دونوں ہاتھ فرشتوں کے کندھوں پر رکھے ہوئے نازل ہوں گے نزول کے وقت ان کے سر کے بالوں سے پانی کے قطرے موتیوں کی طرح ڈھلکتے نظر آئیں گے جب آپ سر جھکائیں گے تو ایسا محسوس ہوگا کہ پانی کے قطرے ٹپک رہے ہیں آپؑ آسمان سے نازل ہوتے ہی غلبہ اسلام کے لیے جہاد شروع کر دیں گے ان کے عہد مبارک میں تمام ادیان ختم ہو جائیں گے ساری دنیا میں صرف اسلام کا بول بالا ہوگا۔

عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے بعد آپ نبی نہیں بلکہ امتی ہوں گے اور شریعت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق احکام نافذ فرمائیں گے۔ حضرت مہدی فجر کی نماز پڑھانے کے لیے کھڑے ہوں گے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے اور حضرت مہدی کی امامت میں نماز ادا کریں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا امتی بن کر آنا امت محمدیہ کے لیے بہت بڑا اعزاز ہے۔

حضرت جابر بن عبداللہؓ کہتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق کے لیے لڑتا رہے گا وہ گروہ قیامت تک (حق پر) قائم رہے گا جب حضرت عیسیٰ بن مریمؑ (آسمان سے) نازل ہوں گے تو مسلمانوں کا امیر حضرت عیسیٰ سے گزارش کرے گا تشریف لائیں اور ہمیں نماز پڑھائیں۔ حضرت عیسیٰ جواب میں فرمائیں گے نہیں! تم خود ہی آپس میں ایک دوسرے کے امام ہو۔

(کتاب الایمان ص 137)

تکمیلِ جہادِ حق کے لیے جب حضرتِ عیسیٰ آئے گے
اللہ کے لیے لڑنے والے اللہ کی زمین پر چھائیں گے

Marfat.com

حضرت مسیح الہدیٰ کی پہچان:

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے اور ان کے یعنی عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان کوئی نبی نہیں اور وہ نازل ہوں گے جب تم ان کو دیکھو تو پہچان لینا۔ ان کا قد و قامت میانہ اور رنگ سرخ و سفید ہو گا ہلکے زرد رنگ کے دو کپڑوں میں ہوں گے سر کے بال اگرچہ بھیگے نہ ہوں تب بھی (چمک اور صفائی کی وجہ سے) ایسے ہوں گے کہ گویا ان سے پانی ٹپک رہا ہے اسلام کی خاطر کفار سے قتال کریں گے پس صلیب توڑ ڈالیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے اور جزیہ لینا بند کر دیں گے اور اللہ ان کے زمانہ میں اسلام کے سوا تمام مذاہب کو ختم کر دے گا اور (انہی کے ہاتھوں) دجال کو ہلاک کرے گا پس عیسیٰ علیہ السلام زمین میں چالیس سال رہ کر وفات پائیں گے اور مسلمان ان کی نماز جنازہ پڑھیں گے۔

(ابوداؤد، مسند احمد، ابن ابی شیبہ)

صحیح بخاری کی ایک حدیث میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مزید علامات بیان فرمائی گئی ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نہایت حسین گندمی رنگ کے ہوں گے بال بہت گھنگھریالے نہیں ہوں گے بالوں کی لمبائی شانوں تک ہوگی سر سے پانی ٹپکتا ہو گا معتدل جسم و قامت کے ہوں گے سرخی مائل رنگ ہو گا جیسے ابھی حمام سے (غسل کر کے) آئے ہوں۔

حضرت مسیح الہدیٰ کا مشن:

آپ کی نبی کی حیثیت سے نہیں بلکہ ایک منصف امتی کی طرح آئیں گے۔ اس بات پر سب کا اتفاق ہے آپ کی آمد کا مقصد عدل و انصاف، منصفی حکمرانی، عیسائیت و یہودیت کا خاتمہ اور دجال کا قتل۔

"عیسیٰ ابن مریم محض میری امت کے ایک منصف حکمران ہوں گے وہ صلیب کو توڑیں گے، خنزیر کو ہلاک کریں گے اور جزیہ ختم کریں گے"۔

(ابن ماجہ، کتاب الفتن)

Marfat.com

منصف حکمران سے معلوم ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مشن اسلام کی حکمرانی کو پوری دنیا پر قائم کرنا ہو گا۔ خنزیر کو ہلاک کرنے اور صلیب کو توڑنے کا مطلب یہ ہے کہ جو لوگ صلیب کی عبادت کرتے ہیں وہ اس کی عبادت چھوڑ دیں گے اور جو خنزیر کھاتے ہیں وہ اسے کھانا چھوڑ دیں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام موجودہ تحریف شدہ عیسائیت کی تنسیخ اور دنیا سے اس کا خاتمہ کرنے کے لیے علامتی طور پر صلیب توڑیں گے اور خنزیر کھانے پر پابندی عائد کر دیں گے جو اس بات کی علامت ہو گی کہ دنیا میں اب حکمران صرف اسلامی احکام کی ہے۔ آپ کے ہاتھوں اس عمل کی تکمیل جناب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک اور معجزہ اور آپ کی صداقت کی ایک اور دلیل ہو گئی کہ خود عیسائیت (آج کل کا عالم مغرب) کے مقدس پیغمبر آ کر اسلام کی حقانیت کو ثابت اور عملاً نافذ کریں گے۔

اللہ تعالیٰ نے اہل حق کی خوشخبری اور باطل پرستی کی قلع قمع کے لیے یہ چیز مقدر کر دی ہے اور ضرور ہو کر رہے گی اس حدیث کا ایک اور اہم پہلو یہ ہے کہ اس میں کہا گیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آ کر جزیہ (ٹیکس) ختم کر دیں گے۔

اگر آپ دنیا پر ایک نظر ڈالیں تو ہر ملک نے اپنی رعایا پر ٹیکس عائد کر رکھا ہے چاہے وہ مسلم ہو یا غیر مسلم۔ حقیقت یہ ہے کہ مسلمان ممالک کو مغرب' آئی ایم ایف اور ورلڈ بینک کے ذریعے مجبور کرتا ہے کہ یہ ٹیکس نافذ کرے۔ کیونکہ یہ ایک عالمی حکومت کا حصہ ہے اور الجساسہ کا ایک طریقہ ہے جس کے ذریعے ہر فرد کی جاسوسی (اس کے کوائف سے آگاہی) ممکن ہے کرہ ارض پر بسنے والے ہر شخص کے کوائف کا علم ٹیکس کے نظام کے تحت ہی حاصل کرنا ممکن ہے یہ سب کچھ مسیح مخالف ہے کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ٹیکس کے خلاف ہوں گے اور اسے ختم کر دیں گے یوں ہم وثوق کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ یہ ٹیکس کا نظام اصل میں دجالی نظام کا حصہ ہے۔

حضرت مہدی کی وفات کے بعد مجاہدین کی قیادت حضرت عیسیٰؑ کریں گے۔ آپ دجال کے لشکر پر حملہ کریں گے گھمسان کی جنگ ہو گی اور ''لد'' کے مقام پر

Marfat.com

دجال کو آپ اپنے نیزے سے قتل کریں گے دجال کے قتل کے بعد عیسائیت اور یہودیت ختم ہو جائے گی ساری دنیا میں صرف ایک ملت اسلامیہ باقی رہ جائے گی۔

مسیح الہدیٰ کے بعد لیڈر کون؟

حضرت عبداللہ بن عباسؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عیسیٰ علیہ السلام دنیا میں (نازل ہونے کے اکیس سال بعد) نکاح کریں گے اور (نکاح کے بعد) دنیا میں انیس سال قیام فرمائیں گے۔ (اس طرح دنیا میں قیام کی کل مدت چالیس سال ہو جائے گی)۔

(فتح الباری' بحوالہ نعیم بن حماد)

دجال کے قتل کرنے کے بعد لوگ چالیس سال تک زندگی سے اس طرح لطف اندوز ہوں گے کہ نہ کوئی مرے گا نہ کوئی بیمار ہوگا (جانور بھی کسی کو نہ مالی نقصان پہنچائیں گے نہ جانی حتیٰ کہ) آدمی اپنی بکریوں اور جانوروں سے کہے گا جاؤ گھاس وغیرہ چرو۔ (یعنی چرنے کے لیے انہیں بغیر چرواہے کے بھیج دے گا) اور وہ بکری دو کھیتوں کے درمیان سے گزرتے ہوئے کھیت کا ایک خوشہ بھی نہ کھائے گی (بلکہ صرف گھاس اور وہ چیزیں کھائے گی جو جانوروں ہی کے لیے ہیں تا کہ زراعت کا نقصان نہ ہو) اور سانپ اور بچھو کسی کو گزند نہ پہنچائیں گے اور درندے گھروں کے دروازوں پر (بھی) کسی کو ایذا نہ دیں گے اور آدمی زمین میں ہل چلائے بغیر ہی ایک مد گندم بوئے گا تو اس سے سات سو مد (گندم) پیدا ہوگا۔

حضرت ابوہریرہؓ کا بیان ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسیح علیہ السلام کے نزول کے بعد زندگی بڑی خوشگوار ہوگی بادلوں کو بارش برسانے اور زمین کو نباتات اگانے کی اجازت مل جائے گی حتیٰ کہ اگر تم اپنا بیج ٹھوس اور چکنے پتھر میں بھی بوؤ گے تو اگ آئے گا اور (امن و امان کا) یہ حال ہوگا کہ آدمی شیر کے پاس سے

Marfat.com

گزرے گا تو شیر نقصان نہ پہنچائے گا اور سانپ پر پاؤں رکھ دے گا تو وہ گزند نہ پہنچائے گا (لوگوں کے مابین) نہ بخل ہو گا اور نہ حسد اور نہ کینہ۔

(کنز العمال بحوالہ ابونعیم بن حماد)

آپؑ کانے دجال کو 'لد' کے مقام پر قتل کریں گے آپ کا زمانہ خلافت چالیس سال ہوگا۔ آپ شادی کریں اور آپ کی اولاد ہو گی۔ آپؑ کی تدفین رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ مبارک میں ہو گی۔ جیسا کہ حدیث سے ثابت ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا یا رسول صلی اللہ علیہ وسلم مجھے خیال ہوتا ہے کہ میں آپ کے بعد زندہ رہوں گی تو کیا آپ مجھے اجازت دیتے ہیں کہ میں آپ کے برابر دفن کی جاؤں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ جگہ تمہیں کیسے مل سکتی ہے؟ وہاں میری ابوبکرؓ کی' عمرؓ کی اور عیسیٰ بن مریمؑ کی قبر کے علاوہ کسی کی جگہ نہیں ہے۔

حضرت عبداللہ بن سلامؓ کا ارشاد ہے کہ تورات میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی صفات لکھی ہوئی ہیں اور (یہ کہ) عیسیٰ ابن مریمؑ ان کے پاس دفن کیے جائیں گے۔

(ترمذی)

عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کے بعد قبیلہ بنی تمیم کے ایک شخص کو خلیفہ بنایا جائے گا جس کا نام مقعد ہو گا۔

حضرت ابوہریرہؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عیسیٰ ابن مریمؑ نازل ہو کر دجال کو قتل کریں گے اور چالیس سال (دنیا میں) رہیں گے لوگوں میں کتاب اللہ اور میری سنت کے مطابق عمل کریں گے اور ان کی موت کے بعد لوگ عیسیٰ علیہ السلام کی وصیت کے مطابق (قبیلہ) بنی تمیم کے ایک شخص کو آپ کا خلیفہ مقرر کریں گے جس کا نام مقعد ہو گا مقعد کی موت کے بعد لوگوں پر تیس سال گزرنے نہ پائیں گے کہ قرآن پاک لوگوں کے سینوں اور ان کے مصاحف سے اٹھا لیا جائے گا۔

Marfat.com

بعض روایات حدیث سے بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کے بعد قیامت بہت جلد آ جائے گی اور مذکورہ بالا حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ کم از کم ایک سو بیس سال ضرور لگیں گے اس سے دونوں روایتوں میں تضاد کا شبہ ہوتا ہے جواب یہ ہے کہ اگر چہ ایک سو بیس سال کی مدت ہو مگر یہ ایک سو بیس سال نہایت سرعت سے گزر جائیں گے حتیٰ کہ ایک سال ایک مہینہ کے برابر اور ایک مہینہ ایک ہفتہ کے برابر اور ایک ہفتہ ایک دن کے برابر اور ایک دن ایک گھنٹہ کے برابر معلوم ہو گا۔ اوقات میں شدید بے برکتی کی پیشن گوئی مسند احمد کی ایک حدیث مرفوع میں صراحتاً موجود ہے جسے حضرت ابو ہریرہؓ نے روایت کیا ہے۔

روایات کے مجموعے سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کے بعد قیامت تک کم از کم ایک سو بیس سال ضرور لگیں گے مثلاً حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے اثر میں ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کے بعد قیامت سے پہلے ایک سو بیس برس تک عرب لوگ شرک و بت و پرستی میں مبتلا رہیں گے؟ اور فتح الباری میں تو حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کا یہ ارشاد منقول ہے کہ آفتاب کے مغرب سے طلوع کے بعد لوگ دنیا میں ایک سو بیس سال تک رہیں گے پھر قیامت آئے گی۔
(واللہ اعلم)

Marfat.com

باب 4

دجال

دجال کون؟

مدینے کے یہودی گھرانے میں پیدا ہونے والا ''صاف'' دجال ہے جو پہلے اسلام لایا لیکن بعد میں مرتد ہو گیا اور اس کی کنیت ابن صیاد یا ابن صائد ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ ہم رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ہمارا گزر بچوں سے ہوا جن میں ابن صیاد بھی تھا تمام بچے بھاگ گئے لیکن ابن صیاد بیٹھا رہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات بری لگی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا'' تیرے ہاتھ غبار آلود ہوں کیا تو گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں؟'' وہ بولا نہیں پھر ابن صیاد کہنے لگا تو (یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں؟ حضرت عمرؓ (جو کہ آپ کے ساتھ تھے) نے کہا یا رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے اجازت دیں میں اسے قتل کر دوں۔ (ارتداد کی وجہ سے) رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر یہ وہی ہے جس کا تجھے شک ہے (یعنی دجال) تو پھر تو اسے قتل نہیں کر سکتا۔ (اور اگر کوئی اور ہے تو اسے قتل کرنے کا فائدہ نہیں)۔

(مسلم شریف)

حضرت عبداللہ ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ ایک دن (راستے میں) میری ملاقات ابن صیاد سے ہوئی اس وقت اس کی آنکھ سوجی ہوئی تھی میں نے پوچھا تیری آنکھ میں یہ ورم کب سے ہے؟ اس نے کہا مجھے نہیں معلوم۔ میں نے کہا آنکھ تیرے سر میں ہے

Marfat.com

اور تجھے ہی معلوم نہیں؟ اس نے کہا اگر خدا چاہے تو اس آنکھ کو تیری لاٹھی میں پیدا کر دے ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ (اس کے بعد) ابن صیاد نے اپنی ناک سے اتنی زور سے آواز نکالی جو گدھے کی آواز کے مانند تھی۔

(مسلم شریف)

ابن صیاد کے مشہور دجال ہونے یا نہ ہونے کا قصہ مشتبہ اور مشکل معاملہ ہے البتہ اس میں کوئی شک نہیں کہ منجملہ اور دجالوں کے ایک یہ بھی تھا علماء فرماتے ہیں کہ بظاہر احادیث اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر اس سلسلے میں کوئی وحی نازل نہیں ہوئی تھی کہ وہی دجال ہے یا کوئی اور؟ البتہ دجال کی کچھ صفات آپ کو بذریعہ وحی بتا دی گئی تھیں جن میں سے کچھ ابن صیاد پر پوری اترتی تھیں اسی لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم قطعی طور پر فیصلہ نہ کر سکے کہ وہی دجال ہے یا کوئی اور؟ اور اسی وجہ حضرت عمرؓ سے فرمایا کہ اگر یہ وہی ہوا تو تمہیں اس کو قتل کرنے کی طاقت نہیں۔

ابن صیاد دجال اکبر نہیں البتہ وہ بڑے دجالوں میں سے ایک ضرور ہے بعض علماء کا کہنا ہے کہ ابن صیاد کو بعض صحابہ دجال خیال کرتے تھے حالانکہ وہ دجال نہیں وہ تو ایک چھوٹا آدمی تھا۔ ایک حدیث میں آتا ہے کہ ہر نبی نے اپنی قوم کو فتنہ دجال سے با خبر کیا ہے اور ظاہر ہے کہ جب ہر نبی نے اپنی قوم کو اس سے ڈرایا ہے تو معلوم ہوا کہ دجال نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے بہت پہلے دنیا میں موجود تھا ورنہ نوح علیہ السلام کا اپنی قوم کو دجال سے ڈرانے کا کیا معنی؟ دجال تو صدیوں سے موجود ہے اور ابن صیاد زمانہ نبوی میں پیدا ہوا اور اس کو دجال کیسے کہا جا سکتا ہے معلوم ہوا کہ ابن صیاد دجال نہیں، بلکہ یہ دو الگ الگ شخصیتیں ہیں۔

حضرت تمیم داریؓ دجال کے جزیرے میں:

حضرت فاطمہ بنت قیسؓ بیان فرماتی ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک منادی کو یہ اعلان کرتے ہوئے سنا کہ نماز تیار ہے چنانچہ میں مسجد گئی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی میں عورتوں کی اس صف میں تھی جو مردوں کے

Marfat.com

بالکل پیچھے تھی جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مکمل کی تو مسکراتے ہوئے منبر پر تشریف لائے اور فرمایا ہر شخص اپنی نماز کی جگہ پر بیٹھا رہے پھر فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو کہ میں نے تمہیں کیوں جمع فرمایا ہے؟ صحابہؓ نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی قسم میں نے تمہیں کسی بات کی ترغیب یا ڈرانے کے لیے جمع نہیں کیا میں نے تمہیں صرف اس لیے جمع کیا ہے کہ (تمہیں یہ واقعہ سناؤں) تمیم داری ایک نصرانی شخص تھے وہ میرے پاس آئے اور اسلام پر بیعت کی اور مسلمان ہو گئے اور مجھے ایک بات بتائی جو اس خبر کے مطابق ہے جو میں تمہیں دجال کے بارے میں پہلے بتا چکا ہوں۔

چنانچہ انہوں نے مجھے خبر دی کہ وہ بنو لخم اور بنو جذام کے ۳۰ آدمیوں کے ہمراہ ایک بحری جہاز میں سوار ہوئے انہیں ایک مہینے تک سمندر کی موجیں دھکیلتی رہیں (یعنی سمندری طوفان) پھر وہ سمندر میں ایک جزیرے تک پہنچے یہاں کہ سورج غروب ہو گیا تو وہ چھوٹی چھوٹی کشتیوں پر بیٹھ کر جزیرے کے اندر داخل ہوئے تو انہیں وہاں ایک عجیب سی مخلوق ملی جو موٹے اور گھنے بالوں والی تھی بالوں کی کثرت کی وجہ سے اس کے اگلے اور پچھلے حصے کو وہ نہیں پہچان سکے تو انہوں نے کہا تو ہلاک ہو! کون ہے؟

اس نے کہا کہ میں جساسہ ہوں ہم نے کہا کہ جساسہ کیا ہے؟ اس نے کہا کہ تم لوگ گرجے میں اس شخص کے پاس چلو جو تمہاری خبر کے بارے میں بہت بے چین ہے جب اس نے ہمارا نام لیا تو ہم گھبرا گئے لیکن وہ شخص شیطان نہ ہو ہم جلدی جلدی گرجے تک پہنچے وہاں اندر ایک بہت بڑا انسان دیکھا ایسا خوف ناک انسان ہماری نظروں سے نہیں گزرا تھا وہ بہت مضبوط بندھا ہوا تھا اس کے ہاتھ کندھوں تک اور گھٹنے ٹخنوں تک لوہے کی زنجیروں میں بندھے ہوئے تھے ہم نے پوچھا تو ہلاک ہو تو کون ہے؟ اس نے کہا کہ جب تم نے مجھے پالیا ہے اور تمہیں معلوم ہو گیا ہے تو تم مجھے بتاؤ تم لوگ کون ہو؟

Marfat.com

ہم نے کہا کہ ہم عرب کے لوگ ہیں (اس کے بعد تمیم داری نے اپنے بحری سفر' طوفان' جزیرہ میں داخل ہونے جساسہ سے ملنے کی تفصیل سنائی) اس نے پوچھا کیا بیسان کی کھجوروں کے درختوں پر پھل آتے ہیں؟ ہم نے کہا ہاں اس نے کہا وہ زمانہ قریب ہے جب ان درختوں پر پھل نہیں آئیں گے۔ پھر اس نے پوچھا بحیرہ طبریہ میں پانی ہے یا نہیں؟ ہم نے کہا ہاں اس میں بہت پانی ہے اس نے کہا کہ عنقریب اس کا پانی خشک ہو جائے گا پھر اس نے پوچھا زغر کے چشمے کا کیا حال ہے اس چشمے میں پانی ہے اور کیا اس کے قریب کے لوگ اس پانی سے کاشت کاری کرتے ہیں؟ ہم نے کہا ہاں۔ پھر اس نے پوچھا امیوں (ناخواندہ لوگوں) کے نبی کے بارے میں بتاؤ کہ اس نے کیا کیا؟

ہم نے کہ وہ مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ چلے گئے اس نے پوچھا کہ کیا عربوں نے اس سے جنگ کی ہے؟ ہم نے کہا ہاں۔ اس نے پوچھا انہوں نے عربوں سے کیا معاملہ کیا؟ ہم نے اس کو تمام واقعات بتائے۔ جو لوگ عربوں میں عزیز تھے ان پر آپ نے غلبہ حاصل کر لیا اور انہوں نے اطاعت قبول کر لی۔ اس نے کہا ان کے حق میں اطاعت کرنا ہی بہتر ہے اب تمہیں میں اپنا حال بتاتا ہوں میں مسیح الدجال ہوں عنقریب مجھ کو نکلنے کا حکم دیا جائے گا۔ میں باہر نکلوں گا اور زمین پر سفر کروں گا یہاں تک کہ کوئی آبادی ایسی نہ چھوڑوں گا جہاں میں داخل نہ ہوں چالیس راتیں برابر گشت میں رہوں گا لیکن مکہ اور مدینہ میں نہ جاؤں گا وہاں جانے سے مجھ کو منع کیا گیا ہے جب میں ان میں سے کسی میں داخل ہونے کی کوشش کروں گا تو ایک فرشتہ تلوار لیے ہوئے مجھے روکے گا ان شہروں کے ہر راستے پر فرشتے مقرر ہوں گے۔

(یہ واقعہ سنانے کے بعد) رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا عصا منبر پر مار کر فرمایا یہ ہے طیبہ۔ یہ ہے طیبہ یعنی المدینہ۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آگاہ رہو میں تم کو یہی نہیں بتایا کرتا تھا ہوشیار رہو کہ دجال دریائے شام میں ہے یا دریائے یمن میں ہے نہیں بلکہ وہ مشرق کی طرف ہے وہ مشرق کی طرف ہے۔

(مسلم شریف 5325)

Marfat.com

تمیم داریؓ سے تین سوال:

دجال نے حضرت تمیم داریؓ سے تین سوال کیے جن کا ذکر اب ہم یہاں کرتے ہیں۔ مذکورہ بالا حدیث کو سامنے رکھتے ہوئے یہ سوال پڑھیے اور غور کیجئے۔

بیسان کا باغ: فلسطین میں ایک جگہ کا نام ہے یہ جگہ اب اسرائیل کے قبضہ میں ہے یہ علاقہ زمانہ قدیم میں کھجوروں کے باغات کی وجہ سے مشہور تھا لیکن اب یہاں پھل نہیں پیدا ہوتا۔ اب بیسان کے باغ میں کھجور میں پھل لگنا بند ہو گے ہیں جو دجال کی اس بات کی تصدیق ہے کہ وہ زمانہ قریب ہے جب ان درختوں پر پھل نہیں آئیں گے۔

بحیرہ طبریہ: بحریہ طبریہ اسرائیل کے شمال مشرق میں اردن کی سرحد کے قریب واقع ہے۔ اس کا پانی بغیر کسی ظاہری وجہ سے رفتہ رفتہ خشک ہو رہا ہے۔

زغر کا چشمہ: یہ جگہ بھی اسرائیل ہی میں بحر مردار کے مشرق میں ہے اس کا پانی بھی آہستہ آہستہ خشک ہو رہا ہے اور اس کا پانی پوری طرح خشک ہوتے ہی دجال کو خروج کی اجازت مل جائے گی۔

دجال کا حلیہ:

دجال کی ایک آنکھ کانی اور سر کے بال گھنگھریالے ہوں گے رنگ سرخ اور جسم بھاری ہو گا۔

حضرت عبداللہ ابن عمرؓ سے روایت کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے خواب دیکھا کہ میں طواف کر رہا ہوں اچانک میں نے ایک آدمی دیکھا گندم گوں، سیدھے بالوں والا اس کے بالوں سے پانی ٹپک رہا تھا جیسے ابھی ابھی غسل کیا ہو میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ انہوں نے بتایا عیسیٰ بن مریمؑ۔ پھر میں نے دوسری طرف توجہ کی تو ایک سرخ رنگ کا موٹا آدمی نظر آیا جس کے سر کے بال گھنگھریالے آنکھ کانی تھی جس طرح پھولا ہوا انگور ہو میں نے پوچھا کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا یہ دجال ہے۔

(صحیح بخاری)

Marfat.com

حضرت انسؓ کہتے ہیں رسول کرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی نبی ایسا نہیں آیا جس نے اپنی امت کو کانے اور جھوٹے (دجال) سے نہ ڈرایا ہو آگاہ رہو وہ کانا ہو گا اور تمہارا رب کانا نہیں ہے اور دجال کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہو گا۔

(صحیح بخاری)

دجال ایک نو جوان ہو گا۔ وہ تنومند اور بھاری بھر کم ہو گا اس کا رنگ سرخ ہو گا اس کے بال گھنگھریالے اور بہت چھوٹے (کٹے ہوئے) ہوں گے اس کی دونوں آنکھوں میں عیب ہو گا وہ ایک آنکھ سے اندھا ہو گا اس کی دوسری آنکھ اس طرح ہو گی جیسے انگور کا لٹکتا ہوا دانہ۔ اس کی پیشانی پر دونوں آنکھوں کے درمیان لفظ کافر لکھا ہو گا۔ (نیٹو کے جو ٹینک خلیج کی جنگ اور کوسوو کی جنگ میں استعمال ہوئے ان پر لفظ Kofr لکھا ہوا تھا) ہر ایمان والا چاہے پڑھا لکھا ہو یا ان پڑھ۔ لیکن وہ کافر کا لفظ اس کی پیشانی پر لکھا پڑھ لیں گے جبکہ کافر آکسفورڈ کا گریجوٹ ہو یا ہارورڈ کا ماسٹر وہ یہ لفظ نہیں پڑھ سکیں گے اسے ایمان کی برکت اور کفر و نفاق کی نحوست کے علاوہ اور کیا نام دیں گے؟ جو جتنا زیادہ عصری تعلیم یافتہ ہو گا وہ اتنا ہی اس کے چنگل میں پھنسے گا۔ کیونکہ عصری تعلیم عقلیت پسندی سکھاتی ہے جو جتنا سیدھا سادہ واجبی دینی تعلیم والا مومن ہو گا وہ اس سے اتنا ہی محفوظ رہے گا کیونکہ دینی تعلیم عقلیت کے پار دیکھنے کی صلاحیت پیدا کرتی اور روحانیت سکھاتی ہے۔

دجال کا جائے مقام:

حضرت فاطمہ بنت قیسؓ فرماتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آگاہ رہو دجال شام یا یمن کے سمندر میں موجود ہے (پھر فرمایا) نہیں بلکہ وہ مشرق کی طرف ہے وہ مشرق کی طرف ہے وہ مشرق کی ظرف ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ مبارک سے مشرق کی طرف اشارہ کیا۔

(مسلم شریف)

Marfat.com

جزیرۃ العرب سے مشرق کی جانب دیکھا جائے تو دو جگہیں ایسی ہیں جنہیں مغرب کے عیسائیوں کے ہاں بھی شیطانی سمندر، شیطانی جزیرے یا جہنم کا دروازہ کہا جاتا ہے اور دلچسپ بات یہ ہے کہ ان دونوں کا آخری سرا امریکہ سے جا ملتا ہے۔ مشرق بعید میں بحر الکاہل کے ویران اور غیر آباد جزائر آتے ہیں ان کے ارد گرد کے گہرے اور خوفناک پانیوں کا نام ہی شیطانی سمندر ہے یہ جنوب مشرقی جاپان، آیو جیاتی یونین اور جزائر ماریانہ کے قریب ہے۔ یہاں یہ بات بھی زیرِ نظر رہے کہ مشرق کی جانب واقع سمندر میں امریکہ کی ایک سمندری ریاست بھی موجود ہے۔

بحر الکاہل کے پار امریکہ ہے امریکہ کے قریب سمندر میں ایسا تکونی خطہ ہے لیکن اصل میں یہ شیطانی تکون ہے برمودا ٹرائی اینگل آج کی ترقی یافتہ سائنس کے لیے بھی ایک معمہ ہے جدید ترین طیاروں اور بحری جہازوں کے آلات اس خطے میں داخل ہوتے ہی بے کار ہو جاتے ہیں۔ زمین چونکہ گول ہے اس لیے اگر دجال کے مقام کو مبہم رکھنے کے لیے مشرق کی طرف اشارہ کیا جائے جو کہ آگے جا کر بہر حال (زمین کے گول ہونے کی وجہ سے) مغرب تک پہنچے گا تو یہ درج بالا حدیث کی ایک ممکنہ تاویل ہوسکتی ہے۔ (واللہ اعلم)

ایک مصری محقق عیسیٰ داؤد نے اپنی کتاب مثلث برمودا میں لکھا ہے کہ پہلے دجال بحر الکاہل کے ان ویران جزائر میں قید تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر اسے بیڑیوں سے تو رہائی مل گئی وہ زنجیروں سے آزاد ہو گیا ہے اور اپنے خروج کی راہ ہموار کر رہا ہے لیکن اسے ابھی خروج کی اجازت نہیں ملی لہٰذا وہ شیطانی سمندر سے شیطانی تکون تک رابطے میں ہے جس کے قریب شیطانی تہذیب پروان چڑھ کر نکتہ عروج کو پہنچنے ہی والی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کی قید گاہ کے بارے میں تین جگہوں کا نام لیا دو کی نفی کی اور ایک کی تائید کی کہ دجال وہاں مقید ہے۔ ان تینوں میں سمندر کا نام آتا ہے۔

Marfat.com

اس کی تشریح ایک دوسری حدیث سے ہوتی ہے کہ امام مسلم نے حضرت جابرؓ سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ ''ابلیس اپنا تخت سمندر پر لگاتا ہے لوگوں کو فتنے میں ڈالنے کے لیے اپنا لشکر روانہ کرتا ہے جو اس کے لشکر میں سب سے زیادہ فتنہ پرور ہوتا ہے وہ ابلیس کے سب سے زیادہ قریب ہوتا ہے''۔ مسلم شریف کے شارح علامہ نوویؒ فرماتے ہیں کہ اس سے مراد ابلیس کا مرکز ہے یعنی ابلیس کا مرکز سمندر میں ہے۔

اس سے ہمیں دجال کے مقام کو سمجھنے میں کچھ مدد ملتی ہے وہ اس طرح کہ دجال ابلیس کے ترکش کا سب سے کارآمد اور زہر میں بجھا ہوا تیر ہے اللہ کی سچی خدائی کے مقابلے میں جھوٹی خدائی قائم کرنے کے لیے ابلیس کا سب سے اہم ہتھیار اور کار آمد حربہ دجال ہے ان دونوں کی باہمی ملاقات اور شیطانی قوتوں کی دجال کے ساتھ بھرپور امداد احادیث سے ثابت ہے کیا عجب کہ ابلیس کے مرکز میں ہی دجال مقید ہو اور اللہ تعالیٰ نے اسے شیطانی سمندر اور شیطانی جزائر میں مقناطیسی کشش پیدا کر کے عام انسانوں سے مخفی کر رکھا ہو۔

دجال کا فریب:

حضرت حذیفہؓ کہتے ہیں رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دجال جب نکلے گا تو اس کے پاس پانی اور آگ ہوں گے جسے لوگ پانی سمجھیں گے وہ درحقیقت جلانے والی آگ ہوگی اور جسے لوگ آگ سمجھیں گے وہ ٹھنڈا شیریں پانی ہوگا لٰہذا تم میں سے جو کوئی وہ موقع پائے تو اسے چاہیے کہ وہ آگ میں کود پڑے کیونکہ وہ میٹھا اور پاکیزہ پانی ہوگا۔

(مسلم شریف)

حضرت نواس بن سمعانؓ فرماتے ہیں کہ ایک روز رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کا ذکر فرمایا ہم نے عرض کیا یارسول صلی اللہ علیہ وسلم زمین میں اس کا

Marfat.com

گھومنا کس تیزی سے ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس بارش کی طرح جسے ہوا پیچھے دھکیلتی ہے وہ ایک قوم کے پاس آئے اور انہیں اپنے آپ پر ایمان لانے کی دعوت دے گا وہ ایمان لے آئیں گے اور اس کی بات مان لیں گے چنانچہ وہ آسمان کو حکم دے گا اور وہ بارش برسائے گا زمین کو حکم دے گا اور وہ نباتات اگائے گی شام کے وقت (لوگوں) جانور چراگاہوں سے واپس آئیں گے تو ان کی کوہانیں پہلے سے بڑی ہوں گی تھن کشادہ ہوں گے اور پسلیاں خوب بھری ہوں گی (یعنی پہلے سے زیادہ موٹے تازے نظر آئیں گے یہ اس قوم کے ایمان لانے کا صلہ ہوگا) پھر وہ دوسری قوم کے پاس جائے گا اور انہیں اپنے آپ پر ایمان لانے کی دعوت دے گا لیکن وہ اس کی دعوت کا انکار کر دیں گے چنانچہ دجال وہاں سے چلا جائے گا اور ان پر قحط سالی مسلط ہو جائے گی اور ان کے مالوں میں سے کچھ بھی ان کے پاس نہ رہے گا دجال ویران جگہ کی طرف چلا جائے گا۔ اور زمین کو حکم دے گا اپنے خزانے اگل دے تو زمین اپنے خزانے اس طرح نکال کر جمع کر دے گی جس طرح شہد کی مکھیاں چھتے کے گرد ہجوم کرتی ہیں۔ (مسلم شریف)

عام طور پر عوام کے ذہن میں یہ ہے کہ دجال صرف اپنے مکروہ چہرے کے ساتھ دنیا کے سامنے آ جائے گا اگر معاملہ اتنا سادہ ہوتا تو پھر کسی کو ڈرانے کی کیا ضرورت ہوسکتی ہے۔ لیکن اس کے مکروہ چہرے کے باجود اس کے کارنامے دنیا کے سامنے اس طرح پیش کیے جائیں گے کہ لوگ سوچنے پر مجبور ہو جائیں گے کہ اگر یہ وہی دجال ہوتا تو ایسے اچھے کام ہرگز نہ کرتا۔ دجال کی آمد سے پہلے سالوں سے دنیا میں خون ریز جنگیں اور انسانیت کا قتل عام' بے روزگاری' مہنگائی' معاشرتی ناانصافیوں کا دور دورا ہوگا۔ ہر طرف برائی ہو گی گھروں کا امن وسکون ختم ہو چکا ہوگا۔ ۹۹ فیصد لوگ برائیوں میں ملوث ہو چکے ہوں گے ایسے حالات میں لوگ کسی اچھے قائد اور نجات دہندہ کی تلاش میں ہوں گے جو اللہ کی طرف سے بھیجا جائے۔

Marfat.com

اب ان حالات میں دجال کے چیلے اس کو ایک اچھے لیڈر کی صورت میں انسانیت کا نجات دہندہ بنا کر پیش کریں گے اور دجال بے روزگاروں کو روزگار دے گا' قحط زدہ علاقوں میں کھانے پینے کا سامان پہنچایا جائے گا۔ دنیا سے شر کا خاتمہ کر دیا جائے گا ہر شخص کو انصاف مل رہا ہوگا۔ اس طرح وہ اپنی خدائی کے اعلان سے پہلے دنیا والوں کی ہمدردیاں حاصل کرے گا ظاہر ہے کہ اگر کوئی شخص اس دور میں اتنے عظیم کارنامے انجام دے گیا تو مغربی میڈیا پر ایمان لانے والی دنیا اس کی تعریف کرنے پر مجبور ہو جائے گی اور اس طرح لوگوں کی ہمدردیاں اس کے ساتھ ہو جائیں گی۔

اس کے بعد دجال لوگوں کے ذہن میں یہ بات ڈالے گا کہ یہ سب کچھ میں اپنی طرف سے نہیں کر رہا بلکہ یہ سب کرنے کے لیے خدا نے مجھے بھیجا ہے یعنی وہ نبوت کا دعویٰ کرے گا۔ یوں وہ کمزور ایمان والے لوگوں کی مذہبی ہمدردیاں بھی حاصل کر لے گا اور پھر آخر میں وہ اپنی خدائی کا اعلان کرے گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانوں کو کانے دجال کے فتنوں سے محفوظ فرمائے آمین۔

یاجوج ماجوج کا خروج:

دجال کے قتل کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے عہد خلافت میں ہی یاجوج ماجوج نکلیں گے ان کی تعداد اس قدر زیادہ ہو گی کہ ان کی نصف تعداد بحیرہ طبریہ کا سارا پانی پی جائے گی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق مسلمانوں کو کوہ طور پر لے جائیں گے اس دوران یاجوج ماجوج باقی لوگوں کو قتل کر ڈالیں گے اہل زمین کو قتل کرنے کے بعد وہ اپنے تیر آسمانوں کی طرف پھینکیں گے تیر خون آلود ہو کر زمین پر گریں گے تو یاجوج ماجوج کہیں گے کہ انہوں نے آسمانی مخلوق کو بھی قتل کر دیا ہے۔

ابتداء میں یاجوج ماجوج اپنے علاقوں میں فساد برپا کرتے رہتے تھے وہاں کے لوگوں کی خواہش پر ذوالقرنین نے ایک بہت بڑا بند تعمیر کر کے انہیں مقید کر دیا۔

Marfat.com

ترجمہ: پھر ذوالقرنین نے (دوسری سمت کا) سامان سفر تیار کیا جب وہ دو پہاڑوں کے درمیان پہنچا تو اسے وہاں ایک ایسی قوم ملی جو مشکل سے ہی کوئی بات سمجھتی تھی ان لوگوں نے کہا اے ذوالقرنین! یاجوج اور ماجوج اس سرزمین میں فساد پھیلاتے رہتے ہیں لہٰذا اگر تو کہے تو ہم تیرے لیے کچھ محصول اکٹھا کر دیں تا کہ تو ہمارے اور ان کے درمیان ایک بند تعمیر کر دے۔س نے کہا میرے رب نے مجھے جو (مال) دے رکھا ہے وہی کافی ہے تم لوگ محنت مزدوری میں میری مدد کرو میں تمہارے اور ان کے درمیان بند بنا دیتا ہوں مجھے لوہے کی چادریں لا دو۔ آخر جب اس نے دونوں پہاڑوں کے درمیانی خلا کو پاٹ دیا تو لوگوں نے کہا اب آگ دہکاؤ۔ حتی کہ جب یہ آہنی دیوار بالکل آگ کی طرح سرخ ہو گئی تو اس نے کہا لاؤ۔ اب میں اس پر پگھلا ہوا تانبا انڈیلوں گا۔

(سورہ کہف 92,96)

یاجوج ماجوج ایک دیوار کے پیچھے قید ہیں جس سے نکلنے کے لیے وہ صبح سے شام تک اسے کھودتے رہتے ہیں لیکن جب دوسرے دن آ کر دیکھتے ہیں تو دیوار اپنی اصلی حالت پر قائم ہوتی ہے جب وہ انشاء اللہ کہیں تو اس دن وہ دیوار کو نقب لگانے میں کامیاب ہو جائیں۔

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یاجوج ماجوج ہر روز دیوار کھودتے ہیں جب وہ اتنی کھود لیتے ہیں کہ سورج کی شعاع نظر آ جائے تو ان کا بادشاہ کہتا ہے کہ اب واپس چلو باقی کل کھودیں گے (چنانچہ وہ لوٹ جاتے ہیں) اللہ تعالیٰ اس دیوار کو دوبارہ اصلی حالت پر لوٹا دیتا ہے جب ان کی قید کی مدت پوری ہو جائے گی اور اللہ تعالیٰ انہیں لوگوں پر ظاہر کرنا چاہے گا تو وہ دیوار کھودیں گے حتیٰ کہ انہیں سورج کی شعاعیں نظر آنے لگیں گی تو ان کا بادشاہ ان سے کہے گا اچھا اب چلو باقی انشاء اللہ کل کھودیں گے اور جب انشاء اللہ کہیں گے تب وہ اگلے روز پلٹیں گے تو دیوار کو اسی حالت پر پائیں گے جس پر اسے گزشتہ رات چھوڑا تھا پھر کھدائی

Marfat.com

شروع کر دیں گے اور باہر نکل آئیں گے پانی ختم کر ڈالیں گے لوگ اپنے اپنے قلعوں میں پناہ لے لیں گے (قلعوں سے باہر کوئی نہیں بچے گا) پھر وہ اپنے نیزے آسمان کی طرف پھینکیں گے جو خون آلود ہو کر زمین پر گریں گے اور یاجوج ماجوج کہیں گے ہم نے زمین والوں کو بھی مغلوب کر دیا اور آسمان والوں پر بھی غالب آ گئے تب اللہ تعالیٰ ان کی گردنوں میں کیڑے پیدا فرما دے گا اور زمین کے جانور اور مویشی ان کی لاشوں کا گوشت اور چربی کھا کھا کر خوب موٹے تازہ ہوں گے۔

(سنن ابن ماجہ' کتاب الفتن)

یاجوج ماجوج کا فتنہ یہ ہوگا کہ وہ نکلتے ہی قتل و غارت اور خون ریزی شروع کر دیں گے روئے زمین پر اپنے علاوہ کسی کو زندہ نہیں چھوڑیں گے۔

حضرت نواس بن سمعانؓ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (دجال کو قتل کرنے کے بعد) اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر وحی بھیجے گا میں نے اپنے ایسے بندے نکالے ہیں کہ ان سے لڑنے کی کسی میں طاقت نہیں لہٰذا آپ میرے مسلمان بندوں کو کوہ طور کی پناہ میں لے جائیں اس کے بعد اللہ تعالیٰ یاجوج ماجوج کو نکالے گا تو وہ ہر اونچائی سے نکل بھاگیں گے ان کا پہلا حصہ بحیرہ طبریہ (شام کے سرحدی شہر افیق سے مغرب کی طرف چند میل کے فاصلہ پر ایک بہت بڑی جھیل ہے جسے طبریہ کہا جاتا ہے) پر پہنچے گا تو کہے گا کبھی اس سمندر میں پانی تھا یا نہیں؟ پھر آگے چلیں گے یہاں تک کہ اس پہاڑ تک پہنچ جائیں گے جہاں درختوں کی کثرت ہے (یعنی بیت المقدس) اور کہیں گے کہ ہم نے زمین والوں کو تو قتل کر دیا آؤ اب آسمان والوں کو بھی قتل کر دیں۔

چنانچہ اپنے تیر آسمان کی طرف پھینکیں گے اللہ تعالیٰ ان کے تیر خون آلود واپس پلٹائے گا (اور وہ سمجھ لیں گے کہ ہم نے آسمان والوں کو بھی قتل کر دیا ہے) اس دوران عیسیٰؑ اور ان کے مسلمان ساتھی کوہ طور پر محصور ہوں گے (اور ان کا سامان خورد و نوش

Marfat.com

ختم ہو جائے گا) حتیٰ کہ ایک بیل کا سر سو دینار سے بہتر ہو گا چنانچہ حضرت عیسیٰ اور ان کے ساتھی اللہ تعالیٰ سے (اس مصیبت سے نجات کے لیے) دعا کریں گے اللہ تعالیٰ یاجوج ماجوج پر ایک عذاب بھیجے گا ان کی گردنوں میں ایک کیڑا پیدا فرمادے گا جس سے وہ سارے کے سارے اس طرح یک دم مرجائیں گے جس طرح ایک آدمی مرتا ہے۔

اس کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی کوہ طور سے واپس تشریف لے آئیں گے لیکن زمین پر ایک بالشت بھر جگہ یاجوج ماجوج کی لاشوں سے خالی نہیں پائیں گے جن سے بد بو اور سرانڈ اٹھ رہی ہو گی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے اصحاب پھر اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع فرمائیں گے (یعنی دعا کریں گے) اللہ تعالیٰ ایسے پرندے بھیجے گا جس کی گردنیں بڑے اونٹوں کے برابر ہوں گی اور وہ پرندے ان کی لاشوں کو اٹھا کر لے جائیں گے اور کہیں اللہ تعالیٰ کا حکم ہو گا وہاں لے جا کر پھینک دیں گے پھر اللہ تعالیٰ ایسی بارش برسائے گا جو ہر گھر اور خیمہ تک پہنچے گی اور زمین کو دھو ڈالے گی یہاں تک کہ اسے کسی باغ کی مانند (بد بو سے) پاک اور صاف کر دے گا۔

(مسلم شریف)

دابۃ الارض:

قیامت کے قریب ایک جانور زمین سے نکلے جو لوگوں سے باتیں کرے گا۔

ترجمہ: اور جب ہماری بات پوری ہونے کا وقت ان پر آپہنچے گا تو ہم ان کے لیے زمین سے ایک جانور نکالیں گے جو ان سے کلام کرے گا (اور کہے گا) لوگ ہماری آیات پر یقین نہیں کرتے تھے۔ (سورۃ النحل۔ 82)

قیامت سے پہلے چاشت کے وقت زمین سے ایک عجیب الخلقت جانور نکلے گا جسے دابۃ الارض کہا جائے گا۔ مسلم شریف کے بعض شارحین نے لکھا ہے زمین کانپے گی اور تھرتھرائے گی جس طرح کہ بھونچال آتا ہے اس کے نتیجہ میں مکہ کے قریب صفا

Marfat.com

کی پہاڑی میں شگاف پڑ جائے گا اور اس شگاف سے دابۃ الارض باہر نکل آئے گا۔ دابۃ الارض کا حلیہ کچھ اس طرح بیان کیا ہے کہ اس کا چہرہ انسان کی طرح، دھڑ گھوڑے کی طرح ٹانگیں اونٹ کی طرح چوتڑ ہرن کی طرح اور دم گائے کی طرح ہوگی اس کے سر پر سینگ ہوں گے اور اس کے بعد دونوں ہاتھ بندر کی طرح ہوں گے اس کا قد ساٹھ فٹ بلند ہوگا۔ اس کے ایک ہاتھ میں عصائے موسوی اور دوسرے میں حضرت سلیمانؑ کی انگوٹھی ہوگی۔

وہ اتنی سرعت سے چلے گا کہ مختصر سے وقت میں پوری دنیا کا چکر لگا لے گا لوگوں سے باتیں کرے گا جو ایمان رکھتے ہوں گے ان کی پیشانیوں پر وہ عصا سے نشان لگائے گا جس سے ان کے چہرے چاند کی طرح دمکنے لگیں گے۔ لیکن جو مومن نہیں ہوں گے وہ ان پر انگوٹھی سے ٹھپہ لگائے گا جس سے ان کے چہرے سیاہ اور ڈراونے ہو جائیں گے اس طرح کرنے سے مومن اور غیر مومن الگ ہو جائیں گے اور پہچانے جاسکیں گے اس کے بعد دابۃ الارض اس طرح اچانک غائب ہو جائے گا جس طرح کہ اچانک ظاہر ہوا تھا اسکے بعد اللہ قیامت کا دن قریب لے آئے گا۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھ نشانیاں ظاہر ہونے سے پہلے نیک اعمال کرنے میں جلدی کرو۔

(1) سورج کا مغرب سے طلوع ہونا (2) دھوئیں کا نکلنا (3) دجال کا ظاہر ہونا (4) دابۃ الارض کا نکلنا (5) انفرادی عذاب (6) اجتماعی عذاب۔

(مسلم شریف)

دجال کا خروج اور موجودہ صورت حال:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات اور احادیث سے دور رہ کر جو اس وقت امت مسلمہ کا حال ہے وہ سب کے سامنے ہے بیان کی ضرورت نہیں۔ لیکن اگر اس صلیبی جنگ میں ہم اپنے آپ کو گھر والوں اور ملک کو بچانا چاہتے ہیں تو ہمیں

Marfat.com

احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا بغور مطالعہ کرنا چاہیے کیونکہ موجودہ حالات پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشن گوئیوں کے مطابق چل رہے ہیں۔ ان حالات میں ہمیں کیا کرنا چاہیے؟ اپنی اور دوسروں کی تربیت کس طرح کرنی چاہیے؟ تو آج سے ہی اپنے سچے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کا مطالعہ کرنا شروع کر دیں اور ہر حدیث کو موجودہ حالات کے پیش نظر پڑھیں اور اس کے مطابق اپنی اور دوسروں کی تربیت کریں۔

حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں کہ ہم رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کا ذکر فرمایا۔ فرمایا تم میں سے بعض کا فتنہ میرے نزدیک دجال کے فتنے سے بڑا ہے فتنہ چھوٹا ہو یا بڑا وہ دجال کے فتنے پر ہی منتج ہوگا سو جو اس کے فتنے سے پہلے فتنوں سے بچ گیا وہ دجال کے فتنے سے بھی بچ گیا اللہ کی قسم دجال مسلمان کو نقصان نہیں پہنچا سکے گا اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوگا۔

(احادیث فی الفتن والحوادث' جلد 1 صفحہ 256)

دجال کے آنے سے پہلے ہی ایمان والے اور منافقین کی چھانٹی ہو جائے گی یعنی دجال کے خروج سے پہلے حالات ایسے ہو جائیں گے کہ ہر ایک کو اپنے بارے میں یہ فیصلہ کر لینا پڑے گا کہ وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لشکر میں شامل ہو جائے یا دجال کے متحدہ لشکر کا ایندھن بن جائے۔ اس وقت بڑی تیزی سے زندگی کے ہر شعبے میں دو گروہ بن رہے ہیں آپ ملکی صورت حال کو سامنے رکھتے ہوئے دیکھیں کہ اس وقت ملک میں بھی دو صفیں بن چکی ہیں۔ اب ہمیں یہ سوچنا ہے ہم اپنا شمار حضرت مہدی کے لشکر میں شامل کرنا چاہتے ہیں یا پھر دجال کے لشکر میں شامل ہو کر اپنا حشر کروانا چاہتے ہیں۔ کیونکہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشن گوئی کی تھی کہ میری امت کی ایک جماعت حق کی خاطر حق پر ڈٹی رہے گی ان کے مخالفین ان کو نقصان نہیں پہنچا سکیں گے یہاں کہ ان کے آخر والے دجال سے قتال کریں گے اہل حق حق پر

Marfat.com

ڈٹے ہوئے ہیں اس حق المبین کو بچانے کی خاطر میدانوں کا رخ کر چکے ہیں اور دجال کے مقدمۃ الجیش سے ٹکرا رہے ہیں اور فتح المبین حاصل کر رہے ہیں۔

سبز رنگ کی چادریں:

حضرت اسحاق ابن عبداللہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے انسؓ ابن مالک کو فرماتے ہوئے سنا کہ اصفہان کے ستر ہزار یہودی دجال کے پیروکار ہوں گے جن کے جسموں پر سبز رنگ کی چادریں (یا جبے) ہوں گی۔

(صحیح مسلم)

اسرائیل کے یہودی اپنے لیے سبز رنگ کا لباس بڑے جوش و خروش سے بنوا رہے ہیں جو انہوں نے دجال کی آمد پر پہننا ہے۔ یہ لباس ریشم سے بنایا جاتا ہے۔

دریائے فرات کا خشک ہو جانا:

حضرت حذیفہ بن یمانؓ نے فرمایا تمہاری اس وقت کیا حالت ہو گی جب تم کوفہ والوں کو دیکھو گے کہ وہ یہاں سے نکل رہے ہوں گے یا نکالے جائیں گے اس فرات سے ایک قطرہ بھی نہ پی سکیں گے ایک شخص نے کہا اے ابوعبداللہ! (حضرت حذیفہ کی کنیت) آپ ایسا گمان کرتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا میں گمان نہیں کرتا بلکہ مجھے علم ہے۔

(مستدرک حاکم جلد 4 صفحہ 589)

دریائے فرات پر ترکی نے 13 ڈیم بنا رکھے ہیں جن میں سب سے بڑا ڈیم اتاترک ڈیم ہے جو دنیا کے بڑے ڈیموں میں شمار ہوتا ہے اس کو بھرنے کے لیے دریائے فرات کو ایک ماہ تک مکمل اس میں گرانا ہو گا۔ اس طرح شام اور عراق کا پانی مکمل طور پر بند ہو جائے گا۔ دجال کے نکلنے کے وقت پانی کی عالمی قلت پیدا کر دی جائے گی بارشیں کم ہو جائیں گی اور جس سال دجال آئے گا بارشیں بالکل نہیں ہوں گی۔ اس کے علاوہ قدرتی چشموں کو بھی خشک کرنے کے لیے دجالی لشکر حرکت میں آ چکا ہے

Marfat.com

آپ اس کی مثال پختونخواہ و آزاد کشمیر کے علاقوں میں دیکھ سکتے ہیں کہ ورلڈ بینک کے تعاون سے جن چشموں پر ٹینکیاں بنائی گئی تھی وہ چشمے بہت جلد خشک ہو رہے ہیں۔

موسمی تبدیلی:

قرب قیامت کی علامت میں سے (ایک) زمین کا درجہ حرارت بڑھ جانا ہے۔
(رواہ ابوعمر والدانی 429)

زمین کا درجہ حرارت مسلسل بڑھ رہا ہے جس کا تجربہ حضرات ہر گرمی و سردی میں کر رہے ہیں کہ گرمی بڑھتی جا رہی اور سردی کم ہو رہی ہے یہودی سائنس دانوں نے ہواؤں کا دباؤ کم زیادہ کر کے موسموں میں تبدیلی لانے پر تحقیقات مکمل کر لیں ہیں اور اس کا کامیاب تجربہ 2008 کے چین میں منعقد اولمپک گیمز میں بھی کیا جا چکا ہے۔ ایسٹ لینڈ کے آرکو پاور ٹیکنالوجیز انکارپوریٹڈ کے سائنس دانوں نے ایک ایسا ہتھیار بنایا جو زمین کے آیونی کرہ یا مقناطیسی کرہ کو تبدیل کر سکتا ہے۔

دجال کا حلیہ اور موجودہ فیشن:

احادیث مبارکہ میں دجال کا حلیہ یوں بیان کیا گیا ہے کہ وہ سخت گھنگریالے بالوں والا ہو گا' بہت گھنے اور روکھے بال ہوں گے' سر میں پیچھے کی جانب بالوں کی گچھیاں بنی ہوں گی' اس کا سر دیکھنے میں ایسا لگے گا جیسے درخت کی ٹہنیاں۔

دجال کے بال کھردرے' خشک' بے رونق جن میں کوئی چمک نہیں ہوتی بری طرح الجھے ہوئے بہت زیادہ ہوں گے۔ جبکہ پیچھے سخت الجھے ہوئے بالوں کی گچھیاں بنی ہوئی ہوں گی۔ بال اگر ہلکے گھنگریالے ہوں تو وہ خوبصورت لگتے ہیں لیکن دجال کے بال سخت گھنگریالے اور بغیر چمک کے بالکل روکھے ہوں گے ان بالوں کو اگر کاٹ کر چھوٹا کر دیا جائے تو ان میں مانگ نہیں نکل سکتی بلکہ یہ سیدھے کھڑے رہتے ہیں ملٹی نیشنل کمپنیوں کے اشتہارات میں دونوں قسم کے بال وقتاً فوقتاً نظر آتے ہیں یعنی بڑے

Marfat.com

بڑے گھنگریالے بھی اور سیدھے کھڑے بال بھی اس ہیر اسٹائل کو دھیرے دھیرے فیشن میں لایا جا رہا ہے۔

بارش اور پیداوار کا کم ہونا:

حضرت اسماءؓ بنت یزید انصاریہ سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں تشریف فرما تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کا بیان فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس سے پہلے تین سال ہوں گے (جن کی تفصیل یہ ہے) پہلے سال آسمان اپنی ایک تہائی بارش روک لے گا اور زمین اپنی ایک تہائی پیداوار روک لے گی دوسرے سال آسمان اپنی دو تہائی بارش روک لے گا اور زمین بھی اپنی دو تہائی پیداوار روک لے گی اور تیسرے سال آسمان اپنی مکمل بارش روک لے گا اور زمین اپنی پوری پیداوار روک لے گی لہٰذا کھر والے اور داڑھ والے مویشی سب مر جائیں گے۔ (یعنی قحط سالی کی وجہ سے ہر قسم کے مویشی ہلاک ہو جائیں گے)۔
(کتاب الفتن نعیم بن حماد جلد 2 صفحہ 526)

مذکورہ روایت میں ہے کہ آسمان بارش روک لے گا اور زمین اپنی پیداوار روک لے گی مسند اسحاق ابن راہویہ کی روایت میں ہے کہ "تم آسمان کو بارش برساتا ہوا دیکھو گے حالانکہ وہ بارش نہیں برسا رہا ہوگا اور تم زمین کو پیداوار اگاتا ہوا دیکھو گے حالانکہ وہ پیداوار نہیں اگا رہی ہوگی"۔

اس کا مطلب یہ بھی ہوسکتا ہے کہ بارش بھی برسے اور زمین پیداوار بھی اگائے لیکن اس کے باوجود لوگوں کو کوئی فائدہ نہ ہو اور لوگ قحط سالی کا شکار ہو جائیں جدید دور میں اس کی بے شمار صورتیں ہوسکتی ہیں۔ (واللہ اعلم)

یہودیوں کی پناہ گاہ:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک مسلمان یہودیوں سے جنگ نہ کرلیں مسلمان ان کو قتل کریں گے یہاں تک کہ

Marfat.com

یہودی پتھر اور درختوں کے پیچھے چھپتے پھریں گے۔ ہر پتھر یا درخت بول اٹھے گا اے مسلمان! اے اللہ کے بندے! یہ یہودی میرے پیچھے چھپا ہے اور آؤ اس کو قتل کر دو۔ البتہ غرقد کا درخت نہیں بولے گا کیونکہ وہ یہودیوں کا درخت ہے۔

(مسلم شریف 2922)

غرقد کا درخت کانٹے دار جھاڑی نما ہوتا ہے جو کہ بنجر زمین میں اگتا ہے۔ یہ پندرہ سال میں پورا جوان ہو جاتا ہے اور اسے قریب قریب لگایا جائے تو دیوار کی شکل اختیار کر لیتا ہے اس کا پھل بدمزہ اور نہایت بدنما ہوتا ہے۔ اس درخت کو زمانہ قدیم سے ہی انسانیت کے لیے نقصان دہ سمجھا جاتا رہا ہے یہ یہودیوں کی جانب سے دنیا بھر میں لگایا جا رہا ہے۔ اسرائیل نے بھارت کو بھی اس کی شجر کاری کی پیشکش کی ہے۔

یہودی دنیا بھر میں اس درخت کو بڑے پیمانے پر لگا رہے ہیں تا کہ اس کے پیچھے چھپ کر موت سے بچ سکیں لیکن وہ جتنا چاہیں چھپنے کی کوشش کریں جتنی چاہیں تیاریاں کریں اللہ تعالیٰ سے کہاں چھپ سکتے ہیں وہ دنیا کو جتنا دھوکہ دے سکتے ہیں لیکن اس رب کو کیسے دھوکہ دیں گے جو خلاؤں سے آگے کی دنیا کا علم رکھتا ہے۔ جو پہاڑوں کی تاریک غاروں، برمودا تکون، شیطانی سمندر اور اصفہان میں چھپے رازوں اور پینٹاگون، کیمپ ڈیوڈ اور اسرائیلی پارلیمنٹ میں ہونے والی سرگوشیوں کا بھی علم رکھتا ہے۔

دجال اور ایران:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک تم خوز اور کرمان سے جنگ نہ کر لو جو کہ عجمیوں میں سے دو قومیں ہیں سرخ چہرے والے چپٹی ناک والے، چھوٹی آنکھوں والے گویا ان کے چہرے تہہ بہ تہہ ڈھال ہوں ان کے جوتے بالوں کے ہوں گے۔

(بخاری شریف)

Marfat.com

خوز مغربی ایران میں ہے اور خوزستان کے نام سے مشہور ہے۔ کرمان جنوب مشرقی ایران کا صوبہ ہے اور اس کا دارالحکومت بھی کرمان ہی ہے۔ مسند احمد بن حنبل میں بھی یہ روایت آئی ہے اس میں ستر ہزار کی تعداد کا ذکر ہے۔

''حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ دجال خوزؔ اور کرمان میں ضرور اترے گا ستر ہزار لوگوں میں جن کے چہرے تہہ بہ تہہ ڈھال کے مانند ہوں گے''۔

دجال اور اس کے حواریوں کے بارے میں جو صحیح احادیث آئی ہیں ان میں سے اکثر کا تعلق موجودہ ایران کے شہروں کے ساتھ ہے۔ دجال کا خروج اصفہان سے ہوگا ور اس کے ساتھ ستر ہزار اصفہانی یہودی ہوں گے۔ ان احادیث کے کیا معنی لیے جائیں اور اس سے کیا سمجھا جائے؟ اس کی دو صورتیں ہوسکتی ہیں پہلی یہ کہ ایران پر مکمل یہودیوں کا قبضہ ہو جائے گا دوسری یہ کہ حکومتیں اسی طرح رہیں گی لیکن اصل حکمران یہودی ہوں گے۔

اصفہانی یہودی تمام یہودی قبائل میں ممتاز مقام رکھتے ہیں۔ ایرانی یہودی حاخام ید یدیا شوفط کو اپنا روحانی باپ مانتے ہیں۔ اصفہان ہی کے اندر یہودیوں کا بہت بڑا مرکز قائم ہے۔ اصفہانی یہودی ایران کی معیشت میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ایران کی خارجہ پالیسی خصوصاً عسکریت سے متعلق ایرانی یہودی ہی بناتے ہیں۔ اگر ایران کی موجودہ معاشی' اقتصادی اور عسکری صورت حال کا جائزہ لیں تو اس میں یہودی اثرات بہت نمایاں نظر آتے ہیں اور سب بڑی اہم اور حیران کن بات یہ کہ اس وقت ایران کے موجودہ صدر احمدی نژاد کا تعلق بھی یہودی تنظیم فری میسن سے ہے۔

ایران کا جھنڈا:

ایران کے سرکاری طیارے پر شیطان بزرگ کی تصویر بنی ہوئی ہے جو کہ

Marfat.com

سرکاری نشان ہے یہ ڈریگون ہے دھڑ سے نچلا حصہ مچھلی اور اوپر حصہ ننگا بوڑھا ہے جس کے سر پر ابلیس کا تاج رکھا ہوا ہے یہ رزق کا خدا ہے یہودیوں کے ہاں 2500 قبل مسیح سے پوجا جاتا تھا۔ ایران کے بارے میں ہر آدمی یہی تصور کرتا ہے کہ وہاں اسلامی حکومت ہے یہ بھی دجالی میڈیا کا فریب ہے جو لوگ ایران میں رہ کر آئے ہیں آپ کبھی ان سے ایران کے اسلامی معاشرے کے بارے میں پوچھیے گا جتنے گناہ ایران کے اندر ہیں شاید کئی مغربی ملکوں میں نہ ہوں البتہ ایران میں ہر چیز اسلامی لیبل لگا کر فروخت کی جاتی ہے شراب ہو یا شباب' سود ہو یا حجاب۔ ہر چیز پر اسلام کا لیبل چسپاں کر دیا گیا ہے۔

افغانستان و عراق کی حکومت اور ایران:

اس بات میں کوئی شک و شبہ نہیں کہ حالیہ جنگوں میں ایران نے پس پردہ رہتے ہوئے نہایت اہم اور بھرپور کردار ادا کیا ہے خصوصاً افغانستان اور عراق کی حالیہ جنگوں کے دوران اور جنگوں سے پہلے اور جنگ کے خاتمے پر اس کا کردار بہت اہم رہا ہے بلکہ یہ امریکہ کے صف اول کے اتحادی تھے جنہوں نے افغانستان (طالبان) اور عراق کی تباہی کے منصوبے بنائے اور اس مقصد کے حصول کے لیے کوئی کسر نہ چھوڑی۔ ان کی ان تھک کوششوں کا مقصد صرف ان دو حکومتوں کا خاتمہ تھا تاکہ ان علاقوں میں اپنی نسلی شیعی متعصب جماعت کو فروغ دے سکیں اور ان کے مفادات کا تحفظ کر سکیں۔ اس بات کا اعتراف خود امریکیوں کو بھی ہے کہ اگر ایران کی شمولیت نہ ہوتی تو طالبان حکومت کا اس تیزی سے خاتمہ ممکن نہیں تھا ان کے اس تعاون کو اس خوبصورت جملے میں سمو دیا گیا ہے۔

''اے ایرانی بھائی! اگر تم نہ ہوتے تو کابل اور بغداد کبھی فتح نہ ہوتے''

اس بات کا اعتراف ایرانی نائب رئیس محمد علی ابطحی یوں کرتے ہیں کہ......

Marfat.com

''اگر ایرانی حکومت کی خصوصی امداد شامل نہ ہوتی تو کابل اور بغداد کبھی فتح نہ ہوتے''۔

عراق جنگ سے پہلے امریکہ اور ایران کے مذاکرات ہوئے تھے اس مقصد کے لیے ایرانی انقلابی مجلس اعلیٰ کے ایک وفد نے واشنگٹن کا دورہ بھی کیا تھا عراق میں ایرانی گورہ امریکی سسٹم کا ایک جزء ہیں حتیٰ کہ ایران کے ایک بڑے خطیب نے دارالحکومت کی ایک مسجد میں جمعہ کے خطبے میں کہا کہ اگر ایران نہ ہوتا تو امریکہ افغانستان کی دلدل میں غرق ہو جاتا۔ ایران کی انہی رضا کارانہ خدمات کے صلے میں جو اس نے امریکی افواج کے لیے عراق میں سرانجام دیں تھیں ایران کو عراقی پارلیمنٹ میں بھرپور شیعہ نمائندگی کی صورت میں اس کا صلہ دے دیا گیا۔ امریکی قابض فوج نے جیسے ہی شیعہ افراد کی اکثریت پر مشتمل نئی عراقی حکومت کا اعلان کیا تو ایران نے سب سے پہلے اس نام نہاد حکومت کو تسلیم کر لیا حالانکہ یہ حکومت اپنے قانونی جواز سے بھی محروم ہے۔

آخر میں ایران کے صدر محمود احمد نژادی کا بیان پڑھتے جائیں جو انہوں نے اپنے ایک خصوصی بیان کہا...... ''ایران مغربی ممالک کے لیے کوئی خطرہ نہیں ہے حتیٰ کہ اسرائیلی صہیونی نظام حکومت کے لیے بھی کوئی خطرہ نہیں ہے''۔

(دیکھئے 'الشرق الاوسط' شمارہ نمبر 10134 اور شمارہ نمبر 10136)

قارئین! آپ نے غور کیا کہ دجال کے بارے میں آنے والی کئی احادیث میں ایران کا تعلق ساتھ ساتھ رہا ہے ہمیں یہی بات حیران کر دینے والی ہے کہ دجال اور ایران کا آپس میں گہرا تعلق واضح ہوتا ہے۔

Marfat.com

باب5

دجالی لشکر

حزب اللہ، ایران اور اسرائیل:

لبنانی شیعہ تنظیم حزب اللہ لبنان میں 1982 میں قائم ہوئی اور 1985 میں سیاست کے میدان کارزار میں باقاعدہ شامل ہو گئی۔ یہ تنظیم ایرانی کمک پر پلنے والی تنظیم حرکۃ امل الشیعہ کے بطن سے پیدا ہوئی۔ جس کا بانی موسیٰ الصدر ایرانی باشندہ تھا اور جو خمینی کا شاگرد خاص تھا۔ شروع میں اس کا نام اس کی مادر نام پر امل الاسلامیہ رکھا گیا تاکہ یہ پوری امت اسلامیہ میں مقبول جماعت بن سکے کیونکہ اس مادر حرکۃ امل الشیعہ لبنان کی سیاست میں صرف شیعہ افراد تک محدود ہو کر رہ گئی تھی اور نئی تنظیم امل الاسلامیہ کا مقصد لبنان کے ساتھ ساتھ پورے عالم اسلام میں شیعہ مذہب کی نشرو اشاعت تھا اس لیے اس تنظیم نے جنگجو مجاہدوں کا روپ دھار لیا جس کا مقصد امت کا دفاع اور امت اسلامیہ کے مقدس مقامات کا تحفظ ہو۔ لیکن حرکۃ امل الشیعہ کی وحشیانہ معاشرتی بدکرداری اور گھناؤنے جرائم کی وجہ سے اس کی نومولود تنظیم امل الاسلامیہ کو امت اسلامیہ کے دفاع جیسا اہم فریضہ سونپنا ممکن نہ تھا کیونکہ ایسی صورت میں اس کی ناکامی یقینی ہوتی اس خدشے کے پیش نظر ایک اور نئی جماعت ترتیب دی گئی جسے آج حزب اللہ کے نام سے جانا جاتا ہے۔

Marfat.com

حزب اللہ کا جہاد:

حزب اللہ لبنانی سرزمین پر جہاد کرنے کی بڑی شوقین ہے لیکن اسے کبھی بھی لبنانی حدود سے باہر نکل کر جہاد کرنے کی توفیق نصیب نہیں ہوئی اور نہ کبھی ہو گی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے اللہ تعالیٰ کے کلمے کی بلندی کے لیے جہاد کیا وہ مجاہد فی سبیل اللہ ہے۔

حزب اللہ جس مقصد کے لیے جہاد کرتی ہے وہ صرف لبنانی حدود کی حفاظت ہے تاکہ اپنے مذہب و مسلک کا سر بلند کیا جائے۔ اگر حزب اللہ کے عمل کو جہاد فی سبیل اللہ مان بھی لیا جائے تو پھر سوال یہ ابھرتا ہے کہ جب فلسطینی جہاد کے دو مرتبہ رہنما جناب احمد یاسین اور عبدالعزیز الرنتیسی" اسرائیلی میزائلوں سے شہید ہوئے تو حزب اللہ نے ایکشن کیوں نہ لیا اور اسرائیل پر ایک بھی میزائل فائر کرنے کی توفیق کیوں نہ ہوئی؟ کیا مقبوضہ فلسطین اور قبلہ اول بیت المقدس کی آزادی کے لئے جہاد کرنا' ایرانی اور شامی سیاسی مفادات اور اغراض و مقاصد کے حصول کے لیے لڑنے سے زیادہ اولیٰ اور افضل نہیں ہے؟

حزب اللہ کے کمانڈر حسن نصر اللہ نے 2000ء میں اسرائیلی انخلاء کے بعد بنت جبیل میں لیک لاکھ کے اجتماع میں خطاب کرتے ہوئے کہا..... حزب اللہ بیت المقدس کو آزاد کرانے کے لیے اسرائیل کے خلاف کسی بھی عسکری عمل میں شریک نہیں ہو گی۔"

(الانبیاء اخبار کا شمارہ نمبر 8630)

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ وہ فلسطین کہاں ہے؟ جسے عنقریب حزب اللہ یہودی غاصبوں سے آزاد کرائے گی؟ اے اقصیٰ ہم تیری آزادی کے لیے آ رہے ہیں؟ چلو چلو القدس چلو۔ ان نعروں کے جھوٹے ہونے کی اور کیا دلیل ہو سکتی ہے یہ سب نعرے مسلمانوں کو دھوکہ دینے لیے ہیں۔

Marfat.com

حزب اللہ اور اسرائیل ایک خفیہ معاہدہ:

ایک اسرائیلی انٹیلی جنس افسر بیان کرتا ہے کہ اسرائیل اور لبنانی شیعہ کے درمیان تعلقات پر امن علاقے کی شرط سے غیر مشروط ہیں اسی لیے اسرائیل شیعہ عناصر کی خصوصی پشت پناہی کرتا ہے جس سے ان کے درمیان ایک طرح کا سمجھوتہ ہو گیا ہے کہ وہ فلسطینی جذبہ جہاد کومل کرختم کریں گے جس سے حماس اور الجہاد کی داخلی امداد میں اضافہ ہوا ہے۔

(دیکھئے یہودی اخبار' معاریف الیھودیہ' 8 ستمبر 1997)

یہودیوں کے وزیر اعظم شیرون نے ایک مذاکرے کے دوران واضح اعلان کیا کہ مجھے آج دور دور تک اسرائیل کا دشمن کوئی شیعہ دکھائی نہیں دیتا۔

(دیکھے مذکرات شیرون صفحہ 583)

شیرون کے اس اعلان میں ہمیں اس سوال کا جواب بھی مل جاتا ہے کہ اسرائیل حزب اللہ کے خلاف سخت ترین فوجی ایکشن کیوں نہیں لیتا جیسا کہ وہ مجاہد تنظیم حماس کے لیڈروں کے خلاف پوری دنیا میں سخت گیر رویہ اپنائے ہوئے ہے۔ اس لیے اسرائیل حزب اللہ کو ختم کرنے اور اس کی قوت کو تباہ کرنے کی کبھی کوشش نہیں کرتا اس لیے نہیں کہ اسرائیل یہ کام کر نہیں سکتا بلکہ وہ اس لیے نہیں کرتا کیونکہ حزب اللہ ایک منظم جماعت ہے اور اس کے ختم ہو جانے سے اسرائیل کے خلاف سنی مسلمانوں کی تحریک منظم ہو جائے گی اگر چہ بعض اوقات حزب اللہ اسرائیل کے خلاف تھوڑا بہت شور شرابہ کر بھی لیتی ہے لیکن اسرائیل ہر حال میں سنی تحریک کو ابھرنے نہیں دینا چاہتا اس لیے وہ حزب اللہ کی بھر پور مدد کرتا ہے۔

یہ صرف لبنان میں حقیقی مجاہدین کو ختم کرنے کے لیے کیا جا رہا ہے بالکل اسی طرح جیسے عراق میں سی آئی اے نے مقتدیٰ الصدر کی مہدی ملیشیا کو القاعدہ کے

Marfat.com

مقابلے میں کھڑا کیا۔ اسرائیل کی حزب اللہ کے ساتھ جنگ ایک ڈرامے کے سوا اور کیا تھی جس کا مقصد عرب مجاہدین کی توجہ عراق سے ہٹا کر لبنان کی طرف کرنا تھا دوسرا مقصد عالم اسلام خصوصاً عرب دنیا میں القاعدہ کی بڑھتی ہوئی مقبولیت کو روک کر حزب اللہ کو اس کے ہم پلہ ثابت کرنا تھا۔ حسن نصر اللہ امریکہ اسرائیل کا اتنا بڑا دشمن ہے لیکن دوران جنگ بھی وہ مظاہروں میں شریک رہا اور اس کا ٹی وی اسٹیشن بھی چلتا رہا یہی معاملہ عراق میں ایران کے حمایت یافتہ مقتدیٰ الصدر کا ہے؟ مقتدیٰ الصدر کو اس وقت کھڑا کیا گیا جب ابو معصب زرقاوی شہیدؒ نے ہر میدان میں امریکیوں کو بد ترین شکست سے دو چار کیا اور ان کی تمام ٹیکنالوجی کو کباڑ میں تبدیل کر کے ساری دنیا کو دکھایا ایسے وقت میں سی آئی اے کی جانب سے مقتدیٰ الصدر کو ہیرو بنا کر پیش کیا گیا۔

مقتدیٰ الصدر امریکہ کو دھمکیاں بھی دیتا ہے عسکری کارروائیوں کا دعویٰ بھی کرتا ہے اس کے باوجود بھی وہ بڑے بڑے جلسے جلوس سے خطاب بھی کرتا ہے دوسری جانب عراق ہی میں القاعدہ قیادت کے بارے میں امریکی رویہ کچھ اور ہوتا ہے کہ ابومصعب زرقاوی شہیدؒ کی تلاش کرنے میں سی آئی اے اور موساد پاگل ہو رہی تھیں ڈرون طیارے، سٹیلائیٹ اور موبائل بوسٹر سب زرقاوی شہیدؒ کے پیچھے لگے ہوئے تھے۔

اگر حسن نصر اللہ اور اس کی تنظیم حزب اللہ اسرائیل کے لیے بہت بڑا خطرہ اور چیلنج بن گئی ہے اگر بات ایسے ہی ہے تو پھر حسن نصر اللہ کا نام اسرائیل کو مطلوب افراد کی فہرست میں شامل کیوں نہیں کیا جاتا؟ حسن نصر اللہ اور مقتدیٰ الصدر کی گرفتاری پر نقد انعام کا اعلان کیوں نہیں کیا جاتا؟ جیسے کہ دیگر مجاہدین کی گرفتاری پر کروڑوں ڈالر کا اعلان کیا گیا ہے۔ دیگر اسلامی جماعتوں اور فلاحی اداروں کی طرح حزب اللہ کے اثاثے منجمد کیوں نہیں کیے جاتے؟ کیا وجہ ہے حسن نصر اللہ معزز قائدین کی طرح میدان جنگ میں براہ راست شریک ہو کر اپنی افواج کی صف بندی نہیں کرتا؟

Marfat.com

قارئین! آپ افغانستان اور وزیرستان ہی کو دیکھ لیجئے۔ امریکی ڈرون طیارے دن رات ایک کیے ہوئے ہیں اور آئے دن القاعدہ ارکان کی شہادت کے واقعات ہو رہے ہیں لیکن کبھی آپ نے سنا ہے کہ حزب اللہ یا مقتدیٰ الصدر کی مہدی ملیشیا کا کوئی ذمہ دار

امریکی ڈرون کا نشانہ بنا؟ حزب اللہ اور مقتدیٰ الصدر کی مہدی ملیشیا کے بارے میں واقفان حال کو کوئی شک نہیں کہ ان کو امریکہ واسرائیل نے خود کھڑا کیا ہے اس کا جو فائدہ ان دونوں دجالی طاقتوں کو ہوا ہے وہ بھی سامنے ہے لیکن جو بات ایک عام آدمی کے لیے پریشانی اور فکر کا باعث ہے وہ ان گروپوں کو ایران کی حمایت ہے۔

حزب اللہ کے تمام مالی اخراجات ایرانی حکومت ادا کرتی ہے اس کے علاوہ لشکر بدر اور جیش المہدی نامی عراقی تنظیموں کو بھی ایرانی حکومت ہی اخراجات فراہم کرتی ہے جو 1990ء میں سالانہ بجٹ ساڑھے تین ملین ڈالر سے بڑھتا ہوا 1993ء میں اس کا بجٹ 160 ملین ڈالر ہو گیا۔

(بحوالہ الشراع میگزین' اگست 1995ء)

امریکی ڈالر دجالی کرنسی:

تاریخ عالم اس بات پر شاہد ہے کہ ظہور اسلام کے بعد یہودیت کے غرور و تکبر سے بنے ہوئے مجسمہ میں جب دراڑیں پڑیں اور وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ قوانین الٰہی کی ذرا سی ٹھیس سے فلک شگاف یہودی ڈھانچہ زمین بوس ہو گیا تو ایک دفعہ پھر راکھ میں دبی چنگاریاں شعلہ نمائی کے لیے تیار ہو گئیں۔ ایک دفعہ پھر اسلام دشمنی نے ان میں ہیجان پیدا کر دیا وہ اس بات سے بخوبی آگاہ تھے کہ اگر بر وقت اپنی حکمت عملی کو سابقہ روایات کی نسبت تبدیل نہ کیا تو یقیناً یہ آفاقی قانون کے تابوت میں آخری کیل ثابت ہو گا۔

Marfat.com

یہودیت کے یہ خدشات حقیقت پر مبنی تھے جس کا عملی ثبوت قرون اولیٰ میں نظر آتا ہے مگر وہ وقت جب مسلمانان عالم نے اپنی اساسیات سے روگردانی کی اور اپنے 'آئین' کو طاق میں سجا کر رکھ دیا تو یہودیت کے مردہ جسم میں ایک دفعہ پھر روح سرایت کر گئی درحقیقت اس دفعہ ان کی حکمت عملی بقاء کے پیش نظر تھی۔ بنیاد پرستی کا ایک عجیب انداز میں راگ الاپنے والے خود بھی بنیاد پرستی کے خود ساختہ شکنجہ میں جکڑے ہوئے ہیں۔

دور حاضر کے لحاظ سے منظر عام پر آنے والی کوئی حکمت عملی نئی نہیں ہے۔ ان کا بغور مطالعہ کیا جائے تو پس پردہ سینکڑوں سال پہلے اسلامی عداوت کی بنیاد پر بنائے جانے والے منصوبے کارفرما نظر آئیں گے۔ آج بھی اس کی منصوبہ بندی اور پالیسیوں کا محور و مرکز قدیم اسلام دشمن منصوبے ہیں جنہیں حکمت عملی کا نیا روپ دے کر کہیں New کا لیبل لگا کر دھوکہ دہی سے کام لیا جا رہا ہے۔ جس کی تازہ ترین مثال 1990 میں متعارف کروایا جانے والا نظام نیو ورلڈ آرڈر ہے۔

ذرا سی بھی فہم و فراست سے کام لیا جائے تو اس میں ان کے آباء و الآباء کے متعفن اجسام کی بو محسوس ہوگی۔ کسی بھی نظام ریاست کے لیے عسکری قوت کے ساتھ ساتھ معیشت ایک کلیدی کردار ادا کرتی ہے۔ اس کلیدی کردار کی بنیادوں کو مضبوط کرنے کے لیے ایک طویل دورانیہ پر مشتمل منصوبہ بندی کی گئی۔ یہ حقیقت ہے کہ منصوبہ بندی کا دورانیہ جتنا طویل ہوگا نتائج اتنے ہی پختہ ہوں گے۔ خود ساختہ نظام معیشت کی بنیاد پر جس حکمت عملی سے ڈالر کی آبیاری کی گئی نتائج اقوام عالم کے سامنے ہیں۔

امریکہ عالمی اداروں کے ذریعے اقوام عالم کا معاشی استحصال اور امن کے نام پر امریکی اسلحہ کی فروخت' صیہونی عالمی حکومت کے قیام کے لیے پیش رفت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ ہمیشہ صیہونیت نے اپنے مذموم مقاصد حاصل کرنے کے لیے دھوکہ دہی کی

Marfat.com

خاصیت سے کام لیا ہے۔"بات انسانی حقوق کی کرتے ہیں مقاصد منفی نتائج کا حصول ہوتا ہے"۔ صیہونیت خود اپنی زبانی اپنے مقاصد کا اظہار کرنے یا نہ کرے ڈالر پر موجود اشاعت شدہ مواد چیخ چیخ کر یہودیت کی منصوبہ بندی کی عالمگیریت کا اظہار کر رہا ہے۔

آیئے صیہونیت کی ریشہ دانیوں اور فتنہ پردازیوں کی طویل داستان مسٹر ڈالر سے سنتے ہیں حقیقت یہ ہے کہ ڈالر ایک کرنسی ہی نہیں بلکہ یہودیت کا بین نصب العین ہے جس کی شقیں اس پر درج علامات کی صورت میں موجود ہیں۔

ڈالر کے سامنے کے حصے پر آزادی کا ہیرو اور پہلے امریکی صدر جارج واشنگٹن کی تصویر ہے جو خود 33 ویں درجے کا اعلیٰ سکاٹش فری میسزی تھا۔ جارج واشنگٹن 21 سال کی عمر میں 1752ء میں فری میسن بنا۔ بعد میں ورجینا لاج کا گرینڈ ماسٹر بنا۔ 1779ء جنگ آزادی کے حصول کے بعد اس کو امریکہ کے فری میسزیوں کے کنونشن میں جنرل گرینڈ ماسٹر مقرر کیا گیا آج بھی امریکی معاشرے میں یہودی اثر ونفوذ کا اہم ستون فری میسن ہے۔ ہر امریکی صدر یہودیوں کی زیادہ سے زیادہ مدد کا طالب ہوتا ہے اور صیہونیوں سے زیادہ صیہونی ہوتا ہے۔

ایک امریکی ڈالر کے دایاں جانب ایک دائرہ ہے اس میں ایک چیل یا عقاب اپنے دو پنجوں میں سے ایک میں تیر اور دوسرے میں امن یا اناج کی شاخ لیے ہوئے ہے یہودی اس سے دنیا کو غالباً یہ پیغام دینا چاہتے ہیں کہ اس دنیا کی جنگ اور امن دونوں ان کے تابع ہیں یا دوسرے الفاظ میں وہ جب چاہیں دنیا میں جنگیں برپا کر دیں اور جب چاہیں دنیا کی معیشت کو اپنی مٹھی میں لے لیں (واضح رہے کہ پہلی اور دوسری جنگ عظیم یہودیوں ہی نے برپا کروائی تھیں) ہمارا سوال یہ ہے کہ اگر یہودی چیل کے ایک پنجے میں اسلحہ اور دوسرے پنجے میں معیشت کی علامت دکھا سکتے ہیں تو اگر مسلمان یہ اعلان کریں کہ ان کے ایک ہاتھ میں تلوار اور دوسرے ہاتھ میں قرآن ہے تو مغربی دنیا کو اس پر اعتراض کیوں ہے؟

Marfat.com

مزید یہ کہ چیل کے سر پر جو چھوٹے چھوٹے ستارے بنے ہوئے ہیں انہیں اگر پنسل سے ملایا جائے تو یہ چھوٹے ستارے مل کر یہودیوں کے چھ کونوں والے ڈیوڈ اسٹار کی شکل اختیار کر لیتے ہیں جو صیہونیت کی سرکاری علامت ہیں۔ سوال یہ بھی ہے کہ ایک عیسائی مملکت کے کرنسی نوٹ پر آٹھ کونوں والے صیہونی ستارے کا آخر کیا کام ہے؟

اس ڈالر کے بائیں طرف جو دائرہ ہے اس میں چار غیر معمولی الفاظ و تصاویر ہیں اہرام مصر کے اوپر چھوٹے تکون میں ایک آنکھ دکھائی گئی ہے جس کے ارد گرد بے حد روشنی ہے یہودی دماغوں نے اس علامت سے یہ ظاہر کیا ہے کہ دجالی آنکھ بلندی سے ساری دنیا پر نظر رکھے ہوئے ہے اور اس کے راستے میں اندھیرا نہیں بلکہ روشنی ہی روشنی ہے۔ تکون کے اوپر حصے میں جو حروف لکھے ہوئے ہیں وہ یہ ہیں Annuit Coeptis ۔ امریکی قوم یونانی اور لاطینی زبان نہیں جانتی' انگلش اور ہسپانوی جانتی ہے مگر حیرت ہے کہ اس کے نوٹ پر غیر انگریزی زبان کے الفاظ درج ہیں۔ ان الفاظ کے معنی کامیابی سے ہمکناری کے ہیں چنانچہ دنیا دیکھ رہی ہے کہ یہودی منصوبہ ساز نہایت کامیابی سے اپنے منصوبوں کو پایہ تکمیل تک پہنچا رہے ہیں زندگی کا کوئی شعبہ ہو' تعلیم' جنگ' امن معیشت اور سیاست۔ ان کی ہدایت سے کچھ بھی دور نہیں ہے دجال کا اصل فتنہ مادیت ہی کا فتنہ ہے اس نے ساری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لیا ہے۔

صیہونی دماغ اس کے ذریعے بتانا چاہتے ہیں کہ ہمارے آقا دجال کی اکیلی آنکھ ساری دنیا کو اپنی نادیدہ گرفت میں لیے ہوئے ہے۔ اگر کوئی شخص یہودیوں سے پوچھے کہ آخر تمہارا مسیح پس پردہ رہ کر دنیا پر گرفت مضبوط کرنے کے چکر میں کیوں ہے؟ ظاہر کیوں نہیں ہو جاتا کہ جو کچھ ہونا ہے اس کا فیصلہ ہو جائے اور قصہ زمین بر سر زمین نمٹ جائے تو اس کے جواب میں وہ کہتے ہیں کہ ایسا اس وقت ہو گا جب زمین پر ایک زبردست قسم کی مقدس جنگ چھڑ جائے جو انتہائی خونریز بھی ہو اور عالمگیر بھی' اس میں اسرائیل ساری مسلم دنیا کا فریق ہو گا کیونکہ یہ (معاذ اللہ) مسجد اقصیٰ کو بم

Marfat.com

سے اڑانے کے نتیجے میں شروع ہوگی اور دجال کو مجبور کردے گی کہ وہ ہیکل کی تیسری مرتبہ تعمیر اور اپنے پیروکاروں کی حمایت کے لیے مداخلت کرے اور یوں دنیا اس مجسم شر کے ظہور کا تماشا کر سکے گی۔

تکون کے نچلے حصے میں جو الفاظ درج ہیں وہ یہ ہیں Novus ordo seclorum۔ ان الفاظ سے یہودی منصوبہ سازوں کا مطلب نیا معاشرتی نظام یا نیو ورلڈ آرڈر ہے 1990ء میں جارج بش سینیئر کا اعلان کردہ نیو ورلڈ آرڈر اس منصوبے کا عملی حصہ ہے اس لحاظ سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ نیا عالمی نظام جارج بش کی تخلیق نہیں بلکہ اس کے تیار کنندگان تو کوئی اور ہیں نیا نظام برسوں کے غور و فکر کا نتیجہ تھا آج ہم اس کے آثار اپنے گردو نواح میں دیکھ رہے ہیں کہ کس طرح ہر مسلم حکومت کو نت نئے احکامات دے کر انہیں اس نظام میں جکڑا جا رہا ہے۔

تکون کی بنیاد پر Mdccl xxv1 لکھا ہے اگر ان اعداد کو جمع کیا جائے تو اس سے 1776ء کا سال برآمد ہوتا ہے بظاہر یہ سال امریکہ کی آزادی کا ہے لیکن دراصل اسی سال آرڈر آف الیومنیاتی (روشن ضمیر لوگوں کا نظام) قائم کیا گیا یہ آرڈر دنیا پر غلبے کا خفیہ منصوبہ تھا جو 1776ء میں تیار ہوا اور 1990 میں اس کی عملی شکل سامنے آگئی۔ اس نظام کی تکمیل کے لیے یہودیوں نے امریکیوں کو یہ باور کرا رکھا ہے کہ "خدا امریکہ پر مہربان ہے اس لیے کہ امریکہ یہودیوں پر مہربان رہتا ہے" یہی وجہ ہے کہ امریکہ کے ٹیکس دہندگان اسرائیل کی چھوٹی سی ریاست کو ہر سال چھ بلین ڈالر کی فوجی امداد دیتے ہیں۔

ڈالر کی پشت پر پائی جانے والی یہ تصاویر اور پر اسرار حروف نہ جانے کب سے گردش میں ہیں یہ کرنسی نوٹ آج سے نہیں بلکہ کئی عشروں پہلے سے زیر گردش ہیں جس کے تحت یہودی منصوبہ سازوں نے اپنے خفیہ ارادوں کو دنیا تک پہلے پہنچا دیا ہے۔ ہائے مسلمان! تجھے خبر ہی نہیں کہ تو خود ہی یہودیوں کے منصوبے اپنی جیب میں لیے پھر رہا ہے۔

Marfat.com

بلیک واٹر دجال کا لشکر:

بلیک واٹر بنیادی طور پر کٹر صلیبیوں کا ایسا گروہ ہے جو دنیا بھر میں صلیبی مفادات کے تحفظ کے لیے جارحانہ اور ظالمانہ انداز میں کارروائیاں کرتا ہے یہ تنظیم 1996ء میں شمالی کیرولینا کے بنجر علاقے میں وجود میں آئی۔ 7ہزار ایکڑ یعنی 28مربع کلومیٹر کا یہ رقبہ جس پر گہرے سبز رنگ کے خود رو پودے موسموں کے اثرات کی وجہ سے زمین پر بچھے رہتے ہیں۔ اردگرد کا سیلابی پانی اسے ایک نیم دلدلی کیفیت میں مبتلا رکھتا ہے کہیں زیادہ گہرائی ہو تو چھوٹی سی جھیل بھی بن جاتی ہے ورنہ سارا علاقہ پاؤں تلے روندی ہوئی لمبی لمبی گھاس کو تھوڑے تھوڑے سطحی پانی میں ڈوبے رہنے کا منظر پیش کرتا ہے گھاس چونکہ پانی کی زیادتی کی وجہ سے گل سڑ کر گہرے رنگ کی ہو چکی ہے اور پانی میں ڈوبنے کی وجہ سے پورے علاقے کو کالا پانی یا ''بلیک واٹر'' کہا جاتا ہے۔

اس تنظیم کا بظاہر مقصد نجی طور پر سیکورٹی کے فرائض انجام دینے کے لیے فوجی تربیت فراہم کرنا تھا۔ اس تنظیم نے اس 7 ہزار ایکڑ رقبے پر دنیا کی سب سے بڑی سیکیورٹی ایجنسی کا ٹریننگ سینٹر قائم کیا یہ ٹریننگ سنٹر اتنا بڑا ہے کہ سٹیلائٹ کے ذریعے ''گوگل ارتھ'' پر جا کر دیکھا جا سکتا ہے۔ یہ ٹریننگ سنٹر ہر سال میں چالیس ہزار افراد کو سیکیورٹی کے اس کام میں ٹریننگ فراہم کرتا ہے جو واضح اور خفیہ ہر طرح کے مقاصد پورے کر سکے۔ نومبر 2006ء میں اس تنظیم نے شکاگو کے شہر ماؤنٹ کیرول میں 30 ایکڑ مربع اراضی خریدی ہے جہاں اس تنظیم کا شمالی تنظیمی ڈھانچہ قائم کیا جائے گا اس سیکیورٹی ایجنسی کے اپنے جہاز' فوجی چھاؤنی' فضائی فوج اور کئی گن شپ ہیلی کاپٹر اور دیگر جدید ترین آلات جنگ ہیں۔

اس فوج کا سربراہ ایک امریکی ''ایرک پرنس'' ہے جو کہ سابق اعلیٰ نیول آفیسر ہونے کے ساتھ ساتھ ایک بنیاد پرست عیسائی بھی ہے نظریاتی طور پر ایرک پرنس مالٹا

Marfat.com

کے ان کٹر عیسائی گروہوں سے وابستہ ہے جو آخری صلیبی جنگ میں صلاح الدین ایوبیؒ سے شکست کھانے کے بعد ذلت و رسوائی کے باعث یورپ واپس نہیں گئے تھے بلکہ فلسطین کے ساتھ سمندر کے دوسری جانب جزائر مالٹا میں جا کر آباد ہو گئے تھے۔

اس تنظیم کے ساتھ چار سال تک ملازمت کرنے والے" جان ڈو" نے آن دی ریکارڈ عدالت میں بیان دیتے ہوئے ایرک پرنس کو کٹر عیسائی قرار دیا اور کہا" وہ دنیا میں سب مسلمانوں اور ان کے عقیدے کو ختم کرنے کے لیے کام کر رہا ہے اس کی تنظیم نے عراقیوں کی زندگیوں کو تباہ کرنے اور قتل کرنے پر انعامات دیئے ہیں ایرک پرنس کٹر عیسائی ہے جو عیسائیت کے فروغ اور اسلامی عقیدے کو ختم کرنے کا کام کر رہا ہے"۔

ایرک اپنے باپ کا کروڑوں ڈالر کا آٹو پارٹس کا بزنس سنبھال سکتا تھا مگر پھر وہ مسلمانوں کو ختم کرنے کی خواہش کیسے پوری کرتا' لہٰذا اس نے نیوی جوائن کر لی اپنے باپ کے مرنے کے بعد اس نے نیوی کو خیر باد کہا اور مشی گن آ گیا پھر اس نے اپنے باپ کی کاروباری کمپنی کو بیچ ڈالا اور اپنے حصے کی رقم سے بلیک واٹر یو ایس اے کی بنیاد ڈالی۔ ایرک پرنس کا یہ ذاتی عسکری اڈہ دنیا کا سب سے بڑا پرائیوٹ عسکری مرکز ہے۔ یہ امریکی ریاست کیرولینا میں سات ہزار ایکڑ زمین پر پھیلا ہوا ہے۔ اس وقت بلیک واٹر کے 2300 افراد مختلف ملکوں میں کام کر رہے ہیں جبکہ بیس ہزار تیار بیٹھے ہوئے ہیں۔ اس کا علامتی نشان چیتے کا خونخوار پنجہ ہے جو اپنے علامتی نشان کے ساتھ ساتھ بلیک واٹر خفیہ مقاصد کی تکمیل کے لیے خون کی ہولی کھیلتی ہے۔

جان نیگرو پونٹے اور زلمے خلیل زاد کی سیکورٹی بھی بلیک واٹر کرتی تھی اس کے علاوہ اکثر سفارت کاروں کی سیکورٹی اس کے ذمہ رہی ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ اس نے داؤ پر لگے کئی ایسے اہم منصوبوں کی حفاظت اور نگرانی میں بھی مدد جاری رکھی جن کے ساتھ قومی سلامتی کے ادارے سے وابستہ کئی سرکردہ اور با اثر شخصیات کے نام اور مفادات وابستہ تھے ان میں ہنری کسنجر' جیمز بیکر سوئم اور ڈک چینی کے نام قابل ذکر ہیں۔

Marfat.com

2001ء تک سرکاری معاہدے کے تحت بلیک واٹر کے پاس ایک ملین ڈالر سے بھی کم کا بزنس تھا لیکن جارج بش کے عہدہ صدارت کی پہلی مدت کی ابتداء میں ہی ڈرامائی طور پر یہ کمپنی ایک بلین ڈالر سے بھی زیادہ منافع سمیٹ چکی تھی۔ وہ امریکی استعمار جسے سرمایہ داری اور منافع خوری سے عشق ہے وہاں عوام الناس کا وسیع پیمانے پر قتل کرنے والی بین الاقوامی مشینری اب تجارتی ہاتھوں میں پہنچ چکی تھی لہٰذا جوں جوں وقت گزرتا گیا بلیک واٹر کی سنگ دلی' بے رحمی اور سفاکی کی داستانیں بکھرنے لگیں۔

بلیک واٹر کے کرائے کے فوجی کتنے بے حس اور ظالم ہیں اس بات کا اندازہ عام آدمی کبھی نہیں لگا سکتا انسانوں کی موت ان کے لیے سکون کا باعث ہے اور وہ بے قصور لوگوں کو مار کر لطف اندوز ہوتے ہیں۔ عراق میں ایسے بے شمار واقعات ہو چکے ہیں جن میں بلیک واٹر کے سیاہ ناگوں نے اپنی گاڑیوں کے پیچھے یا دائیں بائیں آنے والی گاڑیاں پر بس یونہی فائرنگ کر دی۔ ڈرائیور کو گولی لگی اور اس نے گاڑی درخت میں دے ماری۔ اندر بیٹھے دیگر افراد جان بچانے کے لیے بھاگے تو وہ بھی یکے بعد دیگرے وہ بھی بس سے ٹکراتے' فٹ پاتھوں پر گرتے مارے گئے۔

انٹرنیٹ (یوٹیوب) پر ایسی بہت سی ویڈیوز دیکھی جا سکتی ہیں یہ ان وحشی کرائے کے قاتلوں کے کارنامے ہیں جنہیں دنیا بلیک واٹر کے نام سے جانتی ہے اور جو عراق' افغانستان' پاکستان اور دیگر ممالک میں دہشت کی علامت ہیں۔ اس تنظیم کی شناخت عراق کے شہر فلوجہ میں چار امریکی فوجیوں کی ہلاکت کے بعد ہوئی۔ فلوجہ اور نجف میں اس تنظیم کے افراد کے مظالم کی داستانیں اب کسی سے پوشیدہ نہیں۔

پاکستان میں کچھ عرصہ سے بلیک واٹر کی آمد کا شور وغوغا اس انداز سے برپا کیا گیا ہے جیسے یہ بلا ابھی ابھی پاکستان پر نازل ہوئی ہے تفصیلات تو بہت زیادہ ہیں لیکن یہاں ہم اختصار سے میڈیا میں آنے والے حقائق و واقعات کا تذکرہ کرنے کے بعد یہ جاننے کی کوشش کریں گے کہ واقعی بلیک واٹر چند ہفتے پیشتر پاکستان پر آفت کی

Marfat.com

صورت میں نازل ہوئی ہے یا ''کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے'' کے مصداق' معاملہ کچھ اور ہے۔

پاکستانی میڈیا کے مطابق اسلام آباد میں امریکی سفارت خانے میں توسیع کی آڑ میں منی پینٹا گون بن رہا ہے 18 ایکڑ رقبہ محض ایک ارب روپے میں امریکی سفارت خانے نے خریدا ہے اسلام آباد میں امریکیوں نے 200 سے زائد گھر کرایہ پر حاصل کر لیے ہیں اور بقول کموڈور (ر) طارق مجید'' ایک گھر میں اگر 6 سے 7 افراد بھی رہائش پذیر ہوں تو یہ تعداد ڈیڑھ ہزار کے قریب ہو سکتی ہے اس کے علاوہ سفارت خانے میں جو میرینز ہاؤس بن رہا ہے وہ بھی نہ معلوم کتنے افراد کی گنجائش رکھتا ہے مجموعی تعداد کوئی 3 سے 4 ہزار کے قریب بنتی ہے''۔ بلیک واٹر اپنے مقاصد کی تکمیل کے لیے ایس ایس جی کے ریٹائرڈ لوگوں کو بھرتی کر رہی ہے۔

2004ء میں کراچی شہر میں سابقہ فوجیوں کو بھی سیکیورٹی ایجنسی میں بھرتی کے نام پر اشتہار دے کر بلایا گیا۔ اس کے علاوہ لاتعداد ریٹائرڈ پاکستانی فوجی' بیورو کریٹ' دانشور' صحافی اور انسانی حقوق کی تنظیموں کے افراد اس میں بھرتی کر لیے گئے ہیں۔ نیز اردو اور پنجابی زبانوں پر عبور رکھنے والے ایجنٹوں کو بھرتی کرنا شروع کر دیا ہے اس مقصد کے لیے بلیک. واٹر کی ویب سائٹ پر فارم موجود ہے۔

پُر تشدد قتل' اغواء' جنسی تشدد اور چھوٹے بچوں پر جنسی بے رحمی...... یہ سب ایسے الزامات ہیں جو ان کرائے کے فوجیوں پر بار بار لگ چکے ہیں کیونکہ یہ فوجی مادر پدر آزاد سوائے مال کے کسی ضابطہ اخلاق کے پابند نہیں ہوتے' نہ انہیں روایتی عسکری انداز میں احکامات سننے کی عادت ہوتی ہے یہ کسی انسانی و اخلاقی روایت کو خاطر میں نہیں لاتے۔ بلیک واٹر کے ان لوگوں کی اکثریت بلکہ نوے فیصد سے زیادہ یورپ' ایشیا اور افریقہ کے ریٹائرڈ فوجیوں پر مشتمل ہے اور ان میں سے ہر ایک کی تنخواہ کسی ریٹائرڈ امریکی جنرل سے بھی زیادہ ہے۔ بلیک واٹر کے ایک اہل کار پر سالانہ

Marfat.com

445000 ڈالر خرچ کیے جاتے ہیں جو کسی بھی امریکی جنرل کی 26 سال کی ملازمت کے دوران حاصل کی گئی تنخواہ سے بھی زائد ہیں۔

اس سارے پس منظر میں دنیا بھر کے اخبارات کی رپورٹیں اور تبصرے نکال کر پڑھیے تو آپ حیران رہ جائیں گے کہ میرے ملک میں کیسا منظر نامہ اگلے دنوں میں سامنے آنے والا ہے؟ ایک ارب ڈالر سے قائم شدہ دنیا کا سب سے بڑا سفارت خانہ جس میں ایک ہزار سے زیادہ میرین فوجی ہوں گے اس سارے پلان کے لیے عالمی اخباروں کی خبریں یہ ہیں کہ لا تعداد ریٹائرڈ پاکستانی فوجی' بیوروکریٹ' دانشور' صحافی اور انسانی حقوق کی تنظیموں کے افراد اس معرکے کے لیے بھرتی کر لیے گئے ہیں جو خبر کا ذریعہ بھی ہوں گے اور اس پلان کو عملی جامہ پہنانے میں دست و بازو بھی۔

ایسے ماحول میں جب چاروں جانب سے مایوس یہ قوم' جو کبھی ایک سمت دیکھتی ہے اور کبھی دوسری سمت' کبھی اسے منتخب سیاست دانوں کا خیال آتا ہے اور کبھی وطن کے رکھوالوں کا۔ یوں لگتا ہے اس بار جو میدان جنگ سجنے جا رہا ہے اس میں ان بے سروسامان پاکستانیوں کو شاید خود ہی اس سیلاب کے سامنے بند باندھنا پڑے۔

اس لیے کہ جن طبقوں کی دعوت پر یہ یہاں تشریف لائے ہیں وہ تو حالت جنگ میں یہاں سے کوچ کر جائیں گے اور فلوجہ و نجف' کابل و قندھار کے طالبان و مجاہدین کی طرح لڑنا ہمارا مقدر ہو جائے گا۔ اس سے پہلے کہ شکاری اپنی مچان بنا لے اسے اس دھرتی سے در بدر کرنا ہوگا' اسے نکالنا ہوگا ورنہ پھر کسے علم اس کے نشانے کی زد پر کس کا گھر ہو' کس کا بیٹا ہو' باپ' ماں یا بہن ہو؟ ماتم کرنے سے پہلے سیلاب کو روکنا ضروری ہے۔

Marfat.com

باب6

2012 دنیا کی تباہی نہیں امریکی تباہی کا سال ہوگا

لشکرِ مہدی کے مقابلے میں آنے والے لشکرِ دجال کی گھن گرج اور ایٹمی طاقت سے موجودہ دور کے لوگ بھی خوفزدہ ہیں بلکہ آج سے دس سال پہلے تو خصوصاً حکمرانوں' صحافیوں اور مغربی تعلیم یافتہ دانشوروں کے الفاظ فضا میں جابجا گونج رہے تھے کہ امریکہ سے ٹکر لینا بہت مشکل ہے۔ امریکہ سے ٹکر لینے کے لیے طالبان کے پاس کیا ہے یہ کس ہتھیار سے بی باون' F16 اور ڈیزی کٹر بموں سے اپنے آپ کو بچاسکیں گے۔ یہ ملا پتھروں کے زمانے میں دھکیل دیے جائیں گے' گویا بھانت بھانت کی بولیوں سے حتیٰ کہ اہل ایمان کے دلوں میں بھی شک وشبہ پڑ گیا۔ لیکن افغانستان کے بوریا نشین کی دانشیں تک ان دانش وروں کی ہلکی سی بھنک بھی نہیں پہنچ سکتی اور ایک حکمت عملی کے تحت اور عام شہروں کے امریکی صلیبی دجالی لشکر کے بموں کا نشانہ بننے کے بعد امارتِ اسلامی افغانستان کا زمینی کنٹرول چھوڑ دیا گیا لیکن ملک چھوڑنے کا مطلب یہ نہیں تھا کہ جہاد چھوڑ دیا۔ خود امیرالمومنین ملا عمر مجاہد حفظہ اللہ فرماتے ہیں۔ ہم نے حکومت چھوڑی ہے لیکن جہاد نہیں چھوڑا۔ یہ جہاد کی برکت تھی کہ دس سال بعد اتحادیوں نے یہ تسلیم کرلیا کہ ان افغانوں اور لشکرِ مہدی کے پروانوں کو بزورِ طاقت زیرنہیں کیا جاسکتا۔

لشکرِ مہدی کے پروانے:

حضرت مہدی کے منتظر پروانے اپنا کام سخت لگن اور جدوجہد سے کر رہے ہیں۔ وہ ٹیکنالوجی کا مقابلہ بذریعہ ایمان بھی کر رہے ہیں' بذریعہ جان بھی۔ ایمان

Marfat.com

والے ہی ڈیزی کٹر بموں اور ان طیاروں اور ڈرون کے سامنے سینہ سپر ہیں۔ اگر ایمان نہ ہو تو ایک منٹ بھی میدانِ جنگ میں ٹھہرنا مشکل ہوتا ہے۔ پورا خراسان میدانِ جنگ بنا ہوا ہے لیکن یہ قافلہ راہِ حق نہ پیچھے ہٹے اور نہ ہی جہاد سے تائب ہوئے بالآخر اس کا صلہ یہ ملا کر 'پمپر' پہننے والے فوجیوں نے گھٹنے ٹیک دیے اور مذاکرات کا راگ الاپتے ہوئے طالبان کو ایک سیاسی حکومت تسلیم کرنے پر آمادہ ہوگئے یہ کافر دجالی لشکر کبھی ملا عمر مجاہد حفظہ اللہ اور کبھی افغانستان کے مایہ ناز کمانڈر کے نام بھی مطلوب افراد کی فہرست سے خارج کر رہے ہیں لیکن یہ صلیبی اہلِ ایمان اور مردِ قلندر ملا محمد عمر مجاہد حفظہ اللہ کو کسی فہرست میں شامل کرلیں یا نکال دیں لیکن اس لشکرِ مہدی کی فہرست میں داخل ہونے والوں کو کسی کی پرواہ نہیں یہ جانثار نہ بی باون دیکھتے ہیں۔ نہ ڈرون اپنی دنیا میں مست یہ نعرہ مستانہ لگاتے ہیں۔

جان تو دے دی اُسی کی ہے
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہو سکا

ان موت سے لڑنے والوں سے پوچھیں کہ یہ کس قدر لذیذ شہادت کو پاتے ہیں۔ گویا خراسان کے پروانوں نے اپنی جان نچھاور کر کے دشمن پر برتری کا ایک ایسا رُعب ڈالا جو کہ ایک مومن کی شان ہے۔

خونِ شہیداں رنگ لایا فتح کا پرچم لہرایا

لشکرِ دجال کے دانت کھٹے کرنے والوں اور حضرت مہدی کے لشکر کے خواہاں اہلِ ایمان کے لیے نوید ہو کہ 2012ء دنیا کی تباہی نہیں بلکہ امریکہ، نیٹو اور اس کے اتحادیوں کی تباہی کا سال ہے۔ اگر 2012ء میں دنیا تباہ ہوجاتی ہے تو مجاہدین جو کہ اپنے خون سے اس گلشن کو سیراب کرتے آرہے ہیں وہ اپنی فتح و کامرانی اور سرزمین خراسان پر اسلامی پرچم لہرانے کے خواب کب دیکھیں گے گویا اللہ رب العزت کی ذات اتنی ظالم نہیں کہ اب تو مجاہدین کی کامرانی کے دن ہیں اور دنیا تباہ ہو جائے گی۔ دنیا کی تباہی کا نعرہ لگانے والے لوگ یہ نعرہ کیوں نہیں لگاتے کہ 2012ء

Marfat.com

لشکرِ دجال کی تباہی کا سال ہوگا۔ ہم صرف اللہ کی عظمت کو لوگوں کے دلوں میں بٹھائیں نہ کہ باطل ادیان کی کہاوتوں سے ان کو ڈرائیں۔

یاد رہے کہ کچھ افراد مایا تہذیب' ہندو تہذیب اور دیگر باطل مذاہب کی دلیل اور پیشین گوئیوں کو اور اہلِ اسلام کو میں پھیلا رہے ہیں۔ ان باطل مذاہب کے کیلنڈر میں 2012ء میں دنیا کی تباہی کا ذکر ہے اور بعض لوگ (Nibru) یا (Planet-X) نامی سیارے کو بھی زمین سے ٹکرانے کا سبب گردانتے ہیں۔ یہاں یہ بات قابلِ غور ہے کہ یہ فرضی کہانیاں اور حقائق ہیں اسلام کا اس سے کوئی تعلق نہیں مجھے یاد ہے کہ غالباً 1995ء میں مشتری سیارے کی زمین سے ٹکرانے کی خبریں کئی ماہ پہلے مشہور ہوئی گویا اخبارات میں ہر روز ایک نئی کہانی گھڑی گئی بالآخر جب مطلوبہ تاریخ آ پہنچی تو اخبارات نے بڑی سرخیاں جمائی کہ یہ سیارہ زمین کے مدار سے باہر ٹکرائے بغیر نکل گیا گویا ہر چوک اور موڑ پر سنسنی خیز خبروں کا سیلاب تھا لیکن یہ وقت بھی گزر گیا اب 2012ء کی بازگشت ہے کہ دنیا آتش فشاں' زلزلوں اور سیلابوں کی لپیٹ میں آئے گی لیکن ہمارا ایمان ہے کہ اہلِ اسلام کو خوشحالی اور خلافت علی منہاج النبوۃ کی خوشی اللہ ضرور اس اُمت کو دکھائے گا اللہ ربّ العزت کے دربار میں ہماری بہنوں کے درد اور آہوں سے بھرے آنسو گرے ہیں' کتنی ماؤں کے جگر گوشے اپنے لہو سے دنیا کو دکھا گئے اور کئی سفید ریش تہجد کی نمازوں میں اپنی سفید داڑھی کو تر کر کے امت کی سرخروئی کے لیے دعا گو ہیں۔ کیا امت مسلمہ صرف غم اور پریشانی میں دن گزارتی رہے گی۔ اللہ کی ذات ہماری ان باحیا بہنوں کے آنسوؤں کی بھی لاج رکھے گا۔ ان ماؤں کے جگر گوشوں کی قربانی رنگ لائے گی۔ یہ سفید بالوں والے راتوں کو رونے والے بھی ضرور شادوفرحاں ہوں گے اس لیے کہ اُمت نے بہت غم دیکھے ہیں اور اب خوشی کا دور دورہ ہوگا اور لوگ مٹھائیاں بانٹے گے۔ (انشاء اللہ) 2012ء امریکہ نیٹو اور صلیبی اتحادیوں کی تباہی کا سال ہوگا۔ (انشاء اللہ)

Marfat.com

دجالی تہذیب اور ہم

یہ تحریر کتاب ایک آنکھ والا دجال مؤلف ڈاکٹر گوہر مشتاق کی ہے جس میں انتہائی اہم معلومات کو قارئین کے لیے پیش کیا جا رہا ہے۔

جلد بازی سے پروان چڑھا بچہ (THE HURRIED CHILD)

جلد بازی شیطان کی ایک صفت ہے۔ حدیث میں آتا ہے: ''اَلْعَاجِلَةُ مِنَ الشَّیْطَان '' (جلد بازی شیطان کی طرف سے ہوتی ہے) دجال کی ایک اہم خصوصیت جو حدیث میں بیان کی گئی ہے وہ اُس کی تیزی ہے۔ (صحیح مسلم) غور کریں تو یہی صفت دجال کے ایجنٹوں میں بھی بدرجہ اُتم موجود ہے مثلاً ٹی وی' انٹرنیٹ' ڈِش نیٹ ورک' ویڈیو گیمز وغیرہ۔ امریکی مفکر جوزف چلٹن پیئرس (Joseph Chilton Pearce) کی تحقیق کے مطابق ٹی وی پر بچوں کے کارٹون اور پروگراموں کو ہر دس سال کے بعد مزید تیز کیا جاتا ہے تاکہ بچے اُن سے اکتاہٹ کا شکار نہ ہوں۔ اسی طرح انٹرنیٹ کے تیز سے تیز کنکشن مارکیٹ میں آ رہے ہیں۔ یہی حال کمپیوٹر گیمز کا ہے۔ زراعت کے میدان میں فصلوں کو کیمیکلز کی مدد سے جلدی تیار کیا جاتا ہے جس کے نتیجے میں ہم انسانوں میں کینسر اور ہیپاٹائٹس جیسی بیماریاں دیکھ رہے ہیں۔

اسی طرح مویشیوں کو ہارمونز کے ٹیکے لگا کر جلدی جوان کیا جاتا ہے تاکہ اُن سے پیسہ کمایا جا سکے لیکن ایسے جانوروں کے گوشت' دودھ اور انڈوں سے انسانوں میں وہی زہریلے کیمیائی مادے منتقل ہو جاتے ہیں۔ امریکہ کے فاسٹ فوڈ (Fast Food) کے بزنس جن کی شاخیں مکہ مکرمہ تک میں کھل چکی ہیں' اسی جلد بازی کے کلچر کا مظہر ہیں حالانکہ فاسٹ فوڈ کی بنیاد ہی وہ شیطانی صفات یعنی Haste and Waste (جلد بازی اور فضول خرچی) پر رکھی گئی ہے۔ تاہم دجالی نظام کا اصل مقصد

Marfat.com

جلد بازی سے پروان چڑھے بچے تیار کرنا ہے۔ ایسے بچے جن سے اُن کا بچپن چھین لیا گیا ہو اور وہ بے حس اور سنگدل افراد بن کر معاشرے میں شامل ہوں۔

حضور ﷺ نے حدیث میں قیامت کی نشانیاں بیان کرتے ہوئے فرمایا:

سَيَكُوْنُ مَطَرٌ قَيْظًا وَالْوَلَدُ غَيْظًا. (حدیث)

(قیامت کے قریب) بارش کا پانی تیزابیت والا (Acid Rain) ہو جائے گا اور بچے غضبناک بن جائیں گے۔

اِس حدیث میں جن بچوں کی طرف اشارہ ہے یہ ایسے ہی بچے ہیں جن سے اُن کا بچپن چھین لیا گیا ہو اور اُنہیں ماں کی ممتا سے محروم کر دیا گیا ہو۔ نتیجتاً اُن کے لیے کسی رشتے کی اہمیت باقی نہیں رہتی۔ دجالی نظام میں خواتین کو مردوں کے شانہ بشانہ نوکریاں کرنے کی ترغیب دے کر پہلے بچوں کو ماں کے دودھ سے محروم کیا جاتا ہے اور پھر ماں کی ممتا اور پرورش سے۔ جب بچے کی عمر بمشکل تین چار برس کی ہوتی ہے تو اُسے اسکول میں داخل کر دیا جاتا ہے تاکہ وہ ماں کے پاس کم سے کم وقت گزارے۔ آج کے مضمون کا موضوع ایسے ہی جلد بازی سے پروان چڑھے بچے ہیں۔

بچے کی ذہنی نشوونما کے مختلف مراحل:

پاکستان میں تعلیم کا رجحان بڑھ رہا ہے جو کہ اچھی بات ہے لیکن اُس کا رُخ صحیح سمت میں متعین کرنا اہم ہے ورنہ فائدے کی بجائے نقصان ہاتھ آئے گا۔ آج یہ دیکھنے میں آرہا ہے مسلمان مائیں اپنے 3 اور 4 سال کے بچوں کو اسکول میں داخل کروا دیتی ہیں جہاں پر اُن بچوں کو پھانسنے کے لیے DAY-CARE یا PRE-K یا PRE-SCHOOL جیسی اصطلاحات استعمال کی جاتی ہیں۔ اس رجحان میں بہت سے عوامل کو دخل ہے جو سب کے سب دجالی نظام کی جڑوں کو پانی بخشتے ہیں، جس کا خاصہ یہ ہے کہ بچے کو ماں کی محبت سے زیادہ سے زیادہ دور رکھا جائے۔ نہ جانے پاکستانی مائیں اپنی فطری ذمہ داریوں سے جان چھڑوانے کے لیے ایسا کرتی ہیں یا

Marfat.com

انتہائی خوش اعتقادی کے ساتھ معاشرے کے بہاؤ سے متاثر ہو کر ایسا کر گزرتی ہیں۔ کچھ ماؤں نے صبح کے وقت گھر میں تسلی سے ٹی وی یا کیبل پر اپنی پسند کے ڈرامہ سیریل دیکھنے ہوتے ہیں یا کمپیوٹر پر وقت صرف کرنا ہوتا ہے۔ ایسی تمام مصروفیات میں چھوٹے بچے خلل پیدا کرتے ہیں جس سے تنگ آ کر مائیں انہیں جلدی ہی اسکول بھیج دیتی ہیں۔

حضرت علیؑ بن ابی طالب نے 1400 سال پہلے بچوں کی تعلیم کے متعلق فرمایا تھا:

لَعِبُوْهُمْ بِسَبْعٍ وَاَدِّبُوْهُمْ بِسَبْعٍ وَاخُوْهُمْ بِسَبْعٍ.

ترجمہ: بچوں کو پہلے سات سال تک کھیل کھلاؤ، اگلے سات سال اُن کو صحیح تعلیم دو اور ان سے اگلے سات سال ان کے ساتھ دوستی کرو۔

علیؑ بن ابی طالب کے مطابق بچوں کی صحیح تعلیم سات سال کی عمر سے شروع ہونی چاہیے۔ جدید سائنسی تحقیقات بھی حضرت علیؑ کے قول کی تائید کرتی ہیں۔ جرمنی کے ماہر تعلیم ڈاکٹر روڈالف سٹائز (Dr. Rudolf Steiner) کی تحقیق کے مطابق بچے کو جلدی اسکول داخل کروانے سے اُس کے ذہن پر بُرے اثرات مرتب ہوتے ہیں جس کے نتیجے میں وہ جلد بالغ ہو جاتا ہے۔ ڈاکٹر سٹائز جو کہ بیک وقت فلسفہ، مذہب، علمِ نفسیات، آرٹ، تاریخ، معاشیات اور سیاسیات میں ماہر تھا اُس نے 1919ء میں جرمنی میں پہلے والڈارف (Woldorf) اسکول کی بنیاد رکھی اور چند ہی سالوں میں والڈارف طریقِ تعلیم پوری مغربی دنیا میں پھیل گیا۔ اِس طرزِ تعلیم کا مقصد انسانوں کی روح کو (Educate) کرنا ہوتا ہے۔

حضرت علیؑ کے مطابق ذہنی ارتقا کے تین مراحل ہوتے ہیں۔

1. پیدائش سے سات سال تک: (Prelogical Stage)

سائنسی لحاظ سے بچوں کو جلدی اسکول داخل کرنے کے اور بھی کئی نقصانات ہیں۔ جدید نیورولاجیکل (Neurological) ریسرچ کے مطابق پہلے سات سالوں

Marfat.com

تک بچہ (Prelogical) سٹیج میں ہوتا ہے۔عمر کے اس حصے میں بچے مسلسل حرکت میں رہتے ہیں اور اپنے اردگرد کے ماحول سے حرکت کرنا سیکھتے ہیں۔اسی لیے حضرت علیؓ نے فرمایا کہ پہلے سات سال بچے کے ساتھ کھیلو۔ مزید برآں لڑکوں کے ہاتھوں کی انگلیوں کی (Nerves) سات سال کی عمر تک مکمل طور پر نہیں بنی ہوتیں اور امریکی ماہر تعلیم مسز سیکسٹن (Mrs. Saxton) کے مطابق سات سال سے قبل بچے کو پنسل پکڑنے پر مجبور کرنے کے نتیجے میں لڑکوں کو بقیہ عمر میں علم پکڑنے سے ہی نفرت ہو جاتی ہے۔

2. سات سال سے 14 سال کی عمر تک:

بچے کی عمر کا یہ مرحلہ (Operational Logical Stage) کہلاتا ہے۔ بچے کے دودھ کے دانت گرنے کے بعد تقریباً سات سال کی عمر میں بچے اِس سٹیج میں داخل ہوتے ہیں۔

عمر کے اِس مرحلے میں بچے میں وقت کا اندازہ لگانے کی صلاحیت پیدا ہوجاتی ہے۔ اِسی لیے حدیث میں بچوں کو 7 سال کی عمر میں نماز پڑھنے کی ترغیب دینے کا حکم ہے کیونکہ پانچ نمازوں کے اوقات پورے دن پر پھیلے ہوئے ہوتے ہیں اور مختلف موسموں میں بدلتے رہتے ہیں۔ 7 سال کی عمر سے پہلے بچے کے لیے اوقات کا اندازہ کرنا ممکن نہیں ہوتا۔اب اندازہ لگالیں کہ چار سال کے بچے کے لیے کلاس میں وقت گزارنا کتنا مشکل ہوتا ہے۔ اِسی طرح سات سال کی عمر کے بعد بچوں میں ذہنی تصورات (Concepts) کو سمجھنے کی صلاحیت پیدا ہوجاتی ہے۔اُس لیے اس عمر میں اُن کو مختلف علوم سکھانے چاہئیں۔

3. پندرہ سال سے اکیس سال کی عمر تک:

بچے کی عمر کا یہ حصہ (Post-Logical Stage) کہلاتا ہے بلوغت کے ساتھ ہی بچے اِس مرحلے میں داخل ہوجاتے ہیں۔ اِس عمر میں ذہنی سوچ کے نئے گوشے کھلتے ہیں چونکہ بلوغت کے دور میں جسم میں کیمیاوی مادوں (Hormones)

Marfat.com

کے اخراج کی وجہ سے نوجوان شدید جذباتی ہیجان کا شکار ہوتے ہیں اس لیے بالخصوص اِس عمر میں انہیں مخلوط تعلیم (Co-education) سے کوسوں دور رکھنا چاہیے۔ چونکہ 15 سال سے 21 سال کی عمر میں بچوں کی مزید ذہنی نشوونما کے نتیجے میں اُن میں شناخت کی تلاش (Search for Identity) اور اپنے آپ کو کسی گروپ کے ساتھ منسلک کرنے کی خواہش بڑھ جاتی ہے اس لیے اُن کو بُری صحبت سے بچانا اس مرحلے پر سب سے اہم ہوتا ہے۔ والدین کو چاہیے کہ اپنے بچوں کو زندگی کے اس مرحلے پر اُن سے اپنا تعلق مضبوط رکھیں۔ اسی لیے حضرت علیؓ نے فرمایا کہ اِن سات سالوں میں بچوں کو اپنا دوست بناؤ تا کہ بچے اپنے ماں باپ ہی کو اپنا دوست اور ہمراز سمجھیں۔

اس کے علاوہ عمر کے اس مرحلے میں بچوں کو مختلف علوم حاصل کرنے چاہئیں (دینی اور دنیاوی) کیونکہ اسی طریقے سے وہ اپنی ذہنی صلاحیتوں کو صحیح سمت میں لگا سکتے ہیں۔

دماغ کے دائیں اور بائیں حصوں کا ارتقاء:

اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کو جوڑا جوڑا پیدا فرمایا ہے۔

سورۃ یٰسین میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

سُبۡحَانَ الَّذِیۡ خَلَقَ الۡاَزۡوَاجَ کُلَّهَا مِمَّا تُنۡۢبِتُ الۡاَرۡضُ وَمِنۡ اَنۡفُسِهِمۡ وَمِمَّا لَا یَعۡلَمُوۡنَ.

(سورۃ یٰس: 36)

ترجمہ: پاک ہے وہ ذات جس نے جملہ اقسام کے جوڑے پیدا کیے خواہ وہ زمین کی نباتات میں سے ہوں یا خود ان کی اپنی جنس (یعنی نوعِ انسان) میں سے یا اُن اشیاء میں سے جن کو یہ جانتے تک نہیں ہیں۔

یعنی دایاں اور بایاں دماغ (Left Hemisphere) اور Right Hemisphere) دایاں دماغ تقریباً چار سال کی عمر میں پرورش پانا شروع ہوتا

Marfat.com

ہے۔ اس کا تعلق تخلیقی صلاحیت (Creativity) اور قوتِ تخیل (Imagination) سے ہوتا ہے۔ اس لیے اس دور میں بچوں کو ڈرائنگ کرنے کا یا کھلونوں سے خیالی کھیل کھیلنے کا شوق ہوتا ہے اور انہیں ایسا کرنے سے منع نہیں کرنا چاہیے وگرنہ دماغ کے دائیں حصے کی نشوونما میں خلل واقع ہوتا ہے۔ دوسری طرف دماغ کے بائیں حصے (Left Hemisphere) کی نشوونما 7 سال کی عمر میں شروع ہوتی ہے اور دماغ کے اس حصے کا تعلق منطقی سوچ (Logic) سے ہوتا ہے۔ اس عمر سے پہلے بچے میں حسابی علوم یا سائنس کے تصورات سمجھنے کی صلاحیت نہیں ہوتی۔

اللہ کی ذات کا ادراک دائیں دماغ (Right Hemisphere) سے کیا جاتا ہے کیونکہ خدا کا تصور سب سے زیادہ مشکل اور قیاسی (Abstract) تصور ہے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ دماغ کا یہی حصہ سب سے پہلے نشوونما پانا شروع ہوتا ہے۔ بائیں دماغ سے خدا کی ذات کا تصور اس لیے نہیں کیا جاسکتا کیونکہ منطق سے خدا کو ثابت نہیں کیا جاسکتا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ قرآن کے مطابق: لیس کمثلہ شیء (اللہ کی مثل کوئی چیز نہیں)

حضور نے ہمیں یہ تلقین بھی فرمائی ہے کہ سب سے پہلے بچے کو جو لفظ سکھایا جائے وہ ''اللہ'' ہونا چاہیے۔

بچپن میں رٹا لگانے کی اہمیت:

جدید مغربی نظام تعلیم جو کہ بڑی تیزی سے مسلمان ملکوں میں سرایت کر رہا ہے۔ اس میں ایک چیز جو انتہائی مکاری کے ساتھ غائب کر دی گئی ہے وہ بچپن میں رٹا لگانے کا طریقہ (Rote Memorization) ہے۔ اس لیے مغربی ممالک کے نظام تعلیم کا معیار دن بدن گرتا جا رہا ہے اور وہاں کے ماہرین تعلیم اس بارے میں فکرمند ہیں۔

جدید علم الاعصاب (Neuroscience) کی تحقیقات کے مطابق جب بھی کوئی چیز بچپن میں رٹا لگا کر یاد کی جاتی ہے تو نتیجتاً دماغ میں نئے رابطے

Marfat.com

(Neuronal Connection) بنتے ہیں جس سے حافظہ مزید تیز ہوتا ہے۔
انسانی دماغ کا یادداشت کا سنٹر سیریبیلم (Cerebellum) گیارہ سال کی عمر تک نشو ونما پاتا رہتا ہے اور اس سارے دور میں رٹا لگانے کی صلاحیت اپنے عروج پر ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ اسلامی نظامِ تعلیم میں بچوں کو سب سے پہلے قرآن حفظ کروایا جاتا تھا۔ پھر دوسرے اسلامی علوم کے چیدہ چیدہ متون (Paragraphs) زبانی یاد کروائے جاتے تھے اور پھر دنیاوی علوم سکھائے جاتے تھے۔ مولونا ابوالکلام آزادؒ نے اپنی کتاب ''غبارِ خاطر'' میں اپنے والد کا طریقِ تعلیم بھی یہی بتایا ہے:

> ''والد مرحوم کا طریق تعلیم یہ تھا کہ ہر علم میں سے پہلے کوئی ایک مختصر متن حفظ کر لینا ضروری سمجھتے تھے۔ فرمایا کرتے تھے کہ شاہ ولی اللہ (رحمتہ اللہ علیہ) کے خاندان کا طریق تعلیم ایسا ہی تھا......
> اس طریقہ کے فائدہ میں کلام نہیں۔ آج تک اُن متون کا ایک ایک لفظ حافظہ میں محفوظ ہے۔''

(غبارِ خاطر۔ مطبوعہ لاہور)

آج بھی وہ بچے جو حفظِ قرآن کرتے ہیں' اگر انہیں دنیاوی علوم حاصل کرنے کا موقع ملے تو پڑھائی اُن کے لیے انتہائی آسان ہو جاتی ہے۔ میڈیکل کالج کی ضخیم کتابیں بھی یاد کرنا اُن کے لیے مسئلہ نہیں رہتا کیونکہ انہوں نے بچپن میں سب سے عظیم کتاب حفظ کر لی ہوتی ہے اور اس کے نتیجے میں اُن کے دماغ کے لا انتہاء نئے خلیے (Neutrons) متحرک ہو چکے ہوتے ہیں۔

اس سلسلے میں امام غزالیؒ کے بچپن کا واقعہ دلچسپی سے سے خالی نہ ہوگا۔ جب امام غزالیؒ اپنے بچپن میں کسی جگہ سے علم حاصل کر کے واپس آ رہے تھے تو اُن کے تمام احادیث اور فقہ کے کلاس کے نوٹس موجود تھے۔ ڈاکوؤں نے قافلے پر ڈاکہ ڈال کر امام غزالی سے اُن کے نوٹس بھی کوئی قیمتی چیز سمجھ کر چھین لیے۔ اِس پر امام غزالیؒ پکارے:

Marfat.com

لَا تَسْرِقُوْا عِلْمِیْ

ترجمہ: تم لوگ میرا علم مت چوری کرو۔

یہ سن کر ڈاکوؤں کا سردار ہنسا اور اُس نے امام غزالی کو کہا:

اَیُّ عِلْمٍ هٰذَا اِذَا مِثْلِیْ یَسْرِقُهٗ

ترجمہ: یہ کیسا علم ہے کہ جسے مجھ جیسا شخص تم سے چوری کر سکتا ہے۔

امام غزالیؒ نے جب یہ بات سنی تو دل میں کہا کہ یہ بات ڈاکوؤں کے سردار کے منہ سے اللہ نے نکلوائی ہے۔ اس واقعہ کے بعد امام غزالی گھر پہنچ کر اُس وقت تک گھر سے باہر نہ نکلے جب تک انہوں نے تمام حدیث اور فقہ کے نوٹس زبانی یاد نہ کر لیے۔

بچوں کو جلد جوان کرنے میں ٹی وی اور کمپیوٹر کا کردار:

آج دجالی نظام میں بچوں کے جنسی جذبات کو اجاگر کر کے جلدی جوان کر دیا جاتا ہے اور اس سلسلے میں دجال کے ایجنٹ یعنی ٹی وی، کیبل، ڈش، کمپیوٹر سب سے اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ سکولوں میں کم عمر بچوں کے لیے جنسی تعلیم (Sex Education) کا پروگرام اس پر مستزاد ہے امریکہ کے یہودی مفکر نیل پوسٹ مین نے اپنی کتاب The Disappearance of Childhood میں بتایا ہے کہ ٹی وی اور کمپیوٹر کے دور سے پہلے بچوں اور بڑوں کے علم حاصل کرنے کے ذرائع میں فرق تھا۔ بچوں کے لیے اُن کی عمر کے مطابق کتابیں ہوا کرتی تھیں اور بڑوں کے لیے اُن کی ذہنی پختگی کے مطابق لیکن ٹی وی اور کمپیوٹر جس قسم کی انفارمیشن (بالخصوص جنسی علم) دیتے ہیں وہ تحریری نہیں بلکہ تصویری ہوتا ہے۔ اس لیے وہ بچے اور بڑے میں کوئی تمیز نہیں کرتا کیونکہ دونوں اُسے آسانی سے حاصل کر سکتے ہیں۔

اس کے نتیجے میں مغربی سوسائٹی میں بچپن ختم ہوتا جا رہا ہے۔ علاوہ بریں ڈاکٹر سٹائنر (Dr. Rudolf Steiner) کے قائم کیے گئے والڈارف (Woldorf) طریق تعلیم میں بھی بچوں کو ٹی وی اور کمپیوٹر سے دور رکھا جاتا ہے

Marfat.com

کیونکہ اُن کے مطابق ٹی وی اور کمپیوٹر بچوں کو جسمانی لحاظ سے سست بناتے ہیں' ان کی قوتِ تخیل کو کمزور کرتے ہیں اور استاد شاگرد کے براہ راست (Direct) تعلق میں ایسی چیزیں خلل پیدا کرتی ہیں۔ ان تمام باتوں کی روشنی میں میری ذاتی رائے یہ ہے کہ بچوں کو 5 سال کی عمر سے پہلے اسکول داخل کرنا سراسر زیادتی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں بچوں کی تربیت کے معاملے میں جلد بازی سے بچائے۔ (آمین)

خدایا! آرزو میری یہی ہے
میرا ذوقِ بصیرت عام کر دے

(اقبال)

ماں کے دودھ سے محرومی

بے اولاد دجال کا انسانیت کے لیے مکروہ تحفہ:

موجودہ زمانے میں مسلمان ممالک پر مادیت پرستی اور جدیدیت کا سیلاب اِس زور وشور سے آیا ہے کہ اُس کے سامنے سونامی کا طوفان بھی ہیچ ہے۔ دجال کے آلہ کار UNO نے اپنے سوشل انجینئرنگ پروگرام کے ذریعے مغربی اقدار کو مسلمانوں پر اِس خوبصورتی سے نافذ کیا ہے کہ اکثر اوقات مسلمانوں نے انہیں اپنا محسن ہی سمجھا ہے۔ کسی بھی صحت مند معاشرے کی بنیاد اس کا مضبوط خاندانی نظام ہوتا ہے۔ اِس خاندانی نظام کو ماں اور اُس کی محبت نے سنبھالا دیا ہوتا ہے۔ دجال کے ایجنٹ اس بات سے اچھی طرح واقف ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دجال کا آخری وار عورتوں پر ہوگا۔ (مسند احمد)

آج دجال کے ایجنٹوں نے مسلمانوں کی غفلت سے فائدہ اٹھا کر ان کے گھروں میں ٹی وی' کیبل' انٹرنیٹ' ویڈیو گیمز' ڈِش وغیرہ کی صورت میں گھس کر مسلمان خواتین کی برین واشنگ (Brain Washing) کی اور انہیں مغربی تہذیب کا دلدادہ بنایا۔

Marfat.com

برین واشنگ کا علم ایک بہت بڑا فن ہے۔ برطانوی ماہر نفسیات اور صحافی خاتون ڈینیس وِن (Denise Winn) نے اپنی کتاب (The Manipulated Mind) میں بتایا ہے کہ ایک کامیاب برین واشنگ پروگرام میں تین چیزیں درکار ہوتی ہیں:

1. بندے کا ذہنی اور جسمانی لحاظ سے تھکا ہونا۔
2. پیغام کو مسلسل پیش کرنا (Repitition)
3. پیغام کو مختصر الفاظ یا نعرے کی صورت میں یا شعر کی صورت میں پیش کرنا (جیسا کہ آج کل ٹی وی کے اشتہارات میں کیا جاتا ہے)

آج مسلمان مائیں کام کاج سے تھک ہار کر جب بیٹھتی ہیں تو ٹی وی، کمپیوٹر، بے دین ڈائجسٹ یا میگزین وغیرہ کی صورت میں اُن کی برین واشنگ ہوتی ہے کیونکہ اوپر بیان کیے گئے تینوں عوامل وہاں موجود ہوتے ہیں۔

آج کے مضمون اِسی حوالے سے ماں کے دودھ کی اہمیت واضح کرنی ہے کیونکہ دجالی تہذیب میں پہلا وار اسی پر کیا جاتا ہے کیونکہ جب بچے کی شخصیت کی تعمیر کی پہلی اینٹ ہی غلط رکھ دی تو عمارت میں پائیداری کہاں سے آئے گی؟

قرآن میں ماں کے دودھ پلانے کا ذکر:

سورہ لقمان میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: ''اور ہم نے انسان کو اس کے والدین کے معاملے میں ہدایت کی۔ اس کی ماں نے تکلیف پر تکلیف جھیل کر اس کو اپنے اندر رکھا اور دو سال میں اس کا دودھ چھڑانا ہوا۔ کہ میرے شکر گزار رہو اور اپنے والدین کے بھی۔''

(سورہ لقمان: 14)

اسی طرح کا حکم سورہ الاحقاف میں بھی ہے۔ اِسی طرح احادیث میں بھی ماں کے دودھ پلانے کی اہمیت بیان کی گئی ہے۔

Marfat.com

حضورؐ پر اپنی رضاعی ماں حلیمہ سعدیہؓ کی ذہانت کا اثر:

حضورؐ کو جن خاتون نے دودھ پلایا وہ حلیمہ سعدیہ تھیں۔ اُن کا تعلق قبیلہ بنو سعد سے تھا جو کہ عربوں میں نہایت فصیح قبیلہ سمجھا جاتا تھا۔ گویا حضورؐ نے ایک انتہائی فصیح قبیلے کی خاتون کا دودھ پیا تھا۔ اسی لیے حضورؐ نے فرمایا تھا:

اُوْتِیْتُ جَوَامِعُ الْکَلِمْ (حدیث)

ترجمہ: مجھے انتہائی فصاحت عطا کی گئی ہے۔

اسی طرح ایک دوسری حدیث میں حضورؐ نے فرمایا:

اِیَّاکُمُ الْمُرْضِعَةُ الْحَمْقَاءِ فَاِنَّهَا تُغَذِّیْ. (الحدیث)

ترجمہ: احمق دودھ پلانے والی سے بچو کیونکہ وہ بچے کو بہت کچھ منتقل کرتی ہے۔

ماں کے دودھ کا بچے کی شخصیت بنانے میں دخل:

ماہرین نفسیات کے مطابق بچے کی 75% شخصیت پہلے 3 سالوں میں بنتی ہے۔ کیمبرج یونیورسٹی کے سائنسدان ایلن لوکاس (Alen Lucas) نے ایک ریسرچ میں بتایا کہ وہ بچے جنھوں نے بچپن میں ماں کا دودھ پیا ہوتا ہے ذہانت میں اُن بچوں سے کہیں زیادہ ذہین ہوتے ہیں جنھوں نے ڈبے کا دودھ (فارمولا دودھ) پیا ہوتا ہے۔ IQ ٹیسٹ میں ماں کا دودھ پینے والے بچوں کا سکور 8 سے 10 پوائنٹ زیادہ ہوتا ہے۔ اس کی ایک وجہ ماں کے دودھ میں (DHA) کی موجودگی ہو سکتی ہے جو کہ دماغ کے ٹشو بناتا ہے اور آنکھوں کے نظام کو تیز کرتا ہے۔ یتز یک کوچ (Yitzhak Koch) جو کہ ایک اسرائیلی سائنسدان ہے نے کہا تھا: ”ماں کا دودھ بچے کو صرف غذائیت ہی نہیں دیتا۔ دراصل اِس ذریعے سے ماں علم کو بچے تک منتقل کرتی ہے۔“ آج اسرائیل میں یہودی مائیں غالب اکثریت میں اپنے بچوں کو Breast Feeding کرتی ہیں اور اس طرح اپنی مذہبی اقدار اپنے بچوں کو منتقل کرتی ہیں۔

Marfat.com

ماں کے دودھ کے دیگر سائنسی فوائد:

تحقیقات نے ثابت کیا ہے کہ ماں کے دودھ کے بے شمار فوائد ہیں مثلاً:

1. ڈبے کا دودھ پینے والے بچوں میں دست کی بیماری ماں کا دودھ پینے والے بچوں کے مقابلے میں دو سے چار گنا زیادہ ہوتی ہے۔
2. بوتل کا دودھ پینے والے بچوں میں گردن توڑ بخار کے امکانات چار گنا زیادہ ہوتے ہیں۔
3. بوتل کا دودھ پینے والے بچوں کو جلدی امراض (Skin Allergies) ماں کا دودھ پینے والے بچوں کے مقابلے میں زیادہ ہوتی ہیں۔
4. ماں کے دودھ میں جسم کی دفاعی افواج (Antibodies) ہوتی ہیں جنہیں خود سے بنانے کی نومولود میں پہلے ایک سال تک صلاحیت نہیں ہوتی۔
5. ماں کے دودھ کے ایک قطرے میں دس لاکھ سفید خلیات ہوتے ہیں جو کہ بچے کے جسم میں بیکٹیریا اور وائرس کا مقابلہ کرتے ہیں۔
6. Breast Milk میں کولیسٹرول بہت مقدار میں ہوتا ہے جبکہ پوڈر کے دودھ میں یہ بالکل نہیں ہوتا۔ یہ بچے کے ذہن اور ہارمونز کی نشوونما میں مددگار ہوتا ہے۔
7. بوتل کا دودھ پینے والے بچے (Breast Fed) بچوں کے مقابلے میں اسپتال میں چودہ گنا زیادہ داخل ہوتے ہیں۔
8. Breast Fed بچوں کے مسوڑھے اور دانت زیادہ متناسب اور مضبوط ہوتے ہیں کیونکہ ماں کا دودھ پینے میں نومولود کو اپنے جبڑوں اور مسوڑھوں کو زیادہ کام میں لانا پڑتا ہے بہ نسبت بوتل کا دودھ پینے سے جو کہ بہت آسان ہوتا ہے مگر دوررس نقصانات کا حامل ہوتا ہے۔

ماؤں کے لیے فوائد:

Breast Feeding کے ماؤں کے لیے بھی بے شمار فوائد ہوتے ہیں مثلاً:

Marfat.com

1. بچے کے دودھ پینے کے دوران ماں کے جسم میں (Oxytocin) نامی ہارمون نکلتا ہے جو انہیں مستقبل میں رحم کی بیماریوں سے بچاتا ہے۔
2. ایسی ماؤں کو عموماً اپنا وزن کم کرنے کی فکر نہیں رہتی۔
3. ماؤں کا وقت بچتا ہے۔ انہیں کچن میں بوتلیں اور نپل دھونے یا دودھ تیار کرنے میں وقت نہیں ضائع کرنا پڑتا اور نہ ہی آدھی رات کو اٹھ کر بچے کے لیے دودھ تیار کرنا پڑتا ہے۔
4. American Cancer Society اور امریکہ کے نیشنل کینسر انسٹیٹیوٹ کی رپورٹ کے مطابق Breast Cancer اُن خواتین کو زیادہ ہوتا ہے جو بچوں کو دودھ نہیں پلاتیں۔ سائنسی ریسرچ سے یہ بھی پتہ چلا ہے کہ جو مائیں لمبے عرصہ تک (مثلاً دو سال تک) بچوں کو دودھ پلاتی ہیں انہیں کینسر ہونے کا امکان انتہائی کم ہوتا ہے۔
5. پیسے کی بچت ہوتی ہے۔ نہ صرف فارمولا دودھ مہنگا ہوتا ہے بلکہ وہ پی کر جب بچے بیمار ہوتے ہیں تو ڈاکٹروں کے کلینک کے چکروں میں بھی کافی پیسہ برباد ہوتا ہے۔
6. امریکن محقق جوزف پیئرس کی تحقیق کے مطابق Breast Feeding سے نہ صرف بچے کی ذہانت میں اضافہ ہوتا ہے بلکہ ماں کی ذہانت اور پختگی میں بھی اضافہ ہوتا ہے (بحوالہ کتاب The Evolution's End)

زود پشیماں انسانیت:

قرآن نے 1400 سال پہلے بچے کو "دو سال تک" ماں کا دودھ پلانے کا حکم دیا۔ آج انسانیت عرصے تک ٹھوکریں کھا کر اس نتیجہ پر پہنچی ہے۔ امریکن ڈاکٹر جیک نیومین (ایم ڈی) نے Scientific American کے دسمبر 1995ء کے شمارے میں لکھا ہے:

Marfat.com

"گو کہ صنعتی معاشروں میں بچوں کو پاؤڈر کا دودھ پلایا جاتا ہے لیکن UNICEF اور ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن دونوں یہ نصیحت کرتی ہیں کہ بچے کو "دو سال یا اس سے زیادہ مدت تک" اپنی ماں کا دودھ پلایا جائے۔ بے شک بچے کے جسم کا دفاعی نظام 5 سال کی عمر پر مضبوط نہیں ہوتا۔"

اسی طرح (American Academy of Pediatrics) سب لوگوں کو یہ تلقین کرتی ہے کہ بچے کو ایک سال تک (Breast Feeding) کی جائے اور اگر اس سے بھی زیادہ مدت تک ہو تو بہتر ہے۔

پاؤڈر کے دودھ کی محتاجی:

نیسلے (Nestle) کمپنی کے نام سے کون واقف نہیں۔ دیگر مصنوعات مثلاً چاکلیٹ وغیرہ کے علاوہ اُن کی ایک بڑی پراڈکٹ بچوں کے لیے پاؤڈر کا دودھ بھی ہے۔ یہ لوگ افریقہ کے غریب ممالک میں دودھ پلانے والی عورتوں کو پہلے مفت ڈبے کا دودھ تقسیم کرتے ہیں تا کہ وہ اپنے بچوں کو پلائیں۔ جب دو تین ہفتوں تک سادہ لوح مائیں اپنے بچوں کو ڈبے کا دودھ پلاتی رہتی ہیں تو اتنے عرصے میں ان کا اپنا دودھ خشک ہو چکا ہوتا ہے۔ پھر جب یہ مائیں (Nestle) والوں سے مزید مفت دودھ کے ڈبوں کا مطالبہ کرتی ہیں تو نیسلے والے ان کو مفت دودھ دینے سے انکار کر دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ انہیں اب یہ ڈبے خریدنے پڑیں گے۔ اُن عورتوں کے اندر نہ اپنا دودھ رہا ہوتا ہے کہ اپنے بچوں کو پلائیں اور نہ ہی مزید ڈبے کا دودھ خریدنے کی سکت باقی رہتی ہے۔

اسی طرح مسلمان ممالک میں کچھ ڈاکٹروں کو خشک دودھ کی کمپنیاں کمیشن دیتی ہیں اور بچے کی پیدائش پر یہ ڈاکٹر ماؤں کو دودھ کے کچھ پیک مفت دیتے ہیں اور تلقین کرتے ہیں کہ فارمولا دودھ میں غذائیت زیادہ ہوتی ہے۔ جب کچھ دن بچے کو

Marfat.com

بوتل سے دودھ دیا جائے تو چونکہ بوتل سے دودھ پینا آسان ہوتا ہے اس لیے بچے کو اس کی چاٹ لگ جاتی ہے اور وہ پھر ماں کا دودھ پینے پر راضی نہیں ہوتا۔

بے اولاد دجال...... ماں کی محبت کا دشمن:

حضورؐ نے صحیح مسلم کی ایک حدیث میں فرمایا کہ دجال بے اولاد ہوگا۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ ماں کی محبت کا سخت دشمن ہوگا۔ دجالی تہذیب میں ماں کی اپنے بچے کے لیے محبت کی کوئی جگہ نہیں کیونکہ ماں کی صحیح تربیت سے انسان میں انسانیت آتی ہے۔ امریکہ کے انسٹیٹیوٹ آف ہیومنسٹک سائنس کے سائنسدان جیمس پریسکاٹ (James W. Prescott, PHD) نے عرصے کی سائنسی تحقیق سے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ جن لوگوں نے دو سال سے یا اس سے زیادہ ماں کا دودھ نہیں پیا ہوتا اُن کی شخصیت میں ایسی کمی رہ جاتی ہے کہ وہ سوسائٹی مین مختلف جرائم کی صورت میں ظاہر ہوتی ہے۔ ڈاکٹر پریسکاٹ نے تو امریکہ کی جیل کے نظام والوں کو چیلنج کیا ہے کہ وہ کوئی ایک بھی مجرم (قاتل، نشہ کرنے والا، چور وغیرہ) اپنی جیلوں میں ایسا ڈھونڈ کر دکھا دیں جس کو اس کی ماں نے دو سال یا اس سے کم اپنا دودھ پلایا ہو مگر وہ ایسی مثال پیش نہیں کر سکیں گے۔

(بحوالہ Touch the Future Newsletter، 1997)

ماضی قریب میں دوسری وباؤں کی طرح یہ وبا بھی مسلمانوں میں بہت تیزی سے پھیلی اور ماڈرن ازم کے سیلاب کے زیر اثر (Breast Feeding) کو دقیانوسیت (Backwardness) اور اَن پڑھ ہونے کی نشانی سمجھا جانے لگا جبکہ (Bottle Feeding) کو اونچی سوسائٹی کی علامت۔ حالانکہ جدید سائنسی تحقیق اور مغربی سوسائٹی کے دانشوروں کے مطابق حقیقت وہی ہے جو قرآن نے 1400 سال پہلے بیان کر دی تھی۔ اب مغرب ہی کی تقلید میں ہمارا جدید طبقہ آہستہ آہستہ ماں کے دودھ کی اہمیت کو سمجھ کر واپس آ رہا ہے۔ مگر سوال یہ ہے کہ ہم خدا کی دی ہوئی ہدایت کا

Marfat.com

براہِ راست فائدہ کیوں نہیں اٹھاتے؟ مغرب اپنی تحقیق کے ذریعے بعینہٖ ان اصولوں کو اپنا رہا ہے جو اسلام کے دیئے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں باتوں کی گہرائی تک پہنچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اقبال نے کیا خوب کہا ہے:

نظر کو خیرہ کرتی ہے چمک تہذیب حاضر کی
یہ صناعی مگر جھوٹے نگوں کی ریزہ کاری ہے

مخلوط تعلیم کا زہر

جب مسلمانوں کا دورِ عروج تھا تو غیر مسلم طلباء ترکی، ہسپانیہ اور مصر کی اسلامی یونیورسٹیوں میں علم حاصل کرنے آتے تھے اور مسلمان تہذیب کی ہر چیز کی نقالی کرتے تھے۔ راجر بیکن (آکسفورڈ یونیورسٹی کا بانی) مسلم یونیورسٹیوں سے پڑھ کر جب برطانیہ واپس گیا تو مسلمانوں کی طرح کے گاؤن میں ملبوس رہتا تھا اور عربی کتابیں پڑھتا تھا حتیٰ کہ کئی عیسائی اُسے نفرت سے محمد بیکن کہنے لگ گئے۔ پھر مسلمانوں کا دورِ زوال شروع ہوا۔ امریکہ کے یہودی مفکر اور پروفیسر نیل پوسٹ مین کے بقول برطانیہ کا طریقِ حکومت یہ تھا کہ پہلے وہ کسی ملک میں اپنی بحری فوج بھیجتے تھے، پھر برّی فوج، پھر انتظامیہ پھر اُس ملک میں اپنا تعلیمی نظام نافذ کر کے اُس ملک کو سیاسی آزادی (لیکن ذہنی غلامی) عطا کر دیتے تھے۔ اس طریقے سے برطانیہ نے مسلمان ممالک پر قبضہ کرنے کے بعد وہاں کی یونیورسٹیوں اور اسلامی سکولوں کو ناقابلِ عمل بنایا۔ اس کے بعد سے مسلمان ممالک میں اسکولوں اور کالجوں کا ایسا جال پھیل گیا جن کی بنیاد برطانوی نظامِ تعلیم تھی۔ اِن اسکولوں اور کالجوں میں وہ تمام بیماریاں جلد یا بدیر پرورش پانے لگیں جو برطانوی اور پھر امریکی اسکولوں میں تھیں۔ انہی بیماریوں میں سے ایک بیماری مخلوط تعلیم (Co-education) کی ہے یعنی لڑکوں اور لڑکیوں کو کلاس میں ساتھ پڑھایا جانا۔ اس مضمون میں مخلوط تعلیم کے زہر آلود اثرات اور غیر مخلوط تعلیم (Single-Sex Education) کے ثمرات پر مذہب اور سائنس کی روشنی میں بحث کی جائے گی۔

Marfat.com

اسلام مخلوط تعلیم کے خلاف ہے:

اسلام نے مسلمانوں کو ایک اعلیٰ اور جامع نظامِ معاشرت دیا ہے جس میں مخلوط محفلوں کی اجازت نہیں۔ اسلام ایک حقیقت پسند مذہب ہے جو انسانی فطرت کے عین مطابق ہے۔ اسلام یہ جانتا ہے کہ اگر سوسائٹی میں مردوں اور عورتوں کا آزادانہ اختلاط ہوگا تو اُس کے نتیجے میں وہ تمام اخلاقی برائیاں جنم لیتی ہیں جن کا خمیازہ دوسرے مذاہب والے اور مغربی ممالک والے چکھ رہے ہیں۔ سورہ النور میں مسلمان مردوں اور عورتوں کو اللہ نے حکم دیا ہے:

ترجمہ: ''مومنوں کو ہدایت کرو کہ وہ اپنی نگاہوں کو نیچا رکھیں اور اپنی عفت کی حفاظت کریں اور مومنہ عورتوں سے کہو کہ وہ بھی اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی عفت کی حفاظت کریں اور اپنی زینت کی چیزوں کا اظہار نہ کریں۔''

(سورہ النور: آیت 31 ,30)

اس کے بعد سورہ النور میں عورت کے گھر کے اندر کے پردے کی تفصیل بیان ہوئی ہے۔ اِسی طرح سورہ الاحزاب میں خواتین کے باہر کے پردے کے احکامات تفصیل کے ساتھ بیان ہوئے ہیں۔ اسی طرح سورہ الاسراء میں اللہ تعالیٰ نے یہ حکم کر کے کہ:

وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّسَآءَ سَبِيْلًا ۝

(آیت: 32)

ترجمہ: ''یعنی زنا (اور اس کے اسباب) کے قریب بھی نہ جاؤ کہ بے شک وہ فحش اور بہت ہی بُرا راستہ ہے)

نفسِ انسانی اور مخلوط محفلوں (Mix Gathering) کے سب چور دروازے بند کر دیے۔

حضرت محمد ﷺ جنہوں نے فرمایا تھا:

Marfat.com

اِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّمًا

ترجمہ: مجھے معلوم بنا کر بھیجا گیا ہے۔

وہ بے شک انسانی تاریخ کے سب سے کامیاب ٹیچر اور پروفیسر تھے۔ حضورؐ کا طالب علموں کو پڑھانے کا طریقہ مخلوط تعلیم پر مشتمل نہ تھا۔ حضورؐ نے اصحابِ صفہ (جو مرد طالبعلموں پر مشتمل تھے) کی تعلیم کے لیے علیحدہ دن مقرر کیے ہوئے تھے اور خواتین کی تعلیم کے لیے علیحدہ دن۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ امت کی ماں ہیں اُن کا طریقۂ تعلیم بھی ایسا تھا کہ وہ مردوں کو تعلیم پردے کے پیچھے سے دیتی تھیں۔ اسلام کی پوری تاریخ میں دیکھ لیں اُن کی درسگاہیں لڑکوں اور لڑکیوں کے لیے علیحدہ ہوا کرتی تھیں اور یونیورسٹی لیول تک علیحدہ ہی ہوتی تھیں۔

مخلوط تعلیم تو دراصل مغربی تعلیمی نظام کا رہینِ منت ہے۔ اس کی ابتداء 1900ء کے اوائل میں ہوئی اور 1950ء کی دہائی میں تحریکِ نسواں کے علمبرداروں (Feminists) نے اس طرزِ تعلیم کو وسیع پیمانے پر عام کرنے کی کوشش کی تاکہ عورتیں نہ صرف باہر مردوں کے شانہ بشانہ ''چل سکیں'' بلکہ اسکولوں اور کالجوں میں بھی مردوں کے شانہ بشانہ ''بیٹھ سکیں'' تحریکِ نسواں کے علمبرداروں کی معنوی اولاد یعنی NGO's نے آج کل اِس بیڑے کو اٹھایا ہوا ہے۔ سمجھ نہیں آتی کہ تحریکِ نسواں میں صرف نام کا ''نسواں'' ہے وگرنہ اُن کا مقصد ہر میدان میں عورت کو بے پردہ کر کے مردوں کے شانہ بشانہ کھڑا کر کے اُس کی نسوانیت کو ختم کرنا ہوتا ہے۔ پچھلے 30 سالوں میں مغرب میں مخلوط تعلیم کی پے در پے ناکامیوں کو دیکھ کر یہاں کے اربابِ فکر ونظر نے اب غیر مخلوط تعلیم (Single-Sex Education) کی صدا بلند کی ہے اور بہت زور سے کی ہے۔

مخلوط تعلیم کے نفسیاتی نقصانات:

لڑکوں اور لڑکیوں کا ایک کلاس میں جمع ہونا نفسیاتی اور حیاتیاتی (Biological) لحاظ سے تباہ کن ہوتا ہے۔ مشہور محدث اور عالمِ اسلام امام ابنِ حزم

Marfat.com

(متوفی 456ھ) اپنی کتاب طوق الحمامہ میں جو کہ مردوں اور عورتوں کی نفسیات پر لکھی گئی ہے بیان کرتے ہیں: ''میں واشگاف الفاظ میں آپ کو ایک بات بتا دینا چاہتا ہوں کہ اگر مرد یہ محسوس کر لے کہ وہاں پر کوئی نامحرم عورتیں موجود ہیں جو اس کی باتیں سنتی ہیں تو اُس سے غیر معمولی اور خلافِ دستور اقوال وحرکات صادر ہوتی ہیں اور وہ ایسی باتیں کرتا ہے جس کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اسی طرح کی حرکات عورتوں سے نامحرم مردوں کی موجودگی میں صادر ہوتی ہیں۔''

(طوق الحمامہ۔ مطبوعہ مصر)

امریکی مفکر اور سوشل سائنسدان جورج گلڈر جس کی قابلیت کا اندازہ اِس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ وہ سابق امریکی صدر رونلڈ ریگن کا دستِ راست تھا' اپنی کتاب "Men & Marriage" میں لکھتا ہے کہ مخلوط تعلیم میں لڑکے اور لڑکیاں جلدی بالغ ہوجاتے ہیں۔ اس پر مستزاد یہ کہ بلوغت کے وقت لڑکوں کے جسم میں مردانہ ہارمون (Testosterone) عام حالات کے مقابلے میں دس سے بیس گنا زیادہ پیدا ہوتا ہے جس کی وجہ سے وہ شدید نفسیاتی اور جنسی ہیجان کا شکار ہوتے ہیں۔ لڑکیوں میں زنانہ ہارمونز (Progesterone) اور (Estrogens) کی وجہ سے بلوغت کے دور میں سُستی اور ڈپریشن عام ہوتا ہے۔ ایسے حالات میں اُن کی اکثریت جنس مخالف کے متعلق ہی سوچتی رہتی ہے۔ پھر جورج گلڈر لکھتا ہے:

"If you do not believe this, you are a dreamer".

ترجمہ: اگر آپ لوگ اِس بات کو نہیں مانتے تو آپ خوابوں کی دنیا میں بس رہے ہیں۔

دلچسپ بات یہ ہے کہ کالجوں اور یونیورسٹیوں میں بھی مردوں عورتوں کے احساسات یہی رہتے ہیں۔ اسکولوں اور کالجوں میں جہاں مخلوط تعلیم ہے وہاں معاشقے' پسند کی شادیاں (Love Marriages) اور گھر سے بھاگنے کے واقعات اِسی ماحول کا نتیجہ ہوتے ہیں۔

Marfat.com

لڑکوں اورلڑکیوں کے دماغ کی ساخت میں فرق:

بچے کی پیدائش سے بھی پہلے حمل کے دوران ہارمونز (ماں کے جسم کے کیمیائی مادوں) کے اثرات کے نتیجے میں لڑکے اورلڑکی کے دماغ بالکل مختلف انداز سے بنتے ہیں اور یہ تبدیلی مستقل ہوتی ہے۔

(بحوالہ رسالہ Prenatal Diagnosis vol 21, 2001)

سائنسدانوں کے ایک گروپ نے چھوٹے بچوں کے دماغوں کے ٹشوز کا تقابل کیا تو انہوں نے لڑکوں اورلڑکیوں کے دماغوں میں واضح فرق پایا

(بحوالہ Developmental Brain Research, 2000)

اس تحقیق کی سربراہ ایک خاتون سائنسدان ڈاکٹر ماریا کورڈیرو ہے۔

اِسی طرح رٹگرز یونیورسٹی کی خاتون سائنسدان ڈاکٹر ٹریسی شورز (Dr. Tracey Shors) اور معاون سائنسدانوں نے مردانہ اور زنانہ ذہنوں پر ایک ریسرچ کی جس کا خلاصہ یہ ہے کہ مردانہ دماغ کی ساخت کچھ ایسی واقع ہوئی ہے کہ جب اُس پر کسی قسم کا دباؤ (Stress) ہو تو اُس کے سیکھنے کی صلاحیت بڑھتی ہے جبکہ زنانہ دماغ اِس کے بالکل الٹ واقع ہوا ہے۔ اِس سے پتہ چلتا ہے کہ لڑکوں کو پڑھائی میں غیر مخلوط اور ڈسپلن والا ماحول درکار ہوتا ہے تاکہ اُن کی صلاحیتیں نکھر سکیں جبکہ لڑکیوں کو پڑھائی کے لیے نرم ماحول کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ اس لیے بھی اہم ہے کہ لڑکیاں چاہے چھوٹی ہوں یا بڑی' اپنی استاد کے چہرے کے تاثرات اور خفگی کے آثار کو بہت آسانی کے ساتھ پڑھ لیتی یعنی (Face Reading) کر لیتی ہیں جبکہ جدید سائنسی تحقیق کے مطابق لڑکے اس صلاحیت سے اکثر عاری ہوتے ہیں اس لیے انہیں ڈانٹنا پڑتا ہے۔

لڑکوں اورلڑکیوں کے علم سیکھنے کے انداز میں فرق:

امریکہ کی مشہور جامعہ ورجینیا ٹیک یونیورسٹی (Virginia Tech) کی

Marfat.com

خاتون سائنسدان ڈاکٹر ہیریت (Dr. Harriot Hanlon) نے ایک تحقیق میں دو ماہ سے 16 برس کی عمر کے 284 لڑکوں اور 224 لڑکیوں کے دماغوں کی کارکردگی (Brain Activity) کا مشاہدہ کیا اور اس نتیجے پر پہنچی کہ لڑکوں کے دماغ کے وہ حصے جن کا تعلق زبان دانی (Language) سے ہوتا ہے وہ لڑکوں سے 6 برس زیادہ ترقی یافتہ ہوتے ہیں اور لڑکوں کی جہتی یاداشت (Spatial Memory) لڑکیوں سے چار برس زیادہ (Advance) ہوتی ہے۔ اسی لیے لڑکے اور لڑکیاں (Language)' حساب اور جغرافیہ بالکل مختلف انداز میں سمجھتے ہیں۔ اسی طرح ہاتھوں کی باریک حرکت (Digital Coordination) یعنی پنسل پکڑنے اور اچھی لکھائی میں لڑکے لڑکیوں سے نو ماہ دیر سے مہارت حاصل کرتے ہیں۔ کیونکہ لڑکوں کی انگلیوں میں (Nerves) لڑکیوں کے مقابلے میں دیر سے نشوونما پاتی ہیں۔ لڑکوں اور لڑکیوں میں یہ فرق وقت کے ساتھ ساتھ بڑھتے ہیں بالخصوص مخلوط تعلیم میں۔ ایسے حالات میں دونوں جنسوں کو کیسے ایک کلاس میں ساتھ بٹھا کر پڑھایا جاسکتا ہے۔

لڑکوں اورلڑکیوں کی قوتِ سماعت میں فرق:

پچھلے 40 سالوں کی سائنسی تحقیق کے مطابق لڑکیوں کی قوتِ سماعت لڑکوں کے مقابلے میں بچپن ہی سے تقریباً چار گنا بہتر ہوتی ہے۔ (مثلاً خاتون سائنسدان جین کیسڈی اور کیرن ڈِٹی (پی ایچ ڈی) کی تحقیق جو (Journal of Music Therapy' 2001ء میں چھپی) قوتِ سماعت کا یہ فرق لڑکوں اور لڑکیوں کی تعلیم میں دوررس اثرات کا حامل ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر ایک مخلوط کلاس جس میں لڑکیاں آگے بیٹھی ہوئی ہوتی ہیں اور لڑکے پیچھے' اگر ٹیچر آہستہ آواز میں لیکچر دے تو آخری صفوں میں بیٹھے لڑکے اپنی شرارتوں میں مشغول ہوں گے کیونکہ انہیں ٹیچر کی آواز ہی نہیں آرہی ہوگی۔ اس کے برعکس اگر ٹیچر زوردار آواز میں لیکچر دے تاکہ سب لڑکوں تک آواز پہنچے تو آگے بیٹھی ہوئی لڑکیاں جن کی قوتِ سماعت پہلے ہی لڑکوں سے چار

Marfat.com

گناہ زیادہ ہوتی ہے انہیں ایسا محسوس ہوگا کہ ٹیچر کی آواز اُن کے کان پھاڑ رہی ہے۔ لڑکوں اور لڑکیوں کی قوتِ سماعت کے اس پیدائشی فرق کی وجہ سے دونوں کی تعلیم کا واحد حل دونوں جنسوں کی علیحدہ علیحدہ کلاسیں ہیں۔

مخلوط تعلیم کے دور رس زہریلے نتائج:

کوایجوکیشن کے مسئلے پر امریکہ کے نہایت مؤقر جریدے (Business Week) کے 26 مئی 2003ء کے شمارے میں ایک مضمون چھپا تھا جس کا عنوان تھا: (The New Gender Gap) اس مضمون کی مصنفہ بھی ایک خاتون صحافی ہیں جن کا نام ہے مشال کونلن۔ مشال نے بتایا ہے کہ مخلوط تعلیم کی وجہ سے پچھلے 20 سالوں کے مقابلے میں تعلیم کے میدان میں مردوں کو تعلیم اور قابلیت میں دن بدن کمی واقع ہوتی جارہی ہے۔ مغربی ممالک میں لڑکوں کی بڑی تعداد سکولوں کے بعد کالجوں تک نہیں پہنچ سکتی۔ مخلوط تعلیم میں لڑکوں کو غیر فطری اور اکثر اوقات زنانہ ماحول میں تعلیم دی جاتی ہے جس کی وجہ سے کئی لڑکے اُس ماحول سے مایوس ہوکر سوسائٹی میں ناجائز طریقوں سے مثلاً جرائم کر کے اپنی مردانگی دکھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ مزید برآں 1970ء کے بعد سے جیسے جیسے امریکہ میں مخلوط تعلیم کے اسکولوں میں اضافہ ہوا ہے اسی طرح نوجوان کی خودکشی کرنے کی شرح میں بھی 3 گنا اضافہ ہوا ہے۔

Co-education میں جب ٹیچر یہ دیکھتے ہیں کہ لڑکے لڑکیوں کے مقابلے میں ایک جگہ ٹک کر بیٹھ کر پڑھائی نہیں کر سکتے تو انہیں توجہ مرتکز نہ کر سکنے کی بیماری (Attention Deficit Syndrome) کا مریض قرار دے کر انہیں (Ritalin) دوائی دینا شروع کر دیتے ہیں جبکہ ایسی صورت میں پاکستان کے کو ایجوکیشن سکولوں میں ایسے لڑکوں کی جانوروں کی طرح پٹائی کی جاتی ہے۔ امریکہ جو اس وقت مخلوط تعلیم کا امام ہے (اور پاکستان کا حاکم طبقہ جس کی ہر ادا کا غلام) وہاں پوری دنیا کی 80% رائٹیلین (Ritalin) بچوں کو "ADS" کا مریض قرار دے کر استعمال کروائی جاتی ہے حالانکہ یہ بیماری حقیقت میں بچوں میں نہیں بلکہ تعلیمی نظام میں ہے۔

Marfat.com

غیر مخلوط تعلیم کی کامیابی کا عملی ثبوت:

جن لوگوں نے زمانے کی ٹھوکریں کھانے کے بعد اب اسلام کے غیر مخلوط نظامِ تعلیم (Signle-Sex Educational System) کو آزمایا ہے انہوں نے اِس کے ثمرات کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ امریکہ کی ریاست واشنگٹن کے شہر سیاٹل (Seattle) کے ایک اسکول کے پرنسپل بینجمن رائٹ نے اپنے اسکول کو جو پہلے Co-Education پر مبنی تھا تبدیل کر کے غیر مخلوط کلاسز اسکول بنا دیا یعنی لڑکوں اور لڑکیوں کی کلاسیں علیحدہ علیحدہ کر دیں۔ مسٹر رائٹ نے بتایا کہ پہلے مخلوط تعلیم کے ماحول میں ہم اساتذہ کا زیادہ وقت لڑکوں اور لڑکیوں کے درمیان ہونے والے چھیڑ چھاڑ کے مسائل سلجھانے میں لگتا تھا' اب غیر مخلوط ماحول میں ہم فی الحقیقت بچوں کو علم سکھا رہے ہیں۔ 2002ء میں ریاست واشنگٹن میں ہونے والے امتحانات میں ہمارے سکول کے لڑکے جو پہلے مخلوط تعلیم کی وجہ سے 10 فی صد نمبر لیتے تھے اب اُن کے سکور 73 فی صد تک پہنچ گئے ہیں اور یہ حیران کن کامیابی ہے۔

جمیکا' امریکہ کے قریب واقع ایک ملک ہے وہاں پر غیر مخلوط تعلیم عام ہے۔ وہاں پر ایک سروے کے مطابق کالجوں میں لڑکیاں حساب اور سائنس میں اُن لڑکیوں سے زیادہ اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کرتی ہیں جو لڑکیاں جمیکا کے Co-education کالجوں میں زیرِ تعلیم ہیں۔ اسی طرح کی تحقیق لاری اور براؤن نے 284 طالبعلموں پر برطانیہ میں کی جو کہ (British Journal of Education Psychology) کے 1992ء کے شمارے میں چھپی۔

جولائی 2003ء میں آسٹریلیا کے شہر سڈنی میں تعلیم کے ماہرین کی ایک کانفرنس منعقد ہوئی تھی جس میں سنگل سیکس سکولوں کی اہمیت کے حق میں دلائل پیش کیے گئے تھے۔ اِس کانفرنس میں ڈاکٹر بروس کوک' جو کہ گولڈ کوسٹ کے ساؤتھ پورٹ کے سکول کے پرنسپل بھی ہیں' نے مجمع کو اپنا تجربہ اور مشاہدہ بتایا کہ غیر مخلوط اسکولوں

Marfat.com

سے پڑھے ہوئے لڑکے مستقبل میں زیادہ اچھے شوہر ثابت ہوتے ہیں کیونکہ اسکول اور کالج میں لڑکیوں کی ساتھ موجودگی نہ ہونے کی وجہ سے انہیں اپنے اوپر مردانگی کا مصنوعی خول نہیں چڑھانا پڑتا۔

اسی طرح مشہور مغربی مؤرخ سٹیون ملیز (Steven Millies) نے ایک انٹرویو میں بتایا کہ وہ ایک شرمیلی طبیعت کا انسان تھا اور چونکہ وہ غیر مخلوط اسکول میں گیا اِسی لیے اُس کی صلاحیتیں نکھر سکیں اور بالآخر اُس نے تاریخ میں پی ایچ ڈی حاصل کی۔

کینیڈا کے صوبے مانٹریال کے سب سے بڑے اخبار (The Montreal Gazette) میں اکتوبر 1999ء میں ایک رپورٹ شائع ہوئی تھی جس کا عنوان تھا: "Let's separate boys, girls in classes" اس رپورٹ میں صوبہ کیوبیک کی تعلیمی کونسل کی تحقیق اور حکومت کو سفارش کا ذکر تھا کہ مخلوط تعلیم ختم کی جائے اور دوبارہ اسکولوں کو ویسا ہی بنایا جائے جیسے وہ 1940ء کی دہائی تک تھے جب اسکولوں میں لڑکوں لڑکیوں کے داخلے کے دروازے بھی علیحدہ تھے۔ اس تعلیمی کونسل کی سربراہ ایک خاتون سیلین پیئر (Celine Pierre) نامی ہے اور اس کے الفاظ ہیں:

> ''اِس بات کا ثبوت وافر مقدار میں موجود ہے کہ لڑکے اور لڑکیاں
> بالکل مختلف انداز میں علم حاصل کرتے ہیں۔''

سیلین نے مزید کہا کہ تعلیم غیر مخلوط (Separate) ہونی چاہیے وگرنہ لڑکے اور لڑکیاں دونوں پڑھائی میں کمزور ہوتے چلے جائیں گے اور اِس کا خمیازہ مستقبل میں کیوبیک کے معاشرے کو بھگتنا پڑے گا۔

قصہ مختصر یہ کہ مخلوط تعلیم فطرت کے بھی خلاف ہے اور اسلام کے بھی خلاف' اقبالؒ کا اشارہ شاید مخلوط تعلیم ہی کی طرف تھا جب انہوں نے کہا تھا۔

Marfat.com

جس علم کی تاثیر سے زن ہوتی ہے نازن
کہتے ہیں اُسی علم کو اربابِ ہنر موت

شیطانی روشنی بمقابلہ رحمانی روشنی

ہر انسانی بچہ ''فطرت'' پر پیدا ہوتا ہے اور وہ مسلمان ہوتا ہے۔ صحیح مسلم کی حدیث میں حضورؐ نے فرمایا:

''ہر بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے پھر اُس کے ماں باپ اُسے یہودی، عیسائی یا مجوسی بنا لیتے ہیں۔''

(صحیح مسلم)

''فطرۃ'' عربی کا لفظ ہے۔ امام راغب اصفہانی رحمتہ اللہ علیہ ''مفردات القرآن'' میں اس لفظ کی تشریح میں لکھتے ہیں:

''فطرۃ سے اُس معرفتِ الٰہی کی طرف اشارہ ہے جو تخلیقی طور پر انسان کے اندر ودیعت کی گئی ہے لہٰذا فطرۃ اللہ سے مراد معرفتِ الٰہی کی استعداد ہے جو انسان کی جبلت میں پائی جاتی ہے۔''

چنانچہ اِس کی تشریح میں امام راغب اصفہانی قرآن کی آیت پیش کرتے ہیں:

فِطْرَةَ اللّٰهِ الَّتِیْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا ۝

(سورہ الروم: آیت 30)

ترجمہ: اور خدا کی فطرت کو جس پر لوگوں کو پیدا کیا اختیار کیے رہو۔

اسی طرح سورۃ یسین میں بستی کے قصے میں جس شخص کو اس کی قوم نے شہید کر دیا تھا اُس شخص نے اپنی قوم سے کہا تھا:

وَمَالِیَ لَآ اَعْبُدُ الَّذِیْ فَطَرَنِیْ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝

(سورۃ یٰسین: 22)

Marfat.com

ترجمہ: آخر کیوں نہ میں اُس ہستی کی بندگی کروں جس نے مجھے فطرتِ سلیم پر پیدا کیا اور جس کی طرف تم سب کو پلٹ کر جانا ہے۔

انگریزی زبان میں لفظ ''فطرۃ'' کا متبادل لفظ (Primordial Nature) ہے۔ عیسائیت کے عقیدے کے مطابق ہر انسان گناہ (Original Sin) کے ساتھ پیدا ہوتا ہے۔ اس کے برخلاف اسلام کے مطابق ہر بچہ فطرتِ سلیم کے ساتھ پیدا ہوتا ہے۔ پھر ماحول کے بُرے اثرات اُس پر پہلے اپنا رنگ اور پھر زنگ چڑھا دیتے ہیں۔

مسلمان فلسفی ابنِ طفیل (المتوفی 1185ء) نے کئی صدیاں پہلے ایک ناول لکھا تھا جس کا عنوان تھا ''حیی بن یقظان'' اُس ناول میں ابنِ طفیل نے ایک بچے کے متعلق بتایا جس کو سمندر کی لہروں نے ایک جزیرے پر پہنچا دیا تھا جبکہ اُس کے ماں باپ طوفان میں ڈوب گئے تھے۔ اُس بچے کو ایک ہرنی نے دودھ پلایا اور اُس نے دنیا سے کٹ کر پرورش پائی۔ جب وہ بچہ جوان ہوا تو اُس نے اپنی ''فطرۃ'' کی پکار پر لبیک کہتے ہوئے اللہ کی مخلوقات کا مطالعہ کیا اور بالآخر وہ اس نتیجہ پر پہنچا کہ اِس کائنات کا خدا ایک ہے جو اس کا خالق و مالک ہے۔ یہ دلچسپ بات ہے کہ انگریز مفکر De-Foe نے اپنے ناول "Robinson Cruso" کا تمام تر پلاٹ ابنِ طفیل کے ناول سے اخذ کیا تھا اور اس بات کا اعتراف مؤرخ فلپ حتی نے ''تاریخِ عرب'' میں کیا ہے۔

آج بھی آسٹریلیا کے وحشی قبائل (Aboriginals) جو دنیا سے کٹے ہوئے ہیں اُن کی ''فطرۃ'' محفوظ ہے اور اُن میں فطرت والی صفات یعنی ڈاڑھی رکھنا، ناخن ترشوانا، وغیرہ موجود ہیں۔

شیطان کو انسان کی فطرتِ سلیم ایک آنکھ نہیں بھاتی۔ جب شیطان کو جنت سے نکلنے کا حکمِ خداوندی ہوا تو اُس نے اللہ تعالیٰ سے برملا کہا:

Marfat.com

وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ

(سورۃ النساء: 119)

ترجمہ: اور میں اُنہیں حکم دوں گا اور وہ میرے حکم سے خدائی ساخت (فطرت) میں ردّوبدل کریں گے۔

یہی وجہ ہے کہ دجالی نظام کا نشانہ انسانی فطرت ہوتی ہے جس کو وہ تباہ کر کے رکھ دیتا ہے۔ یہ نظام بچے سے اس کا بچپن چھین کر اُس کو بہت جلد بالغ کر دیتا ہے۔ عورت کو اُن خدمات سے منحرف کر کے جو فطرت نے اُس کے سپرد کی ہیں' اُسے تمدن کے اُن شعبوں میں گھسیٹ لاتا ہے جن کے لیے مرد کو پیدا کیا گیا ہے۔ مرد سے اُس کی قوامیت اور حاکمیت کی صفات چھین کر اُس کو بے غیرت اور روپے کا غلام بنا دیتا ہے۔ غرض کہ آج کل گھر کا ماحول چاہے اسلامی ہو لیکن ٹی وی' کیبل' ڈش اور انٹرنیٹ نے دجال کے ایجنٹوں کے طور پر گھر گھر میں گھس کر انسانوں کی فطرتِ سلیم کو تباہ کر دیا ہے۔

انسان میں روشنی کی فطری طلب:

انسان جسے خاک سے پیدا کیا گیا ہے اُس کے اندر اللہ نے روشنی کے لیے فطری کشش رکھ دی ہے۔ اسی لیے انسان اندھیروں سے گھبراتا ہے۔ امریکی سائنسدان جان این آٹ (John N. Ott) نے اپنی کتاب (Health and Light) میں سائنسی تجربات سے ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ روشنی انسان کے وجود کے لیے لازمی شے ہے اور روشنی کی حیثیت انسان کے لیے خوراک کی طرح ہے۔ جان آٹ کے مطابق جس طرح بُری خوراک ہمیں بیمار کر دیتی ہے اُسی طرح غلط قسم کی روشنی بھی ہماری صحت پر بُرے اثرات مرتب کرتی ہے۔ یہ عام مشاہدے کی بات ہے کہ شام کو غروبِ آفتاب کا وقت انسان کے لیے اداسی اور نفسیاتی بے چینی کا وقت ہوتا ہے اسی لیے ڈپریشن کے مریضوں کو شام کے وقت روشنی میں رہنے کی ہدایت کی جاتی ہے۔ قرآن نے غروبِ آفتاب کے وقت کی اداسی کا علاج اللہ کی تسبیح و ذکر بتایا ہے:

Marfat.com

وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ

(سورۃ ق: 39)

ترجمہ: اور اپنے رب کی حمد کے ساتھ اُس کی تسبیح کرتے رہو طلوعِ آفتاب اور غروبِ آفتاب سے پہلے۔

اللہ نے انسان میں روشنی کی محبت اس لیے رکھی ہے کہ مٹی سے بنے ہوئے انسان کا دل اللہ سے محبت کرے کیونکہ قرآن کے مطابق:

اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْض ○

(سورۃ النور: 35)

ترجمہ: اللہ ہی آسمانوں اور زمین کا نور ہے۔

انسان کے خمیر میں روشنی کی محبت رکھنے کا مقصد یہ بھی ہے کہ وہ رحمانی روشنی (Divine Light) یعنی وحی الٰہی سے استفادہ کر کے راہِ راست پر آئے۔

شیطان کو انسان کی اِس کمزوری کا علم تھا۔ اس لیے بیسویں صدی میں اُس نے انسان پر شیطانی روشنی کا وار کیا جو ایسا کارگر ثابت ہوا کہ اُس نے ہر گھر میں فتنہ پھیلا دیا۔ حضورؐ نے فرمایا تھا۔

"فتنہ دجال اتنا سخت ہوگا کہ تاریخِ انسانی میں اس سے بڑا فتنہ نہ کبھی ہوا نہ آئندہ ہوگا۔"

(طبرانی۔ ابن ماجہ)

دجال کے ایجنٹوں نے جھوٹی روشنی کا سہارا لے کر انسانوں کی فطرتِ سلیم پر وار کیا۔ یہ انسان کی روشنی (Light) سے محبت کا نتیجہ ہے کہ لوگ ٹی وی، کیبل، ڈش یا کمپیوٹر کے سامنے بالکل ہپناٹائز ہوجاتے ہیں، بالخصوص بچے تو پلک بھی مشکل سے جھپکتے ہیں۔ اِس حالت کو ماہرین نفسیات (Passive Receptive Mode) کہتے ہیں جس میں انسان کے سوچنے سمجھنے کی صلاحیت بالکل ماؤف ہوجاتی ہے اور اُسے جو کچھ گندگی پیش کی جائے اس کا ذہن اُس بلاچوں و چرا قبول کر لیتا ہے۔ اسی

Marfat.com

چیز کو (Introduction) کہا جاتا ہے۔ اسی لیے آج ٹی وی اور انٹرنیٹ کو پروپیگنڈے کے آلے کے طور پر استعمال کیا جارہا ہے۔

شیطانی روشنی مستعار ہوتی ہے:

شیطان کو آگ سے تخلیق کیا گیا ہے۔ آگ کی روشنی اپنی نہیں ہوتی ہے۔ آگ کو جلنے اور روشنی پیدا کرنے کے لیے کسی ماٰخذ (Source) کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس کے برعکس رحمان کی روشنی (وحی اور ہدایت) کو کسی ماخذ (Source) کی حاجت نہیں ہوتی کیونکہ یہ Direct اللہ کی طرف سے ہوتی ہے۔ رحمانی روشنی اپنی ذات میں اصل ہوتی ہے۔ اُس میں کوئی فریب یا دجل نہیں ہوتا۔ اسی روشنی کے متعلق ارشادِ ربانی تعالیٰ ہے:

قَدْ جَآءَ كُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتَابٌ مُّبِيْنٌ ۝

(سورہ المائدۃ: 15)

ترجمہ: اللہ کی طرف سے تمہارے پاس (حق کی) روشنی آچکی اور ایک ایسی کتاب آچکی جو روشن کتاب ہے۔

اِس مادی ترقی کے دور میں شیطان نے انسان کو اپنی دجالی روشنی یعنی ٹی وی اور کمپیوٹر سے گمراہ کرنا شروع کردیا۔ اگر غور کریں تو ٹی وی اور کمپیوٹر سے روشنی کی جو شعاعیں نکلتی ہیں وہ آگ کی طرح کسی دوسرے ماٰخذ (Source) پر انحصار کررہی ہوتی ہیں۔ یعنی بجلی پر۔ گو کہ بظاہر انسان کو ایسا نظر نہیں آتا۔ اسی چیز کو ''دجل'' (دھوکہ) کہتے ہیں۔ انسان اس شیطانی روشنی کی طرف Attract ہوکر اپنی فطرۃ کو تباہ کر بیٹھتا ہے اور رحمانی روشنی یعنی قرآن اور حدیث کی روشنی سے محروم رہ جاتا ہے۔

تصویر کا اصل رُخ:

امریکی محقق جان این آٹ نے اپنی کتاب "Health and Light" (مطبوعہ نیویارک 1977ء) میں ایسے سائنسی تجربات بیان کیے ہیں جو اُس کی

Marfat.com

ریسرچ ٹیم نے پودے کے بیجوں (Bean Plant Seeds) اور چوہوں پر ٹی وی کی شعاعوں کے اثرات کے متعلق کیے تھے۔ اس کی تحقیقات کے مطابق جن پودوں کے بیجوں کو ٹی وی کے سامنے رکھا گیا تھا اُن کی نشوونما اور پتوں کے سائز انتہائی غیر متوازن ہوگئے بہ نسبت اُن بیجوں کے جن کو ٹی وی کی شعاعوں سے دور رکھا گیا۔ اِسی طرح چوہوں کے پنجرے کے پاس ٹی وی سیٹ رکھ کر چوہوں کی نشوونما (Growth) پر ٹی وی کی شعاعوں کے مضر اثرات کو جانچا گیا تو یہ مشاہدہ کیا گیا کہ چوہے پہلے بہت متحرک ہوگئے اور پھر آہستہ آہستہ سست پڑتے گئے اور پھر وہ تمام چوہے دس سے بارہ دنوں بعد مر گئے۔

جب جان آٹ کی لیبارٹری نے اُن مرے ہوئے چوہوں کے دماغوں کو خوردبین میں جانچا تو اُن کے دماغوں کے ٹشوز کو Damage پایا۔

24 اپریل 1970ء میں امریکی صحافی بین فنک (Ben Funk) کا مضمون بعنوان "The Battle Against TV Radiation" ایسوسی ایٹڈ پریس میں چھپا تھا۔ اُس مضمون میں فاضل صحافی نے ٹی وی سے نکلنے والی خطرناک شعاعوں کے نقصانات پر قلم اٹھایا تھا۔ اُس نے سائنسدان ڈاکٹر یومانز (Dr. H.D. Youmans) ٹیوب سے نکلنے والی شعاعیں بہت شدید اور زیادہ انرجی کرتی ہیں اور آنکھوں اور Bone Marrow میں داخل ہوجاتی ہیں۔'' ہم یہ جانتے ہیں کہ خطرناک شعاعوں کے Bone Marrow پر اثرات کے نتیجے میں انسانوں کو خون کے کینسر جیسی بیماریاں ہوتی ہیں۔ غور کیجیے تو یہی نقصانات آج کمپیوٹر اور ویڈیو گیمز سے نکلنے والی شعاعوں سے مرتب ہوتے ہیں۔

اسی طرح سائنسی تحقیق سے پتہ چلا ہے کہ حاملہ عورتیں جو کمپیوٹر پر زیادہ دیر تک بیٹھتی ہیں ان کا اسقاطِ حمل (Miscarriage) ہوجاتا ہے۔

Marfat.com

والٹ ڈزنی کے کارٹونوں کا اصل پیغام:

دجالی روشنی کے زہریلے اثرات میں سے ایک یہ ہے کہ وہ بچوں کے جنسی جذبات کو اجاگر کر کے اُن کو جلد جوان کر دیتی ہے اور اس طریقے سے دجال کے ایک آنکھ والے ایجنٹ یعنی ٹی وی، کمپیوٹر، انٹرنیٹ، کیبل، ڈش وغیرہ بچوں کی فطرتِ سلیم کو مسخ کر دیتے ہیں۔

آج دنیا میں والٹ ڈزنی (Walt Disney) کے نام سے کون واقف نہیں۔ اُسے شیطان کے ایجنٹوں نے ''بچوں سے محبت کرنے والا'' (Lover of Children) کے نام سے بھی مشہور کیا ہوا ہے لیکن بہت کم لوگ اس بات سے واقف ہیں کہ Touchstone Productions نامی مشہور فلمی کمپنی جو کہ عریاں فلمیں (Pornographic Movies) بناتی ہے اُس کا مالک بھی والٹ ڈزنی ہی ہے۔ اس پس منظر میں یہ کوئی اچنبھے کی بات نہیں کہ والٹ ڈزنی کی ''بچوں سے محبت'' کے اندر دراصل جنسی بے راہ روی اور والدین سے بغاوت کا درس پوشیدہ ہوتا ہے۔ اگر ہم غور کریں تو والٹ ڈزنی کمپنی کی شہرۂ آفاق کارٹون فلمیں جن کے نام سے پاکستان کے اکثر بچے واقف ہیں مثلاً Lion King 2' Little Mermaid' Aladin اور Tarzan وغیرہ تو اُن کا ایک ہی درس ہے کہ اگر لڑکی معاشرے کی روایات سے بغاوت کر کے اور والدین کی پسند کے خلاف لَو میرج رچا لے تو یہ کوئی بُری بات نہیں۔ مزید یہ کہ اگر لڑکی کا باپ اُس باغیانہ شادی پر ناراض ہو گیا تو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں کیونکہ بالآخر وہ لڑکی اور لڑکے کو معاف کر دے گا اور معاشرہ بھی انہیں قبول کر لے گا۔ ڈزنی کے کارٹونوں کے معیار بھی بے پناہ پیسہ خرچنے کی وجہ سے اِتنا بلند ہوتا ہے کہ یہ کارٹون دیکھنے کے بعد بچوں کو ٹی وی کے عام دام کارٹون (جن میں عشق اور بے حیائی کا درس نہیں ہوتا) پسند ہی نہیں آتے اور بچے والٹ ڈزنی کی شیطانی روشنی پر اصرار کرتے ہیں۔

Marfat.com

لوئس ممفرڈ (Lewis Mumford) امریکہ کا ایک عظیم مفکر گزرا ہے۔
اُس نے اپنی کتاب "The Pentagon of Power" میں 1960ء میں یہ پیشین گوئی کی تھی کہ جب کمپیوٹر ایجاد ہو جائے گا تو لوگ خدا کو زمین پر لے آئیں گے (اُس وقت کمپیوٹر کی ایجاد انتہائی ابتدائی مراحل میں تھی) لوئس ممفرڈ نے یہ بات تنبیہہ کے طور پر کہی تھی یعنی جب گھر گھر کمپیوٹر اور انٹرنیٹ عام ہوا تو لوگ خدا سے غافل ہو گئے اور ایک آنکھ والے دجال یعنی کمپیوٹر اور ٹی وی کو اپنا خدا بنا لیا۔ حضورؐ نے چودہ سو سال پہلے فرمایا تھا: ''دجال لوگوں سے کہے گا کہ میں تمہارا رب ہوں' حالانکہ وہ کانا ہوگا اور (ظاہر ہے کہ) تمہارا رب کانا نہیں۔''

(ابن ماجہ۔ احمد۔ حاکم)

لوگوں نے دجال کے ایجنٹوں کی شیطانی روشنی کو وحی الٰہی کی رحمانی روشنی سمجھا۔ اللہ نے قرآن میں حکم فرمایا کہ طلوعِ شمس اور غربِ شمس سے قبل اللہ کا ذکر و تسبیح کرو اور نماز قائم کرو لیکن آج جو لوگ ٹی وی یا کمپیوٹر کی شیطانی روشنی کے سامنے بیٹھے ہوں انہیں اِس چیز کی خبر ہی نہیں ہوتی کہ یہ مغرب کا وقت ہے یا فجر کا۔

اب تو حال یہ ہوگیا ہے کہ ہوائی جہازوں' ٹرینوں حتیٰ کہ گاڑیوں میں ٹی وی لگ گئے ہیں اور لوگ سفر میں بجائے اللہ کا ذکر کرنے کے ٹی وی دیکھنے میں مشغول ہوتے ہیں اور حادثے کی صورت میں اِسی حالت میں جان دے دیتے ہیں۔ اب وہ آیت کہ

اِنَّ صَلٰوتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْن

ترجمہ: یعنی میری نماز' میری قربانی' میرا مرنا اور میرا جینا اللہ کے لیے ہے)

کی بجائے لوگوں کا مرنا اور جینا شیطانی روشنی کے لیے ہوگیا ہے۔

انگلینڈ کے ایک یہودی عالمِ کاہن سے' جو اپنی یہودی کیمونٹی کو ٹی وی دیکھنے سے منع کرتا تھا' جب اخباری نمائندوں نے پوچھا کہ وہ ایسا کیوں کرتا ہے تو اُس نے

Marfat.com

وہ جواب دیا۔ اُس یہودی عالم نے کہا: ''ہم گھر کی نالی کی گندگی کو اپنے لوگوں کے ذہنوں کے اندر داخل ہونے نہیں دے سکتے۔''

پچھلی صدی میں جب تک شیطانی روشنی منظرِ عام پر نہیں آئی تھی تو اُس وقت انگریزی کی مثل مشہور تھی:

"Those who pay together, stay together".

ترجمہ: جو عبادت ساتھ کرتے ہیں اُن میں اتفاق رہتا ہے۔

یہ اُس وقت کی بات ہے جب خدا کی عبادت کو اہمیت حاصل تھی۔ اب جب سے لوگوں نے دجال کے ایجنٹوں کو خدا بنایا ہے تو یہ نعرہ بلند ہوا ہے:

"TV brings the family together".

ترجمہ: ٹی وی فیملی کے افراد کو قریب لاتا ہے۔

اس نعرے کو بیسویں صدی کا سب سے بڑا جھوٹ کہا جائے تو بیجا نہ ہوگا۔ امریکی ماہر نفسیات ڈاکٹر جیمس گاربارینو نے بگڑے ہوئے بچوں پر طویل تحقیق کے بعد اپنی کتاب "Lost Boys" میں لکھا ہے کہ کچھ لوگوں میں یہ غلط فہمی پائی جاتی ہے کہ ٹی وی فیملی کو یکجا کرتا ہے حالانکہ تجربے سے پتہ چلتا ہے کہ یہ بات صریحاً غلط ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ ''فطرتِ سلیم'' یا بالفاظِ سادہ تر ''فطرتِ ابراہیمی'' کی حفاظت اور پرورش ایک مشکل کام ہے لیکن اس کی افزائش وحی الٰہی اور سنت رسولؐ کی رحمانی روشنی سے ہی کی جاسکتی ہے۔ بقول اقبال:

براہیمی نظر پیدا بڑی مشکل سے ہوتی ہے
ہوس چھپ چھپ کے سینوں میں بنالیتی ہے تصویریں

ویلنٹائن ڈے

بت پرست رُومیوں کا تہوار:

قوموں کی غلامی میں سب سے خطرناک قسم ذہنی غلامی ہے۔ اِسی کے متعلق اقبالؒ نے فرمایا تھا:

Marfat.com

تھا جو نا خوب بتدریج وہی خوب ہوا
کہ غلامی میں بدل جاتا ہے قوموں کا ضمیر

آج مسلمانوں میں جو غیر اسلامی رسومات پھیل رہی ہیں اُن میں سب سے قوی محرک مغرب کی ذہنی غلامی ہے جو مسلمانوں کے دل و دماغ پر مسلط ہے۔ البرٹ میمی (Albert Memmi) نے جو تونس کا ایک یہودی مصنف ہے اپنی کتاب "The Colonizer & The Colonized" (غالب قوم اور مغلوب قوم) مطبوعہ امریکہ 1991ء) میں انتہائی گہرائی میں اُن نفسیاتی عوامل کا ذکر کیا ہے جو ایک مغلوب قوم میں احساسِ کمتری کی وجہ سے اثر انداز ہوتے ہیں۔ وہ مغلوب قوم کے باشندوں کے بارے میں لکھتا ہے کہ چونکہ وہ غالب قوم سے ذہنی طور پر مرعوب ہوتے ہیں اور اُس پر رشک بھی کرتے ہیں اِس لیے اُنہیں اپنے آقاؤں کی نقل کرنے میں ذہنی تسکین ہوتی ہے کیونکہ اُنہیں اپنے آقاؤں میں قوت اور اقتدار نظر آ رہا ہوتا ہے۔ آج پاکستان کے مسلمان نوجوانوں میں جو غیر اسلامی (بلکہ بت پرستانہ) رسومات پائی جاتی ہیں اُن میں سے ایک رسم 14 فروری کو ویلنٹائن ڈے (Valentine Day) منانا ہے۔ یہ بیماری پاکستان میں پچھلے پانچ سالوں میں طاعون اور ہیضے کی وبا کی سی تیزی سے پھیلی ہے۔ ٹی وی ڈراموں، میوزک شوز، کیبل، ڈش، انٹرنیٹ گپ شپ (Chatting) اور سیل فونوں کی بدولت ویلنٹائن ڈے کی بیماری نے پاکستان کے بڑے شہروں سے نکل کر قصبوں اور دیہاتوں تک کے نوجوان لڑکوں لڑکیوں کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔

ویلنٹائن ڈے کی تاریخ:

عیسائیوں کے اکثر تہواروں کی طرح ویلنٹائن ڈے کی جڑیں بھی بُت پرست رُومیوں تک پہنچتی ہیں۔ قدیم روما میں نوجوان لڑکوں لڑکیوں کا ایک تہوار منایا جاتا تھا۔ اِس تہوار میں کنواری لڑکیاں محبت کے خطوط لکھ کر ایک بہت بڑے گلدان میں ڈال

Marfat.com

دیتی تھی۔ اُس کے بعد محبت کی اِس لاٹری میں سے رُوم کے نوجوان لڑکے اُن لڑکیوں کا انتخاب کرتے جن کے نام کا خط لاٹری میں اُن کے ہاتھ آیا ہوتا۔ پھر وہ نوجوان لڑکے لڑکیاں کورٹ شپ (Courtship) کرتے یعنی شادی سے پہلے آپس میں ہم آہنگی (Understanding) پیدا کرنے کے لیے ملاقاتیں کرتے۔ Webster's Family Encyclopedia (مطبوعہ امریکہ 1987ء) کے مطابق عیسائیت کے مذہبی رہنماؤں نے اِس مشہور بت پرست رسم کو ختم کرنے کی بجائے اِسے سینٹ ویلنٹائن ڈے کے تہوار میں بدل دیا۔ علاوہ ازیں انسائیکلوپیڈیا کے مقالہ نگار کے مطابق سینٹ ویلنٹائن (جس کی وفات 269 عیسوی میں ہوئی) کی زندگی کا اِس تہوار یا جو کچھ اِس تہوار میں کیا جاتا ہے اُس سے کوئی تعلق نہیں۔

اسلام میں شادی سے پہلے کے تعلقات کی اجازت نہیں:

اسلام میں کورٹ شپ کی اجازت نہیں۔ اسلام میں جہاں آزاد شہوت رانی حرام ہے وہاں چوری چھپے آشنائیاں بھی حرام ہیں۔ (حوالے کے لیے دیکھیں سورۃ النساء: آیت 25)

اسلامی تعلیمات کے مطابق لڑکی لڑکے کا جب تک نکاح اور رخصتی نہ ہوجائے وہ ایک دوسرے کے لیے نامحرم ہی رہتے ہیں۔ صرف منگنی انہیں محرم نہیں بناسکتی۔ یہ جو ٹی۔ وی ڈراموں میں دکھایا جاتا ہے کہ منگنی کے بعد لڑکے لڑکی ٹیلی فون پر رابطے کرتے ہیں' تنہائیوں میں ملتے اور عشقیہ گفتگو کرتے ہیں' پارکوں اور دریاؤں کے کنارے' کھلی فضا میں پکنک مناتے ہیں یا کاروں میں تنہا سیر و تفریح کرتے ہیں' ویلنٹائن ڈے پر محبت بھرے کارڈز کا تبادلہ کرنا یا چاکلیٹیں وغیرہ دینا یہ سب اسلامی شریعت کی رُو سے حرامِ مطلق ہے اور غیر مسلم قوموں کی نقالی ہے۔ حضورؐ نے فرمایا:

مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ

ترجمہ: جو کسی قوم کی نقالی کرتا ہے وہ اُسی میں سے ہوتا ہے۔ (ابوداؤد)

Marfat.com

دوسری حدیث میں حضورؐ نے اسلامی کلچر کی سب سے بڑی خصوصیت ''شرم و حیا'' بتائی ہے۔

اِنَّ لِکُلِّ دِیْنٍ خُلُقًا وَخُلُقُ الْاِسْلَامِ الْحَیَاءُ.

(موطا امام مالک)

ترجمہ: ہر دین کا ایک اخلاق ہوتا ہے اور اسلام کا اخلاق حیاء ہے۔

لفظ ''حیاء'' کا مادہٗ اصل عربی زبان میں ''حیات'' ہے جس کا مطلب ''زندگی'' ہے یعنی امتِ مسلمہ کی زندگی ''شرم و حیا'' سے ہے اور بے حیائی میں مسلمان قوم کی موت ہے۔ ایک اور حدیث میں رسول اللہؐ نے تنبیہہ فرمائی:

اِذَا لَمْ تَسْتَحِیْ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ.

(بخاری)

ترجمہ: اگر تم حیا نہ کرو تو جو چاہو کرو۔

اسلام فطرتِ انسانی کے عین مطابق مذہب ہے۔ اسلام غیرمحرم مردوں عورتوں کے شادی سے باہر کے تعلقات کی اجازت نہیں دیتا کیونکہ کورٹ شپ یا لڑکی لڑکے کی شادی سے پہلے کی دوستی میں وہ دونوں ایک دوسرے کو اپنی زندگیوں کے صرف روشن پہلو ہی دکھاتے ہیں۔ ایسے آزادانہ ماحول میں سب سے زیادہ گھاٹا عورت کو ہوتا ہے کیونکہ بقول ڈاکٹر بلال فلپس (Bilal Philips) (کینیڈا کے نو مسلم عالمِ اسلام):

> ''عورتیں معاشرے کا جسمانی لحاظ سے کمزور حصہ ہوتی ہیں اور مرد مضبوط۔ جب بھی مضبوط اور کمزور کا آزادانہ میل جول ہوگا تو مضبوط کمزور کا استحصال کرے گا۔''

جدید ٹیکنالوجی سے بے حیائی میں اضافہ:

آج ٹی۔ وی ڈراموں' میوزک شوز' لچر افسانوں اور فلموں کے ذریعے

Marfat.com

نوجوانوں کے جنسی جذبات کو نہ صرف مشتعل کیا جاتا ہے بلکہ انہیں معاشقوں کے جدید ترین طریقے بھی سکھائے جاتے ہیں۔ اس کے بعد نوجوان لڑکے لڑکیاں ای میل، انٹرنیٹ چیٹنگ اور سیل فون (جس کے اندر اب بے حیائی کو مزید بڑھانے کے لیے کیمرے کی سہولت مہیا کر دی گئی ہے) کے ذریعے معاشقے کرتے ہیں اور ویلنٹائن ڈے کے دن اُن کا بھرپور استعمال کرتے ہیں۔ اِسی طرح اُس دن پاکستان کے بڑے شہروں میں میوزیکل کنسرٹس منعقد کیے جاتے ہیں جو بے حیائی کا مرقع ہوتے ہیں اور اُس میں شمولیت اختیار کرنے والے لڑکوں لڑکیوں کو تلقین کی جاتی ہے کہ وہ سب سرخ قیصوں (Red Shirts) میں ملبوس ہو کر آئیں اور ایک دوسرے کے جذبات کو بھڑکائیں۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ عیسائی آرٹ میں سرخ رنگ کو شیطان کے ساتھ منسوب کیا جاتا ہے۔ خیر شیطان انسان کو اِسی بے حیائی کا درس تو دیتا ہے جس کے مظاہرے کے لیے نوجوان سرخ لباس پہن کر میوزیکل شوز میں شامل ہوتے ہیں۔

اَلشَّيْطَانُ يَعِدُ كُمُ الْفَقْرَ وَيَأْمُرُ كُمْ بِالْفَحْشَاءِ○

(سورہ البقرہ: 268)

ترجمہ: شیطان تمہیں مفلسی سے ڈراتا ہے اور بے حیائی کے کاموں کی ترغیب دیتا ہے۔

مسلمانوں کے دو ہی تہوار ہیں:

مسلمانوں کے دو تہوار ہیں جو رسولؐ اللہ کی سنت سے ثابت ہیں یعنی عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ۔ انہی دو تہواروں پر ہمیں فخر ہونا چاہیے۔ زندہ قومیں دوسری اقوام سے تہوار مستعار نہیں لیا کرتیں۔ یہود کے بارے میں مشہور ہے وہ امریکہ میں رہتے ہوئے اپنے مذہب کی تعلیمات پر سختی سے کاربند ہیں۔ یہودی نوجوان لڑکوں لڑکیوں کو کبھی ویلنٹائن ڈے مناتے نہیں دیکھا گیا۔ تین سال پہلے یہ خبر امریکی رسالے USA Today (Feb, 14, 2003) میں چھپی تھی جس کا عنوان تھا:

"Anti-Valintine's Day activists erupt in India"

Marfat.com

یعنی "ویلنٹائن ڈے کے مخالفین انڈیا میں ظاہر ہو گئے۔" اِس مضمون میں بتایا گیا تھا کہ ویلنٹائن ڈے کے مخالفین نے بمبئی اور دیگر شہروں میں "انڈین کلچر کو بچاؤ" کے نعروں کے ساتھ کارڈ بیچنے والی دکانوں پر چھاپے مار کر ویلنٹائن ڈے کے کارڈز کو آگ لگا دی کیونکہ اُن کے مطابق یہ تہوار نوجوانوں میں جنسی آوارگی (Promiscuity) پیدا کرتا ہے۔ وہاں کی شیو سینا پارٹی کے لیڈر بال کالیسکر نے کہا: "ویلنٹائن ڈے انڈین سوسائٹی کے اخلاق اور کلچر کے خلاف ہے۔" شیو سینا کے دوسرے سیاسی لیڈر اِشور سنہہ چوہدری نے رائٹرز نیوز (Reuters) کو بغیر کسی معذرت خواہانہ انداز اختیار کیے پوری اعتمادی کے ساتھ انٹرویو میں کہا:

> "ویلنٹائن ڈے ایک فیشن بن گیا ہے۔ یہ ہمارے نوجوانوں کے کردار کو خراب (Spoil) کر رہا ہے۔"

ذرا غور کریں یہ پاکستان کا کوئی مولوی یا عالمِ اسلام نہیں بول رہا کہ ہم اُس پر "تنگ نظری" کا ٹھپہ لگا سکیں، یہ الفاظ ایک خوددار ملک کے ایک سیاست دان کے ہیں۔

مغرب کا جنسی انقلاب اور اسلام:

مغرب میں جدید جنسی انقلاب (Sexual Revolution) کا آغاز 1960ء کی دہائی میں نوجوانوں کی تحریک حریت (Tenage Liberation Movement) کے ساتھ ہوا لیکن اُس کی جڑیں یونانی اور رومی تہذیب کی جنسی آوارگی سے جا کر ملتی ہیں۔ کیتھولک چرچ کی جنسیت کے معاملے میں سختی دراصل بت پرست رومیوں کی انتہائی شہوت رانی کے خلاف ردِعمل تھا جس کی وجہ سے وہ دوسری انتہاء کو چلے گئے جس طرح پینڈولم (Pendulum) ایک انتہاء سے دوسری انتہاء کو جاتا ہے گو کہ کئی معاملات میں عیسائیت کو سمجھوتا کرنا پڑا مثلاً انہوں نے مشرکین کی ویلنٹائن ڈے کی رسم کو برقرار رکھا البتہ اُسے اپنے ایک ولی سینٹ ویلنٹائن کے ساتھ منسوب کر کے مذہبی رنگ دے دیا۔

Marfat.com

عیسائیت کے بانی سینٹ پال (St. Paul) کو خود محبت میں ناکامی ہوئی تھی۔ نوجوانی کے دور میں جب سینٹ پال یہودی تھا اُسے یہودیوں کے ایک بہت بڑے مذہبی عالمِ دین کی بیٹی سے جو انتہائی خوبصورت تھی، عشق ہوگیا تھا لیکن اُس کی شادی ایک رومن حکمران سے کر دی گئی تو سینٹ پال نے غصے میں آ کر عیسائیت اختیار کر لی۔

(بحوالہ Jesus the Prophet of Islam مصنف: محمد عطا الرحیم اور احمد تھامسن)

غالباً اسی وجہ سے سینٹ پال نے نہ صرف کہ خود شادی نہ کی بلکہ اُس نے دوسروں کو بھی جائز ازدواجی تعلقات سے کنارہ کشی کا درس دینا شروع کر دیا۔ عیسائیوں کے دوسرے بڑے پادری سینٹ آگسٹائن (متوفی 430ء عیسوی) نے اپنی روحانی خودنوشت سوانح عمری ''the Confessions'' میں اِس بات کا اقرار کیا ہے کہ نوجوانی کے دور میں وہ طوائفوں کے پاس باقاعدگی کے ساتھ جایا کرتا تھا اور ساتھ ساتھ خدا سے دعا کیا کرتا تھا:

"Oh God! Grant me faith but not yet"

ترجمہ: اے اللہ! مجھے ایمان عطا فرما لیکن ابھی نہیں۔

پھر سینٹ آگسٹائن نے مذہبیت اختیار کی تو اُس نے جائز ازدواجی تعلقات سے بھی اجتناب کا درس دینا شروع کر دیا۔ اسی طرح سینٹ جیروم (St. Jerome) نے بڑے شدومد سے کہا کہ عیسائی عقیدے کے مطابق جو شخص اپنی بیوی سے بہت محبت کرتا ہے وہ شخص بھی بدکار ہے اور اِس نظریے کی کچھ عرصہ پہلے 1980ء میں آنجہانی پوپ جان پال دوم نے بھی تائید کی ہے۔ یہ عیسائیت کی اُنہی غیر فطری سختیوں کا نتیجہ تھا کہ بیسوی صدی میں مغرب میں جنسی انقلاب رونما ہوا اور آج میڈیا پوری دنیا میں اُسے پھیلا رہا ہے۔ اِس لحاظ سے اگر ہم ویلنٹائن ڈے کو اِس جنسی انقلاب کا جنم دن (Birthday) قرار دیں تو بے جا نہ ہوگا۔

Marfat.com

اسلام ایک فطری مذہب ہے اور مسلمان قوم کو اللہ تعالیٰ نے ''امتِ وسط'' بنایا ہے۔ سینٹ جیروم کے بیوی سے محبت کے نظریے کے برخلاف رسولِ کریمؐ نے فرمایا:

تَزَوَّجُوا الْوَدُوْدَ الْوَلُوْدَ

(سنن ابوداؤد۔ نسائی)

ترجمہ: تم بہت محبت کرنے والی اور بچے جننے والی عورتوں سے شادی کرو۔

اسلام رہبانیت کے خلاف ہے۔ (بخاری۔ الطبری) اسلام شادی کے خلاف نہیں بلکہ وہ واحد مذہب ہے جو شادیاں جلدی کر دینے کا حکم دیتا ہے۔ (سورہ النور۔ آیت 32) البتہ اسلام غیر فطری تعلقات کے خلاف ہے۔ یہ علیحدہ بات ہے کہ شادیوں میں بے جا اسراف اور اخراجات کی وجہ سے پاکستان میں شادیوں میں انتہائی تاخیر کی جاتی ہے جس کی وجہ سے معاشرے میں بہت سی اخلاقی برائیاں جنم لیتی ہیں۔ رسولِ کریمؐ نے فرمایا ہے: ''نوجوانو! تم میں سے جو شخص شادی کر سکتا ہو اُسے کر لینی چاہیے کیونکہ یہ نگاہ کو بدنظری سے بچانے اور آدمی کی عفت قائم رکھنے کا بڑا ذریعہ ہے۔'' (بخاری و مسلم)

قرآن میں سورہ الروم میں (آیت نمبر 28) میاں بیوی کے درمیان محبت اور رحمت کا ذکر ہے اور اِس رشتے کو اللہ کی نشانی قرار دیا گیا ہے۔ قرآنی سورتوں کے ناموں میں بھی اللہ کی حکمتیں پوشیدہ ہوتی ہیں۔ قرآن میں سورۂ الروم میں میاں بیوی کے رشتے کا ذکر ہے کیونکہ جنسی بے راہ روی کے کلچر کو پہلی مرتبہ رومیوں نے انتہا کو پہنچایا اور اب صدیوں بعد دوبارہ اِس کلچر کو اوجِ کمال تک پہنچانے والے وہ ہیں جو خود کو رومیوں کا جانشین کہتے ہیں۔ یہ ایسا کلچر ہے جو میاں بیوی کے جائز رشتے کا مخالف ہے اور ہم جنس پرستی کا درس دیتا ہے۔ نوجوانوں لڑکوں لڑکیوں کو شادی کے مقدس رشتے میں بندھنے کی بجائے ویلنٹائن ڈے جیسے تہواروں میں اخلاق باختگی کا درس دیتا

Marfat.com

ہے۔ ایسا کلچر جو ضبطِ ولادت کا درس دیتا ہے کیونکہ بچوں کی پیدائش سے میاں بیوی کا تعلق مضبوط ہو جاتا ہے۔ ایسا کلچر جس میں طوائف کی عزت ماں سے زیادہ کی جاتی ہے کیونکہ طوائف گھر سے باہر نکل کر پیسہ کماتی ہے جبکہ ماں گھر میں رہ کر بچوں کی تربیت کرتی ہے۔

کثرت حق کا معیار نہیں ہوتی:

ہمیں اپنے اردگرد میڈیا کی ''برکات'' کی وجہ سے برائی کی کثرت سے کبھی دھوکہ نہیں کھانا چاہیے کیونکہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

قُلْ لَا یَسْتَوِی الْخَبِیْثُ وَالطَّیِّبُ وَلَوْ اَعْجَبَکَ کَثْرَۃُ الْخَبِیْثِ.

(سورہ المائدہ: آیت 100)

ترجمہ: اے پیغمبرؐ ان سے کہہ دو کہ پاک اور ناپاک بہرحال یکساں نہیں ہیں خواہ ناپاک کی بہتات تمہیں کتنا ہی فریفتہ کرنے والی ہو۔

وَاِنَّ کَثِیْرًا مِّنَ النَّاسِ لَفٰسِقُوْنَ○

(سورہ المائد: 49)

ترجمہ: اور یہ حقیقت ہے کہ اِن لوگوں میں سے اکثر فاسق ہیں۔

حضرت عیسیٰؑ کا قول ہے: ''نیکی کی راہ تنگ ہے اور اُس پر چلنے والے تھوڑے۔'' حق اور باطل کی پہچان کثرت نہیں بلکہ قرآن و سنت رسولؐ ہے جو چیز اِس معیار پر پوری اُترے گی وہی حق ہے۔

باطل دوئی پسند ہے حق لاشریک ہے
شرکت میانۂ حق و باطل نہ کر قبول

(اقبال)

Marfat.com

ہم لشکر مہدی کے سپاہی کیسے بنے گے؟

خراسان کے پہاڑی دروں اور گھاٹیوں سے نکلنے والے لشکر جب اپنے ہاتھ میں کالے جھنڈوں سے بیت المقدس روانہ ہوں گے تو یہ بڑا دقت آمیز منظر ہوگا لیکن یہ کب ہوگا اس کا علم اللہ کو ہے ہم ان پیشین گوئیوں کی روشنی میں اس میدان کو ہموار کریں جس سے لشکرِ مہدی کے دستوں میں اضافہ ہو جائے۔ بس اس پوری کتاب کا لب لباب یہی ہے۔

ہر وہ شخص جو اس کتاب کا مطالعہ کرے تو ان باتوں کی دعوت زیادہ سے زیادہ دے اور اس پر عمل کریں۔

1. اطاعتِ امیر جو کہ دین میں ایک اساس ہے۔ دین کے کسی شعبے میں بھی کوئی ذمہ دار ہو تو اُس کی اطاعت واجب ہے جو لوگ امیر کی اطاعت نہیں کرتے وہ منافق کی صورت اختیار کر لیتے ہیں اور آخرکار امیر اور ذمہ دار کے خلاف پروپیگنڈا شروع کر دیتے ہیں جس سے دین کے شعبے میں توڑ پھوڑ اور فساد پیدا ہوتا ہے اس لیے لشکرِ مہدی میں شامل ہونے والوں کی اولین خصوصیت ہی یہی ہوگی۔ آج ہم اگر اطاعت کا جذبہ استعمال کریں گے تو مستقبل میں ہم اس پر عمل پیرا ہو سکتے ہیں۔ ظہورِ مہدی کے وقت دو لشکر ہوں گے لشکرِ مہدی اور لشکرِ دجال ان دونوں کا مقابلہ ہوگا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں دجال اپنے انجام کو پہنچ جائے گا۔ اللہ ہم سب کو فتنہ دجال سے بچائے اور ہمیشہ حق والوں کی اطاعت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین
2. اپنے دل کو اخلاص کی نعمت سے بھر لے اور دین کے ہر کام کو خلوصِ نیت سے کرے جس طرح آج مجاہدین اخلاص کی نعمت کی وجہ سے ہی دنیائے کفر و دجالی لشکر سے نبرد آزما ہیں۔
3. دعوتِ جہاد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا جان کے ذریعے بھی اور مال کے ذریعے بھی۔

Marfat.com

4. دجالی تہذیب کے داؤ پیچ سے بچ کر رہنا چاہیے۔ اپنی زندگی کے چوبیں گھنٹوں اور سال کے 12 مہینے اسلام کی اصل تعلیمات کے مطابق گزارنی چاہیے۔

5. اپنی بیٹیوں اور بیٹوں کو مخلوط تعلیم سے بچا کر رکھیں کیونکہ آج کل کے ماحول میں جس دجالی معاشرے کی بنیاد رکھی جا رہی ہے۔ یہ ہمارے گھروں کے لیے سمِ قاتل بنتا جا رہا ہے۔

6. صبح و شام کے اذکارِ مسنونہ کا اہتمام ضروری ہے اور خاص کر مجاہدین سے وابسطہ افراد کے لیے انتہائی ضروری ہے۔

ان سب پر عمل پیرا ہونے کے بعد ہم لشکرِ مہدی کے سپاہی بننے کی خصوصیات کے حامل ہو سکتے ہیں۔ اللہ ہم سب کو اس پاک لشکر میں شامل کر دے۔
(آمین)

Marfat.com

کتابیات

☆ قرآن کریم

☆ تفسیر قرطبی...... محمد ابن احمد ابی بکر ابن فرح قرطبیؒ ابوعبداللہ

☆ سنن ابوداؤد...... سلیمان ابن الاشعث ابوداؤد السجستانی الازدیؒ

☆ سنن ابن ماجہ...... محمد بن یزید ابوعبداللہ القزوینیؒ

☆ سنن الترمذی...... محمد بن عیسیٰ الترمذی السلمیؒ

☆ صحیح البخاری...... محمد ابن اسماعیل ابوعبداللہ البخاری الجعفیؒ

☆ صحیح مسلم...... مسلم ابن الحجاج ابوالحسین القشیری النیسا پوریؒ

☆ کتاب الفتن...... نعیم ابن حماد المروزی ابوعبداللہؒ

☆ کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال...... علی بن حسام الدین المتقی الہندی

☆ دجال...... اسرار عالم دہلوی

☆ فری میسنز اور دجال...... کامران رعد

☆ فتنہ دجال...... حافظ محمد ظفر اقبال

☆ عقیدہ ظہور مہدی احادیث کی روشنی میں...... مفتی نظام الدین شامزیؒ

☆ علامات قیامت کا بیان...... محمد اقبال کیلانی

☆ علامات قیامت اور نزول...... حضرت مولانا مفتی محمد شفیعؒ

☆ دنیا جنگوں کے دہانے پر...... محمد عبدالمجید صدیقی

☆ دجال ایک فتنہ...... انجم سلطان شہباز

Marfat.com

- ☆ دجال کون...... مفتی ابولبابہ شاہ منصور
- ☆ دجال کا لشکر بلیک واٹر...... مولانا عمر عاصم
- ☆ تیسری جنگ عظیم اور دجال...... مولانا عاصم عمر
- ☆ برمودا تکون اور دجال...... مولانا عاصم عمر
- ☆ دجال اور قیامت کی نشانیاں...... مدثر حسین سیان
- ☆ پیشن گوئیاں...... ولی کامل نعمت اللہ شاہؒ
- ☆ ہر مجدون.. ...خورشید عالم
- ☆ القاعدہ...... مقبول ارشد
- ☆ طالبان...... احمد رشید
- ☆ طالبان اسامہ اور ملا عمر...... انور حسین ہاشمی
- ☆ حزب اللہ کون...... علی صادق
- ☆ شہید اُسامہ ......عمر عزام خراسانی
- ☆ ایک آنکھ والا دجال...... ڈاکٹر گوہر مشتاق

Marfat.com

MEHDI`S ARMY &
HARMAGEDON
علیہ الرضوان
لشکرِ مہدی اور
آخری جنگِ عظیم
2012
امریکہ کی تباہی کا سال ہوگا؟
حافظ طاہر منصور

Marfat.com